﴿... اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِاللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ*﴾ (آل عمران: ٧٤) ﴿... عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا*﴾ (بنی إسرائیل: ٨٠)

الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر أعلیٰ: نصیر أحمد قمر

جلد ۳ جمعۃ المبارک ۲۸ جون ۱۹۹۶ء شمارہ ۲۶

یہ سال "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا سال ہے

ہر احمدی پر اس کتاب کا پڑھنا لازم ہے

اس کو غور سے پڑھیں تو آپ کی عقل روشن ہو جائے گی

(حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کے دورہ جرمنی کے دوران غیر معمولی دینی مصروفیات کا مختصر تذکرہ)

(چوتھی قسط)

۲۴ مئی کو مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے ۱۷ویں سالانہ اجتماع کا باقاعدہ افتتاح ہوا۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے ساتھ اس کا افتتاح فرمایا (حضور انور کے خطبہ کا خلاصہ الفضل میں الگ پیش کیا جا چکا ہے)۔ بعدازاں ۲۴ خاندانوں کے ۷۷ افراد نے حضور انور سے انفرادی ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ اس کے علاوہ حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ بادکروئزناخ شہر کی لیڈی میئر اور سٹی کونسل کی دیگر معزز شخصیات نے ملاقات کی۔

۱۵ سال سے اوپر طلباء کے ساتھ مجلس سوال و جواب

شام ساڑھے سات بجے پنڈال میں ۱۵ سال سے اوپر کے طلباء کے ساتھ سوال و جواب کی نہایت دلچسپ مجلس منعقد ہوئی۔ چند ایک اہم سوالات یہ تھے۔ ☆ احمدی کے لئے تبلیغ کا بہترین طریق کیا ہے؟ ☆ کیا نماز جنازہ غائب، نماز جنازہ حاضر سے پہلے پڑھی جا سکتی ہے؟ باقی اگلے صفحہ پر

کسی امارت پر فائز ہونا کوئی معمولی امر نہیں۔ اس کے بہت سے تقاضے ہیں انہیں لازماً پورا کرنا ہوگا

(خلاصہ خطبہ جمعہ، ۱۴ جون ۱۹۹۶ء)

لندن (۱۴ جون): سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے خصوصیت سے امراء کو نہایت اہم نصائح فرمائیں۔ حضور نے فرمایا کہ اس سے قبل گزشتہ خطبات میں امیر کی اطاعت کے پہلو پر زیادہ زور دیا گیا تھا۔ جہاں منطقی نقطہ نگاہ سے ہم یہ کہہ دیتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی ذیل میں آپ کے سب نمائندگان کی اطاعت کا منصب کے لحاظ سے حق ہے وہاں یہ سمجھانا بھی ضروری ہے کہ باوجودیکہ سب سے زیادہ اہم ترین اطاعت کا حق حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لئے ہے اور آپؐ کی ذات کے حوالہ سے آگے یہ اطاعت کا حق دیا گیا ہے مگر آپؐ کے متعلق یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ اگر تو ان کے لئے نرم دل اور رؤف و رحیم نہ ہوتا تو یہ سب لوگ ادھر ادھر بھاگ جاتے۔ حضور نے فرمایا کہ جو امیر مقرر ہو اور خاص طور پر خدا تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہو اس پر کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ یہ درست نہیں کہ اس کا کام صرف اطاعت قبول کرنا ہے اور اس کے سوا کچھ نہیں۔ یہ فطرت کے خلاف بات ہے۔ ہر وہ شخص جو مامور ہے، جو اپنے دائرے میں صاحب اختیار ہے، صاحب امر ہے اسے خیال رکھنا ہوگا کہ جن لوگوں پر مامور ہے ان کے دل جیتنے کے لئے اسے لازماً محنت کرنی ہوگی۔ وہ شخص جو امیر بن کر اس اہم نقطے کو نظرانداز کرتا ہے وہ بے وقوف بھی ہوگا اور ایک قسم کا تکبر بھی اس میں پایا جائے گا۔ پس کسی امارت پر فائز ہونا کوئی معمولی امر نہیں ہے۔ اس کے بہت سے تقاضے ہیں انہیں لازماً پورا کرنا ہوگا۔ حضور نے فرمایا جسے مامور بنایا گیا ہے اسے سمع و طاعت کی روح پیدا کرنے کے لئے اپنی جان قربان کرنی پڑتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک امیر جو اپنی رحمت و شفقت کے تقاضے پورے نہیں کرتا، برداشت اور حوصلہ پیدا نہیں کرتا اور اس فکر میں نہیں رہتا کہ جس طرح بھی ممکن ہے مجھ سے محبت اور احسان کے تعلق میں یہ باندھے جائیں وہ امیر اپنی جماعت میں احسان کے نمونے نہیں دیکھ سکتا۔ حضور نے فرمایا کہ اس پہلو سے مثالی ماحول وہی ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ نمونوں کی پیروی ہو رہی ہو۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے غلاموں کا اتنا خیال تھا کہ ایک بچے کے رونے کی آواز آپ کو نماز چھوٹی کرنے پر آمادہ کر دیتی تھی کہ اس بچے کی دردناک آواز سے ماں پر کیا گزرتی ہوگی۔ حضور نے فرمایا کہ وہ شخص جو دوسروں سے بڑھ کر ان کی تکلیفوں کا خیال رکھتا ہو اس پر جائز حملہ نہیں ہو سکتا کہ آپ نے ہم سے بے پروائی کی اس لئے ہمارا فلاں نقصان ہو گیا۔ رسول اللہؐ دوسروں کی ضرورتوں پر اپنی ضرورتیں قربان کر دیتے تھے۔ ہم پر لازم ہے کہ آپ کی پیروی کریں۔

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

علم ایک ایسا سمندر ہے جس کی وسعت اور گہرائی کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ سچا اور حقیقی علم خدا تعالیٰ سے ملتا ہے۔ اس لئے اسلام میں رب زدنی علماً کی دعا سکھائی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں جہاں تک انسانی کوششوں کا تعلق ہے مشاہدہ، غور و فکر اور مطالعہ کے ساتھ ساتھ حسب ضرورت کسی صاحب علم سے سوال کر کے بھی علم میں اضافہ کرنا ___ اضافہ علم کے چند ذرائع ہیں۔

ہمارا یقین ہے (اور مشاہدہ قدم قدم پر اس کی تصدیق کرتا ہے) کہ جس کو خدا منصب خلافت پر متمکن فرماتا ہے اسے علوم ظاہری و باطنی سے مالامال فرماتا ہے۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مجالس علم و عرفان اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ اگر آپ کے دل میں کسی بھی موضوع سے متعلق کوئی سوال پیدا ہوتا ہو تو آپ یہ سوال لکھ کر بھجوا دیں۔ حضور انور کی کسی مجلس سوال و جواب میں پیش کر دیا جائے گا اور آپ کو ایم ٹی اے کے ذریعہ گھر بیٹھے حضور انور کی زبان مبارک سے اس کا جواب مل جائے گا۔

___☆☆___

ہفتہ، ۸ جون ۱۹۹۶ء.

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ بچوں کی کلاس ہوئی جس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ نے یہ تاکیدی ارشاد فرمایا کہ تلاوت زبانی کی جائے نیز قرآن کریم کے جو حصے بھی بچے یاد کریں ان کا ترجمہ بھی ساتھ سیکھیں۔ اس کے بعد ایک نظم ہوئی اور اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے بچوں اور بچیوں کے درمیان بیت بازی کا مقابلہ کروایا۔ جس میں دونوں گروپ برابر رہے۔

اتوار، ۹ جون ۱۹۹۶ء.

آج ہارٹلے پول جماعت کے انگریز احمدی احباب و خواتین کے ایک گروپ نے پروگرام "ملاقات" میں شمولیت کی۔ حضور انور نے ان کے درج ذیل سوالات کے جوابات عطا فرمائے:۔

☆ کیا اسلام سے پہلے عرب لوگوں کے اسلامی نام ہوا کرتے تھے؟

☆ جس شخص کو حیات الآخر پر یقین نہ ہو اس کو کیسے اور کس طریق سے آخرت کی زندگی کا قائل کیا جا سکتا ہے؟

☆ دنیا میں کروڑوں سیارے اور اجرام فلکی ہیں۔ کیا ہم ساری کائنات میں اکیلے اور تنہا ہیں؟

☆ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی پہلے سے طے شدہ تقدیر تھی اور کیا باقی انسانوں کی زندگیوں کا بھی یہی حال ہے؟

☆ کچھ عرصہ پہلے ڈنبلین (سکاٹ لینڈ) میں ہونے والے معصوم بچوں کے سفاکانہ قتل کی وجہ سے بعض لوگ خدا تعالیٰ پر اعتراض کرتے ہیں کہ اس نے ایسا کیوں واقعہ ہونے دیا۔ اس کا کیا جواب دیا جا سکتا ہے؟

☆ اس ملک کا نوجوان طبقہ Sports, Drug اور دیگر دنیوی لذات کے پیچھے لگا ہوا ہے ان نوجوانوں کو ہم کیسے سیدھے راستے پر لا سکتے ہیں؟

☆ تبلیغ اور بیعت کے سلسلہ میں میرا یہ سوال ہے کہ کیا ہمارا مقصد صرف بیعت فارم پر دستخط کروانا ہونا چاہئے یا ہمیں تعداد کی نسبت نومبایعین کے معیار کی زیادہ فکر کرنی چاہئے؟

☆ کیا ہم نے اس بات کا جائزہ لیا ہے کہ کتنے غیر احمدی لوگ ایم ٹی اے کے پروگرام دیکھتے ہیں اور ان پر اس کا کیا اثر ہے۔ بالخصوص پاکستان میں ایم ٹی اے کا کیا ردعمل ہے؟

(نوٹ: اس سوال کے جواب میں ایک موقع پر یہ ذکر فرمایا ہے کہ ایم ٹی اے دیکھنے کے ذریعہ حال ہی میں ایک آسٹرین شخص نے بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت کی ہے۔ بعدازاں حضور انور نے اس امر کی تصحیح فرمائی ہے کہ یہ بیعت کرنے والے دوست آسٹرین نہیں بلکہ ہنگیرین ہیں۔ قارئین سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے ریکارڈ میں اس بات کی درستی کر لیں)۔

☆ کیا خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین نہ رکھنے والا شخص ایک متقی انسان بن سکتا ہے؟

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ :۔ (حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ جرمنی کے دوران اہم دینی مصروفیات کا مختصر تذکرہ)

☆ کیا تہجد کے لئے بھی اذان ہوتی ہے۔ حضور نے اس کے جواب میں فرمایا کہ نہیں۔ تہجد کے لئے اذان نہیں ہوتی کیونکہ یہ انفرادی نماز ہے اور فرض نہیں ہے۔ اور کئی لوگ جو اس وقت آرام کرتے ہیں اگر اس وقت اذان ہو تو ان سب کو تکلیف ہوگی۔ آنحضرتؐ نے تو ویسے بھی رات کو اونچی آواز سے تلاوت کرنے سے منع فرمایا اور فرمایا ہے کہ اتنی اونچی آواز میں تلاوت کرو کہ وہ تمہیں تو جگائے رکھے مگر دوسروں کے آرام میں خلل پیدا نہ کرے۔

بعض اور سوالات میں حسب ذیل سوالات تھے۔

☆ روز قیامت انسان کو جسمانی طور پر اٹھایا جائے گا یا روحانی طور پر؟ ☆ جرمن لوگوں کو جلد سے جلد کس طرح احمدی بنایا جا سکتا ہے؟ ☆ ہپناٹزم اور ٹیلی پیتھی کی کیا کوئی حقیقت ہے؟ ☆ کیا حضرت عیسیٰؑ کے بعد کشمیر میں ان کی خلافت کا کوئی نشان ملتا ہے؟ ☆ قرآن مجید میں ذکر ہے کہ جب آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں کے درمیان تنازعہ ہوا تو ایک نے دوسرے کو قتل کر دیا اور اس کی لاش کو دفن بھی نہیں کیا۔ اس وقت اس قاتل نے ایک کوے کو دیکھا کہ وہ اپنے ایک ساتھی کوے کی لاش کو زمین کھود کر دفن کر رہا ہے۔ کیا اس سے پہلے انسانوں کو دفن کرنے کا رواج نہیں تھا؟ ☆ شیطان سے متعلق ایک سوال پر حضور نے فرمایا کہ ہر انسان کے اندر شیطان ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ وہ خون کی طرح انسان کے اندر دوڑتا ہے۔ شیطان سے مراد انسانی نفس میں برائی کا مادہ ہے۔

حضور نے فرمایا کہ یہ سال "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا سال ہے۔ اس سال اس کو لکھے ہوئے سو سال پورے ہو رہے ہیں۔ اس کتاب میں ان سب امور سے متعلق نہایت باریکی اور لطافت کے ساتھ قرآن و حدیث کے حوالہ سے باتیں بیان کی گئی ہیں کہ شیطان کیا ہوتا ہے۔ مرنے کے بعد کیا ہوگا وغیرہ۔ یہ بہت ہی اہم کتاب ہے جو کبھی پرانی نہیں ہو سکتی کیونکہ اس کے مضامین ایسے ہیں جو انسانی فطرت کو ہمیشہ چھیڑتے رہتے ہیں۔ مثلاً مرنے کے بعد کیا ہوگا، جنت کیا ہے، جہنم کیا ہے وغیرہ۔ ہر احمدی پر اس کتاب کا پڑھنا لازم ہے۔ اس کو غور سے پڑھیں تو آپ کی عقل روشن ہو جائے گی۔

حضور نے فرمایا کہ آپ سب بچے، ہر عمر کے احمدی، جوان ہوں یا بوڑھے، مرد ہوں یا عورت اس سال یہ کام کر جائیں کہ اس کتاب کو اول سے آخر تک غور سے پڑھ جائیں۔ اس سے آپ کا دل اندر سے روشن ہو جائے گا۔

دیگر سوالات یہ تھے۔

☆ ہر انسان میں چھٹی حس ہوتی ہے اگر کسی میں یہ حس کم ہو تو اس کی کیا وجہ ہوتی ہے؟ ☆ ہم عقیقہ کیوں کرتے ہیں؟ ☆ کیا انسان بندر سے بنا ہے؟ ☆ مسمریزم کی کیا حقیقت ہے؟ ☆ UFO کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ ☆ کیا مرنے کے بعد انسان خدا کو دیکھ سکتا ہے؟

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان تمام سوالات کے نہایت آسان الفاظ میں جوابات دیئے۔ یہ مجلس پونے نو بجے تک جاری رہی۔

بوزنین و البانین کے ساتھ مجلس سوال و جواب

۲۵ مئی کو قریباً سوا دس بجے باد کروئزناخ میں مقام اجتماع خدام الاحمدیہ میں بوزنین و البانین افراد کے ساتھ مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جس میں حضور ایدہ اللہ نے حاضرین کے سوالات کے جواب ارشاد فرمائے۔ ساتھ ساتھ ان کا بوزنین اور البانین میں ترجمہ بھی پیش کیا جاتا رہا۔ ایک سوال حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق غیر احمدیوں کے اس عقیدہ کے حوالہ سے تھا کہ حضرت عیسیٰؑ فوت نہیں ہوئے بلکہ زندہ بجسد عنصری آسمان پر موجود ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میں پہلے بھی اس موضوع پر مختلف پہلوؤں سے روشنی ڈال چکا ہوں تاہم حضور نے اختصار کے ساتھ اس سوال کا جواب قرآنی آیات کے حوالے سے بیان فرمایا۔ ایک دوست نے وضو کے دوران مسح کے متعلق سوال کیا جس پر حضور انور نے تفصیل سے مسح کے متعلق وضاحت فرمائی۔ ایک اور دوست نے کہا کہ غیر احمدی مسلمان اس بحث میں پڑ کر کہ حضرت عیسیٰؑ زندہ ہیں اور آسمان میں ہیں، محض اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں، اس کا کچھ بھی فائدہ نہیں۔ انہوں نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ اگر مجھے یہ علم نہ ہو کہ عیسیٰؑ کہاں ہیں، زندہ آسمان پر ہیں یا فوت ہو گئے ہیں تو اس پر خدا تعالیٰ مجھے سزا نہیں دے گا۔ لیکن اگر میں نماز نہیں پڑھتا اور دیگر دینی فرائض کو ادا نہیں کرتا تو اس پر گرفت ہوگی۔ آپ کا اس بارہ میں کیا خیال ہے؟۔ حضور ایدہ اللہ نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ عام طور پر تو آپ کے ساتھ اس بارہ میں موافقت ہونی چاہئے کہ حضرت مسیحؑ زندہ ہیں یا فوت ہو گئے ہیں یہ معمولی بات ہے لیکن اہم مسئلہ یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیش گوئی فرمائی ہے کہ آخری زمانہ میں جب مسلمان کمزور پڑ جائیں گے تو مسیح عیسیٰ بن مریم نازل ہو کر ان کی اصلاح کریں گے۔ اس پیش گوئی کی روشنی میں یہ مسئلہ بہت اہمیت اختیار کر جاتا ہے۔ اب اگر وہ زندہ ہیں تو وہ خود آئیں گے اور اگر وہ فوت ہو گئے ہیں تو ان کی جگہ کوئی اور ان کے نام پر اسی روح کے ساتھ آئے گا۔ اگر آپ یقین رکھیں گے کہ عیسیٰؑ زندہ ہیں تو آپ اس مسیح موعودؑ کا جو خدا کی طرف سے آچکا ہے انکار کر بیٹھیں گے اور یہ بہت بڑا جرم ہے کہ خدا کی طرف سے آنے والے کا انکار کر دیا جائے اور اس جرم کی خدا سزا دے گا۔

ایک سوال واقعہ اسراء و معراج کے متعلق بھی ہوا۔ حضور ایدہ اللہ نے عام علماء کے اس بارہ میں عقائد کو بیان کرتے ہوئے ان کا بودا پن ظاہر کیا اور پھر اس کی اصل حقیقت کو قرآن و حدیث کی روشنی میں بیان فرمایا اور بتایا کہ یہ ایک نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا۔

حضور ایدہ اللہ نے ہدایت فرمائی کہ اجتماع خدام الاحمدیہ کے موقعہ پر خدام کی تربیت کے نقطہ نگاہ سے بوزنین اور البانین میں سے صرف خدام کو ہی بلانا چاہئے۔ بوزنین و البانین افراد کے ساتھ اگر عام مجالس سوال و جواب رکھنی ہوں تو وہ اجتماع کے دنوں کے علاوہ رکھنی چاہئیں۔ اس دلچسپ مجلس کے آخر پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس وقت یہاں چار سلوانین احمدی موجود ہیں۔ ان میں سے ایک قریباً اڑھائی ہزار افراد کے ایک گروپ لیڈر ہیں۔ ان کی درخواست ہے کہ ان کی دستی بیعت اس وقت ہو۔ اس موقعہ پر ان احمدی دوستوں نے سلوانیہ کے احمدیوں کی طرف سے اظہار محبت کے طور پر سلوانیہ کا جھنڈا حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور نے فرمایا کہ اس وقت میں اعلان کرتا ہوں کہ سلوانیہ ایک اور احمدی مسلم ملک ہے۔ حضور نے انہیں شرف مصافحہ و معانقہ سے نوازا۔ اس کے بعد دستی بیعت کی تقریب منعقد ہوئی۔

عربی، فرانسیسی، جرمن اور ترکی زبان بولنے والے افراد کے ساتھ مجلس سوال و جواب

۲۵ مئی کو ہی ایک بجے بعد دوپہر مقام اجتماع خدام الاحمدیہ میں عربی، فرانسیسی، جرمن اور ترکی زبان بولنے والوں کے ساتھ ایک مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انگریزی زبان میں جوابات ارشاد فرمائے جن کا رواں ترجمہ مختلف زبانوں میں پیش کیا جاتا رہا۔ ایک دوست نے جماعت احمدیہ کے تعارف سے متعلق سوال کیا کہ جماعت احمدیہ کیا ہے؟ حضور ایدہ اللہ نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میری امت ۷۲ فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی اور کلھم فی النار۔ وہ سب آگ میں ہونگے سوائے ایک ۷۳ویں جماعت کے جو اس آگ سے محفوظ رہے گی۔ حضور نے فرمایا کہ وہ ۷۳ویں جماعت مسیح و مہدی کے ذریعہ قائم ہونے والی تھی جیسا کہ احادیث میں آخری زمانہ میں مسیح اور مہدی کے آنے کی پیش خبری موجود ہے۔ حضور نے سنن ابن ماجہ کی حدیث کے حوالہ سے بتایا کہ مسیح اور مہدی ایک ہی وجود ہیں۔ حضور نے یہ بھی بتایا کہ مسیح ناصریؑ خود بجسد عنصری آخری زمانہ میں آنے والے نہیں تھے کیونکہ وہ تو صلیب سے نجات پا کر ہجرت کرنے کے بعد اپنی طبعی عمر پا کر فوت ہو چکے تھے۔ اس لئے کسی نے آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی امت میں مسلمان کے طور پر پیدا ہو کر مسیح کے لقب کے ساتھ آنا تھا۔ اور اس کے آنے کا مقصد ایک تو امت کی اصلاح تھی اور دوسرے اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنا تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح کے متعلق فرمایا کہ جب وہ آئے گا تو صلیب توڑے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا اور دجال کو قتل کرے گا۔ یہ وہ کام تھے جن کی وجہ سے امام مہدی کو مسیح کا لقب دیا جانا تھا۔ ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہی وہ مسیح اور مہدی ہیں جن کے آنے کا وعدہ دیا گیا تھا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے یہ دعویٰ کیا تو آپ کی شدید مخالفت ہوئی یہاں تک کہ آپ کے خاندان نے بھی آپ کو چھوڑ دیا۔ مگر خدا نے آپ کو خبر دی کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا اور آج یہ پیش گوئی بڑی شان کے ساتھ پوری ہو چکی ہے۔ ۱۵۰ سے زائد ممالک میں احمدیت قائم ہو چکی ہے اور آج اس میٹنگ میں بھی کئی قوموں کے افراد موجود ہیں۔ یقیناً خدا نے ہی آپ کو یہ خوش خبری دی تھی جو پوری ہو رہی ہے۔

ایک سوال یہ کیا گیا کہ اگر کوئی عورت پردہ نہیں کرتی تو کیا اس کا خاوند اس بناء پر اسے اسلامی تعلیم کی رو سے طلاق دے سکتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر وہ مسلمان بیوی ہے تو محض پردہ نہ کرنے کی وجہ سے اسے طلاق دینے کا کوئی حق نہیں ہے۔ اگر وہ مسلمان ہے اور نمازیں نہ پڑھے تو اسے طلاق نہیں دی جاتی جبکہ نماز کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ حضور نے فرمایا کہ قرآن و سنت کی بنا پر پردہ کی تشریح میں اختلاف ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر کوئی عورت پردہ نہیں کرتی مگر اخلاقی حدود سے آگے نکل کر کردار کی کمزوری اس میں پیدا ہوتی ہے اور غیر مردوں سے عام اختلاط کرتی ہے تو یہ وجہ ہو سکتی ہے۔ محض ایک مخصوص قسم کا پردہ نہ کرنے کی وجہ سے طلاق نہیں دی جاتی۔ طلاق کی اور وجوہات ہیں۔

ایک سوال یہ کیا گیا کہ قرآن و سنت کی موجودگی میں اسلام میں اتنے زیادہ فرقے کیوں ہیں؟ حضور نے فرمایا کہ قرآن و سنت کی موجودگی کے باوجود اتنے زیادہ فرقوں کی وجہ یہ ہے کہ قرآن و سنت کی تشریح و تعبیر میں اختلاف ہے۔ ابتدا میں یہ اختلاف شاید ایمانداری اور اخلاص پر مبنی تھا۔ رفتہ رفتہ اس اختلاف میں تشدد اور سختی آتی گئی اور مختلف فرقے بنتے گئے۔ حضور نے فرمایا کہ اس کا حل یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف سے ایک امام بھیجے جو ان کے درمیان حکم بنے۔

حضور ایدہ اللہ سے پاکستان سے ہجرت کے سبب سے متعلق بھی ایک سوال کیا گیا جس کا جواب حضور نے دیا۔ حضور سے یہ بھی دریافت کیا گیا کہ احمدی، غیر احمدیوں کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے، اس کا جواب دیتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ نماز با جماعت نہایت اہم معاملہ ہے اور امام کا متقی ہونا ضروری ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اول طور پر امامت کا حق اس کو ہے جو خدا کی طرف سے امام بنایا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے تمام عالمین کے لئے امام بنایا تھا تو جو آپ کے متبعین ہیں ان کا بھی وہی امام بنتا ہے جو آپؐ کی تصدیق کرنے والا ہو۔ جو آپؐ کو جھٹلا دے وہ امامت کا حق نہیں رکھتا۔ حضور نے فرمایا کہ امام مہدیؑ بھی خدا کی طرف سے مقرر کیا جانا تھا۔ اگر وہ خدا کی طرف سے امام مقرر ہوئے تو آپ کے منکرین و مکذبین کس طرح ان لوگوں کی امامت کا حق رکھتے ہیں جو خدا کی طرف سے آنے والے امام کی تصدیق کرنے والے ہیں۔

ایک صاحب نے پوچھا کہ کیا اسلام میں سیاست کی اجازت ہے؟ حضور نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ ہر وہ چیز جس میں انسان جائز طور پر دلچسپی رکھتا ہے اس کی اسلام میں اجازت ہے لیکن بدقسمتی سے آج کی سیاست میں دھوکہ، جھوٹ، فریب وغیرہ لازمی چیزیں بن گئی ہیں اور یہ وہ باتیں ہیں جن کی اسلام اجازت نہیں دیتا۔

اس مجلس میں جو دیگر سوالات ہوئے ان میں سے چند ایک یہ تھے۔

☆ جہاد کے متعلق جماعت احمدیہ کا نظریہ کیا ہے؟

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

(چھبیسویں و آخری قسط)

مسیحیت

ایک سفر حقائق سے فسانہ تک

Christianity —— A journey from facts to fiction

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی معرکہ آراء انگریزی تصنیف کا اردو ترجمہ

[یہ اردو ترجمہ مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی (سابق ایڈیٹر روزنامہ الفضل حال جرمنی) نے کیا ہے جسے ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے - مدیر]

اختتامی الفاظ

جہاں تک تحقیق و تدقیق کا تعلق ہے ہم نے اپنی طرف سے اس کا حق ادا کرنے میں پوری دیانتداری اور انصاف سے کام لیا ہے لیکن قبل اس کے کہ ہم اس بحث کو یہیں لپیٹ دیں ہم عیسائی دنیا سے بڑے خلوص کے ساتھ پرزور اپیل کرنا چاہتے ہیں کہ وہ زندگی کے ٹھوس حقائق کا سامنا کرنے کے لئے اپنے گھڑے ہوئے بناوٹی عقیدے کے گنبد بے در یا تنہائی کے خول سے باہر نکلیں۔

یسوع مسیح اپنے دور اور زمانہ کے لحاظ سے بہر طور ایک کامل انسان تھا، انسان سے بڑھ کر کچھ اور نہ تھا۔ وہ خدا کے ایک خاص پیغمبر کی حیثیت سے جسے مسیح کے لقب سے ملقب کیا گیا تھا ان رفعتوں تک پہنچا جن تک پہنچنا اس کے لئے مقدر تھا۔ ان رفعتوں نے اسے موسیٰؑ سے لے کر اپنی بعثت تک کے درمیانی زمانہ کے تمام نبیوں میں ایک لاثانی مقام کا حامل بنا دیا۔

یقیناً ہر نبی کے سپرد ایک بہت مشکل کام کیا جاتا ہے اور ایک اہم مشن اسے سرانجام دینا ہوتا ہے۔ اسے مکمل طور پر بگڑے ہوئے اور قسم ہا قسم کی برائیوں میں ملوث انسانوں کی اصلاح کے اہم اور عظیم الشان کام پر مامور کیا جاتا ہے۔ جہاں تک مسیح کا تعلق ہے اس کے سپرد جو کام کیا گیا تھا وہ اور بھی زیادہ مشکل تھا کیونکہ اس نے معاشرہ میں عام پائی جانے والی برائیوں اور بدیوں کے خلاف زبردست اصلاحی مہم کا ہی آغاز نہیں کرنا تھا بلکہ اس نے یہودی قوم کے رویہ، رجحان اور طرز عمل میں ایک بنیادی تبدیلی لانا تھی۔

جیسا کہ ہر مذہب کے ماننے والوں کے ساتھ ہوتا ہے وہ زمانہ کے گزرنے کے ساتھ ساتھ رفتہ رفتہ صداقت کے راستہ سے ہٹنے لگتے ہیں حتیٰ کہ گمراہی و ضلالت اور گناہ کے ویرانہ میں بھٹکنا شروع کر دیتے ہیں۔ یہودی قوم کے ساتھ بھی یہی کچھ ہوا۔ مسیح کے مبعوث ہونے تک وہ حقیقی معنوں میں روحانی طور پر مردہ ہو چکے تھے۔ روحانی زندگی کا پانی جزر کی حالت اختیار کر کے کم ہوتے ہوتے بالکل معدوم ہو گیا تھا حتیٰ کہ وہ پورے طور پر پتھر دل بن گئے تھے۔ مسیح کے سپرد جو کام کیا گیا تھا وہ یہ تھا کہ وہ ان پتھر دلوں کو روحانی طور پر دوبارہ دھڑکتے ہوئے انسانی دلوں میں تبدیل کر کے انہیں اس قابل بنا دے کہ ان میں سے ہمدردی کے چشمے پھوٹنے لگیں۔ یہ وہ عظیم معجزہ تھا جو مسیح کے ذریعہ رونما ہوا اور اس معجزہ میں ہی اس کی عظمت پنہاں ہے۔

آج دنیائے اسلام اور دنیائے عیسائیت مشترکہ طور پر مسیح کی آمد ثانی کا انتظار کر رہی ہیں۔ مسلمانوں اور عیسائیوں دونوں کو یہ امر فراموش نہیں کرنا چاہئے کہ جس مسیح کا اس آخری زمانہ میں آنا مقدر تھا اس نے اپنی خو بو، اوصاف و کردار اور مقصد بعثت کی امتیازی شان کے لحاظ سے لازمی طور پر اسی طرح اور انداز کا مسیح ہونا تھا جیسا مسیح پہلے مبعوث ہوا تھا۔ تاہم بانی اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئیوں کے مطابق اس مسیح نے اپنی بعثت ثانیہ کے وقت دنیائے عیسائیت میں نہیں بلکہ دنیائے اسلام میں مبعوث ہونا تھا بایں ہمہ جو عظیم معجزہ اس نے دکھانا تھا وہ وہی تھا جو اس نے اپنی پہلی بعثت کے وقت دکھایا تھا۔ لیکن اس مرتبہ اس کے سپرد ہونا تھا آخری زمانہ کے مسلمانوں کے دلوں کو بدلنے کا کام۔ اس کی بعثت ثانیہ کے مقصد کی اس تفہیم کی تائید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض دوسری احادیث سے بھی ہوتی ہے۔ آپؐ نے پیش گوئی فرمائی تھی کہ آخری زمانہ میں مسلمانوں کی حالت بگڑے ہوئے زمانہ کے یہودیوں کی حالت سے اس درجہ مشابہ و مماثل ہوگی کہ جس طرح جوتیوں کے جوڑے کی ایک جوتی دوسری جوتی کے عین مشابہ ہوتی ہے۔

پس اگر پہلے جیسی بیماری ہی لاحق ہونا تھی تو علاج بھی بعینہ پہلے جیسا ہی ہونا تھا۔ مراد یہ کہ مسیح کو واپس آنا تھا اسی عاجزانہ طریق کے مطابق جس عاجزانہ طریق کے مطابق وہ پہلے آیا تھا لیکن اس بار بھی اللہ تعالیٰ کی سنت قدیمہ کے مطابق جسمانی طور پر نہیں بلکہ روحانی طور پر آنا تھا۔ یعنی اسی خو بو، انہیں اوصاف اور اسی امتیازی کردار کے ساتھ ایک دوسرے وجود کے طور پر آنا تھا۔ چنانچہ یہی کچھ ہوا اور ظہور میں آیا ہے۔ دنیا میں انقلاب برپا کرنے والی مقدس ہستیاں غیر معروف اور عاجز انسانوں کی طرح ہی پیدا ہوتی ہیں اور عاجزانہ زندگی بسر کرتی ہیں۔ ایسے مقدس لوگ دوبارہ دنیا میں آتے ہیں لیکن آتے ہیں روحانی طور پر البتہ آتے ہیں اسی پہلے والے انداز سے اور پھر ان کے ساتھ وہی کچھ ہوتا ہے جو پہلے ہوا تھا۔ دنیا ویسی ہی درشتی، قساوت قلبی، عصبیت اور جنون کی حد کو پہنچی ہوئی دشمنی کا مظاہرہ کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتی۔ انہیں کبھی آسانی سے شناخت نہیں کیا جاتا کہ یہ انہیں کے نمائندے ہیں جنہوں نے ان کی دوبارہ آمد کا وعدہ کے رنگ میں ذکر کیا تھا۔

اپنی بعثت اولیٰ میں مسیح کو یہودیوں کی طرف سے جس سلوک کا سامنا کرنا پڑا تھا لازمی طور پر وہی سلوک اس کے ساتھ اس کی آمد ثانی کے وقت ہونا تھا۔ لیکن اس دفعہ ہونا تھا مسلمانوں اور عیسائیوں دونوں کی طرف سے کیونکہ دونوں ہی اس کا انتظار کر رہے تھے۔ اس کو اپنے دوبارہ آنے سے متعلق دونوں کی سراسر لایعنی اور غیر حقیقی توقعات کا سامنا کرنا تھا۔ دنیوی کامیابیوں کے انہیں خیالی مقاصد کے حصول کی تمناؤں سے اس کا واسطہ پڑنا تھا، اور خود اپنے بارہ میں انہی غیر حقیقی کارناموں کی انجام دہی کے نرالے نظریات سے اس کو دوچار ہونا تھا جن کا مظاہرہ یہودیوں نے یسوع مسیح کی بعثت کے وقت کیا تھا۔ بعثت ثانیہ کے وقت مسلمانوں اور عیسائیوں نے اسی کردار کا اعادہ کرنا تھا۔ یہ امر مقدر تھا کہ تاریخ اپنے آپ کو بعینہ پھر اسی طرح دہرائے۔

پیچھے مڑ کر دیکھنے اور تاریخ کے گزرے ہوئے اس دور میں جھانکنے سے اس امر کو آسانی سے سمجھا جا سکتا ہے کہ یہودی اپنے مسیح کو شناخت کرنے میں کیوں ناکام رہے تھے۔ ہم ان کی مشکل کو بآسانی سمجھ سکتے ہیں اور ان کے المیہ سے سبق حاصل کر سکتے ہیں۔ صحائف کی لفظی اور یکسر سطحی تفہیم نے انہیں گمراہ کیا۔ ان سب باتوں پر پہلے گفتگو ہو چکی ہے لیکن اس مسئلہ پر زور دینے کی خاطر ہم اس کا دوبارہ حوالہ دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ متوقع مذہبی مصلحین کے بارہ میں ہمیشہ یہی ہوتا ہے کہ اکثر لوگ انہیں شناخت کرنے میں ناکام رہتے ہیں کیونکہ ان کی نشانیوں کو غلط رنگ میں لیا جاتا ہے اور ان کے غلط معنی نکالے جاتے ہیں۔ حقیقتوں کو کہانیوں کا درجہ دے دیا جاتا ہے اور استعاروں کے اصل مفہوم سے صرف نظر کر کے انہیں ظاہری الفاظ تک محدود سمجھ لیا جاتا ہے۔

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے وجود میں مسیح کی آمد ثانی کے وقت وہی کہانی پھر دہرائی گئی۔ آسمان سے ایلیاء نبی کے نزول کے عقیدہ کے مطابق (جس کا مسیح کے وقت میں یہود انتظار کر رہے تھے) خیال یہ کیا جا رہا تھا کہ ایک شخص اپنے انسانی جسم کے ساتھ آسمان سے اترے گا لیکن اس مرتبہ خود یسوع مسیح کے متعلق یہی توقع کی جا رہی تھی کہ وہ جسمانی طور پر آسمان سے نازل ہو گا۔

جہاں تک یہود کا تعلق ہے وہ یہ آس لگائے بیٹھے تھے کہ مسیح بڑی شان و شوکت اور جاہ و جلال کے ساتھ آئے گا اور وہ آتے ہی ایک ایسے دور کا آغاز کرے گا کہ جس میں انہیں اپنے رومی آقاؤں پر غلبہ و تسلط حاصل ہو جائے گا۔ مسیح ناصری کے آنے کے بعد ان کی یہ من مانی توقعات خاک میں ملے بغیر نہ رہیں۔ مسیح کی آمد کی جو خیالی تصویر یہودیوں کے ذہنوں میں صدیوں سے بنتی اور نکھرتی چلی آ رہی تھی اس سے آنے والے مسیح کا دور کا بھی کوئی تعلق واسطہ نہ تھا۔

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے وجود میں مثیل مسیح کی آمد کے وقت مسیح کی بعثت اولیٰ کے واقعات سے ملتے جلتے واقعات کا نمایاں طور پر پھر اعادہ ہوا۔ آپ کے مخالفین نے بالکل وہی کردار ادا کیا جو پہلے مسیح کے مخالفین نے ادا کیا تھا۔ فرق صرف ناموں ہی کا تھا۔ مسلمانوں اور عیسائیوں کی غالب اکثریت نے یکساں طور پر مسیح اول کے زمانہ کے یہودیوں کا ہو بہو کردار اپنا لیا۔ اعتراضات میں یکسانیت ہے اور دعویٰ کو مسترد کرنے کی منطق بھی بعینہ وہی ہے۔ لیکن خدا نے اپنے اس عاجز بندہ کے لئے سابقہ مسیح کے زمانہ کے بالمقابل اپنی تائید و نصرت کے زیادہ عظیم الشان نشان ظاہر فرمائے۔ اور اس کے پیغام کو دنیا کے تمام براعظموں کے کثیر التعداد ملکوں میں مقابلۃً بہت زیادہ تیزی اور سرعت سے پھیلایا۔ یہ ایسے مبرہن حقائق ہیں جو اپنی دلیل آپ ہیں لیکن انہی کے لئے جو سننے کے واسطے تیار ہوں۔ یہ وہ حقائق ہیں جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ زیادہ نمایاں اور اجاگر ہوتے جا رہے ہیں۔ لیکن انہی کے لئے جو دیکھنے پر آمادہ ہوں۔ مزید برآں ہم عصر مسلمانوں اور عیسائیوں کے طرز عمل کے تعلق میں مسیحائی کے آئینہ دار پیغام کی روح بھی مختلف نہیں ہے لیکن اثر وہی قبول کریں گے جو اپنی آنکھیں اور کان بند نہیں رکھتے بلکہ ان کو کھلا رکھتے ہیں۔

ہم آخر میں عیسائیوں اور مسلمانوں کو جو گزشتہ کئی صدیوں سے مسیح کے دوبارہ ظاہر ہونے کا انتظار کر رہے ہیں اس دور آخر کے لئے خدا کے مقرر کردہ مسیح مرزا غلام احمد قادیانی کے پیش گوئی پر مشتمل الفاظ میں خبردار کرتے ہیں:-

"یاد رکھو کوئی آسمان سے نہیں اترے گا۔ ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی ان میں سے عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور ان میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آگئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰؑ اب تک آسمان سے نہ اترا۔ تب دانشمند یکدفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے"۔

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد ۲۰ صـ ۶۷)

پس آپ لوگ انتظار کریں یہاں تک کہ ایک نئی نسل پیدا ہو جائے۔ اور اس نئی نسل کے لوگ ابھی انتظار کریں گے تا آنکہ ان کی حیات کا عرصہ بھی پورا ہو جائے گا اور ایک نئی نسل ان کی جگہ لے لے گی۔ انتظار کی یہ کیفیت چاہے دنیا کے اختتام تک جاری رہے آسمان سے کوئی مسیح جسمانی طور پر نازل نہیں ہوگا۔ وہ کتنی ہی تمنا کریں اس کی شخصی اور جسمانی واپسی کی لیکن ان کا یہ خواب کبھی پورا نہیں ہوگا۔ وہ بھی اپنے لئے ایک دیوار گریہ بنالیں جیسے کہ یہود نے تین ہزار سال پہلے ایک دیوار گریہ بنائی تھی لیکن جو کچھ یہود کے معاملہ میں ہوا اب بھی وہی ہوگا۔ ان کے مسلسل یعنی نسلاً بعد نسل گریہ و زاری کرنے اور انتظار کی اذیت اٹھاتے چلے جانے کے باوجود وہ کسی مسیح کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھیں گے۔ مستقبل میں مسیح کی آمد کے متعلق امیدوں اور توقعات کے وہ خواہ کتنے ہی ہوائی قلعے کیوں نہ تعمیر کریں کبھی ختم نہ ہونے والی خلا اور جوف غیر مختتم کے سوا ان کے ہاتھ کچھ نہیں آئے گا۔

ان مسیحیوں کے لئے جو پوری سنجیدگی کے ساتھ مسیح کو خدا کا حقیقی بیٹا یقین کرتے ہیں ہم اس بحث کا

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

حیاء کے پردے سے بہتر اور کوئی پردہ نہیں

حیاء کا پردہ اٹھا کر یا اسے پھاڑ کر جس لذت کو بھی آپ حاصل کرتے ہیں یا کرتی ہیں وہ لذت گناہ ہے اور وہ لذت آپ کے آخری مفاد کے خلاف ہے

(خطاب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع جلسہ سالانہ مستورات بتاریخ ۸ ستمبر ۱۹۹۵ء بمقام من ہائیم، جرمنی)

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا۔

گزشتہ دو سال سے یا تین سال سے جرمنی کا جلسہ بھی United Kingdom کے سالانہ جلسے کا تتمہ بنتا جا رہا ہے۔ یعنی وہ تقریری مواد جو جلسہ سالانہ U. K. کے لئے تیار کیا جاتا ہے اگر پورا بیان نہ ہو سکے، جیسا کہ اکثر بیان نہیں ہو سکتا، تو اس کا کچھ حصہ جو بچتا ہے وہ جرمنی کے جلسے کے لئے رکھ لیا جاتا ہے تو گویا یہ دونوں مل کر اجتماعی طور پر عالمی سالانہ جلسے بن جاتے ہیں۔ چنانچہ اس سال کے لئے بھی میں نے وہی خطاب چنا ہے جو U. K. کے جلسہ سالانہ پر کیا تھا یعنی پردے سے متعلق بعض وضاحتیں۔ جو حصہ قرآن کریم کی آیات سے تعلق رکھتا تھا یعنی براہ راست ان کی تفسیر سے وہ تو میں بیان کر چکا ہوں لیکن کچھ احادیث بھی چن کر اس مضمون پر روشنی ڈالنے کے لئے رکھی تھیں، کچھ اقتباسات تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان کے ذکر سے پہلے ہی وقت ختم ہو چکا تھا۔ پس اب میں حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے الفاظ میں پردے کی روح کا بیان کرتا ہوں تا کہ آپ لوگ اچھی طرح سمجھ جائیں کہ پردہ کیا چیز ہے، کون سی حفاظت مقصود ہے، اس کا مقصد کیا ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ اس کو سمجھنے کے بعد انشاء اللہ آپ سب میں ایک پاک تبدیلی پیدا ہوگی۔

☆ مسلم کتاب اللباس باب النساء سے یہ روایت لی گئی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخیوں کے یعنی جہنمیوں کے دو گروہ ایسے ہیں کہ ان جیسا میں نے کسی گروہ کو نہیں دیکھا۔ ایک وہ جن کے پاس بیل کی دموں کی طرح کوڑے ہوتے ہیں جن سے وہ لوگوں کو مارتے ہیں۔ اور دوسرے وہ عورتیں جو کپڑے تو پہنتی ہیں لیکن حقیقت میں وہ ننگی ہوتی ہیں۔ ناز سے لچکیلی چال چلتی ہیں، لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے کے جتن کرتی ہیں، بختی اونٹوں کی لچک دار کوہانوں کی طرح ان کے سر ہوتے ہیں۔ ان میں سے کوئی جنت میں داخل نہیں ہوگی اور اس کی خوشبو تک نہ پائے گی حالانکہ اس کی خوشبو بہت دور کے فاصلے سے بھی آ سکتی ہے۔ (مسلم کتاب اللباس، باب النساء الکاسیات العاریات المائلات الممیلات)۔

یہاں جہاں تک اس نظارے کا تعلق ہے کہ بیل کی دم کی طرح ان کے ہاتھ میں کوڑے ہیں، کچھ لوگ مار رہے ہیں یہ تمام تفسیر طلب باتیں ہیں۔ کیونکہ وہ دنیا اور اس دنیا کی سزائیں، اس دنیا اور اس دنیا کی سزاؤں سے مختلف ہیں۔ محض ایک تصویر کشی ہے تا کہ آپ کو کچھ اندازہ ہو کہ وہاں کے حالات میں بھی وہ سزا ایسی بھیانک معلوم ہوگی جیسے یہاں کے حالات میں یہ نقشہ جو کھینچا جا رہا ہے آپ کو بھیانک معلوم ہوتا ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ جہنم اور جنت دونوں کی ایسی روحانی شکلیں ہیں جن کا کوئی انسان تصور نہیں کر سکتا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے خود بھی یہی فرمایا کیونکہ قرآن کریم نے بڑی وضاحت کے ساتھ یہ بات کھول دی ہے کہ جنت اور جہنم دو اس قسم کی چیزیں ہیں جو بیک وقت ایک ہی فضا میں رہ سکتی ہیں۔ تمام کائنات پر جنت محیط ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا اسی ساری کائنات پر دوزخ بھی محیط ہے۔ گویا جہاں تک Space کا تعلق ہے، جہاں تک مکانیت کا تعلق ہے، جنت اور جہنم میں کوئی علیحدہ علیحدہ مقام مقرر نہیں بلکہ ایک ہی جگہ میں، ایک ہی وقت میں جنت اور جہنم کی کیفیات کو مختلف روحیں اپنے اپنے رنگ میں محسوس کریں گی۔

پس ایک تو وضاحت ضروری تھی کہ اس قسم کی حدیثیں جن میں جنت اور جہنم کے نقشے آپ پڑھتی ہیں یا قرآن کریم کی بعض آیات جن سے بعض ظاہری تصویر کشی نظر آتی ہے ان کو بعینہ انہی لفظوں میں نہیں لیا جا سکتا کیونکہ قرآن کریم بتاتا ہے کہ وہ دنیا اور ہے اور اس کا کوئی تصور اس دنیا کی آنکھ، یا اس دنیا کے کان، یا اس دنیا کے دل نہیں کر سکتے۔ اس تمہید کے بعد میں پھر اب واپس اس مضمون کی طرف آتا ہوں۔

آپؐ نے عورتوں کو جہنم میں دیکھا اور اس کی ایک خاص وجہ بیان فرمائی۔ آپؐ نے فرمایا میں نے ان عورتوں کو جہنم میں خاص طور پر دیکھا جو بالارادہ اس طرح بن سنور کر نکلتی ہیں کہ لوگوں کی توجہ ان کی طرف پھرے اور ان کی چال لچکیلی ہو جاتی ہے، ان کی باتوں میں ایسا لوچ ہے کہ وہ گویا دام میں پھنسانے کے لئے نکلتی ہیں۔ اور بظاہر کپڑے پہنے ہوتے ہیں مگر فی الحقیقت ان کے ننگ ان سے ظاہر ہوتے ہیں۔ بلکہ بعض قسم کے کپڑے بعض قسم کے اندرونی حسن کو نکھارنے کے لئے پہنے جاتے ہیں، چھپانے کے لئے نہیں۔

پس جہاں تک بے پردگی کا تعلق ہے یہ بے پردگی کی بدترین قسم ہے۔ پردے کے متعلق تو آپ پوچھتی رہتی ہیں یا میں بتاتا بھی رہتا ہوں کہ پردے کی روح کیا ہے لیکن بے پردگی کو بھی سمجھنا چاہئے کیوں اس کے بغیر آپ صحیح پردے کا تصور باندھ ہی نہیں سکتیں۔

قرآن کریم نے جو معاشرہ پیدا فرمایا ہے جس کی تفصیل حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ارشادات میں ملتی ہے اس کی مرکزی روح یہ ہے کہ عورت جو فطرتاً سنگھار کرنا چاہتی ہے خدا تعالیٰ نے اس کو فطرتاً نرم بنایا ہے، جاذب بنایا ہے، پرکشش بنایا ہے، وہ مزید اضافوں کے ساتھ اس طرح باہر نہ نکلے کہ سوسائٹی پر ایک ابتلا لے آئے اور ہر بری آنکھ اس پر اور بھی بری نیت سے پڑنے لگے خواہ ایسی عورت کا مدعا یہ ہو یا نہ ہو کہ لوگ مجھے دیکھیں اور میری طرف مائل ہوں اور میں اسی طرح ان کا جواب دوں۔ لیکن جہاں تک سوسائٹی میں ایک ہیجان پیدا کرنے کا تعلق ہے، جہاں تک دلوں میں ایک آگ بھڑکانے کا تعلق ہے یہ عورت اس آگ لگانے میں کامیاب ہو جاتی ہے اور پھر اس کے نتیجے میں بہت سی معصوم عورتیں نقصان اٹھاتی ہیں۔ کیونکہ ایسی سوسائٹی جہاں بالارادہ مردانہ جذبات سے کھیلا جائے اور انہیں انگیخت کیا جائے خواہ وہ انگیخت کرنے والی تیلی لگا کر ایک طرف ہٹ جائے مگر ایسی سوسائٹی میں پھر عورتوں پر حملے، ان کی بے عزتی، ان پر ظلم و ستم کی جو واردات ہوتی ہیں ان کی وہ عورتیں ذمہ دار ہیں جنہوں نے سوسائٹی میں ہیجان پیدا کیا ہے۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جو نقشہ کھینچا ہے وہ بالکل درست ہے۔ آج کل کی دنیا میں بھی جو خصوصیت کے ساتھ پہلے مغربی دنیا میں باتیں پائی جاتی تھیں اب وہ مشرقی دنیا میں بھی اسی زور شور سے پائی جاتی ہیں یہاں تک کہ مغرب و مشرق کی تفریق اٹھ گئی ہے۔ اس میں جنسی بے راہ روی کا جہاں تک تعلق ہے اس جنسی بے راہ روی میں عورت کا کردار غیر معمولی طور پر نمایاں ہے باوجود اس کے کہ مردوں کا کردار نمایاں دکھائی دے رہا ہے۔ اگر ایک ایسی سوسائٹی ہو جہاں پردے کا احترام ہو، جہاں حیاء ہو، جہاں بے وجہ مردوں کے جذبات سے نہ کھیلا جائے اور ان کی دبی ہوئی آگوں کو بھڑکایا نہ جائے ایسی جگہ میں اس قسم کے واقعات یا تو ہوتے ہی نہیں یا بالکل نہ ہونے کے برابر ہوتے ہیں۔

اب ربوہ کا ایک ماحول ہے آپ اس ماحول کو دیکھیں، یہ درست ہے کہ کوئی بھی سوسائٹی گناہوں سے پاک نہیں ہے، ہم ربوہ کے متعلق یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ ایک گناہوں سے پاک بستی ہے مگر جب ہم دوسری بستیوں سے مقابلہ کرتے ہیں تو زمین آسمان کا فرق دکھائی دیتا ہے۔ وہاں عورت کا ایک احترام پایا جاتا ہے اور اس عورت کے احترام کا کریڈٹ، اس کی خوبی مردوں کو نہیں بلکہ خود عورتوں کو جاتی ہے جنہوں نے اس شہر میں اپنے آپ کو سنبھال کے رکھا۔ بے وجہ گلیوں میں اپنے حسن کی آزمائش نہیں کرتی پھرتیں بلکہ سلیقے سے اپنے آپ کو سمیٹ کے رکھتی ہیں اور چلتی ہیں تو وقار سے چلتی ہیں۔ اس لئے اگر کوئی نظر بیمار بھی ہو تو ایسی عورتوں پر پڑ کر شفا پا جاتی ہے نہ کہ اس کی بیماری میں اضافہ ہوتا ہے۔

پس یہ وہ مضمون ہے جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے اور جو نقشہ کھینچا ہے وہ تو آج کل کا نقشہ معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس زمانے میں مکے اور مدینے کی گلیوں میں اس قسم کی عورتیں شاذ ہی دکھائی دیتی ہونگی جن کا نقشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کھینچ رہے ہیں۔ اور بالوں کو کوہانوں کی طرح بنا لینا اور اور بھی بہت سی ایسی تفاصیل ہیں جو احادیث میں ملتی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے کشفاً یا رویا میں یہ نظارے دکھائے تھے۔

☆ بخاری سے ایک اور حدیث حضرت انس بن مالکؓ کی مروی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ عسفان سے واپسی کے وقت ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ حضورؐ کے پیچھے اونٹنی پر حضرت صفیہ بیٹھی ہوئی تھیں۔ اونٹنی کے ٹھوکر کھانے کی وجہ سے دونوں گر پڑے اور ابو طلحہؓ حضور کو سہارا دینے کے لئے لپکے۔ حضورؐ نے فرمایا عورت کا خیال کرو۔ یعنی مجھے چھوڑو۔ میرا احترام اور عزت اپنی جگہ مگر جہاں حادثے ہوں وہاں سب سے پہلے عورت کا خیال رکھنا چاہئے۔ اس سے ایک تو یہ پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دل میں صنف نازک کا کتنا خیال تھا۔ دنیا کی سب سے مقدس، سب سے معزز ہستی خود وہ تھے اور طبعی خیال گزرتا ہے کہ اگر بچانا ہے تو سب سے پہلے آپؐ کو بچایا جائے لیکن وہ جو بے اختیار بچانے کے لئے آپؐ کی طرف دوڑا ہے اس کو کہا "عورت کا خیال کرو، عورت کا خیال کرو"۔ اور حضرت ابو طلحہؓ نے خیال کیسے رکھا۔ احادیث میں یہ آتا ہے کہ آپ نے اپنے چہرے پر پردہ ڈالا اور حضرت صفیہ پر چادر پھینکی اور جب ان کا جسم سنبھل گیا اور پردے میں آ گیا تب ان کی مدد کی کہ وہ اٹھیں اور محفوظ جگہ پر پہنچیں۔ (بخاری کتاب الجہاد والسیر، باب مایقول اذا رجع من الغزو)۔

☆ ابو داؤد حدیث کی ایک کتاب ہے اس میں کتاب اللباس میں یہ روایت ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایسی عورتوں پر لعنت بھیجی ہے جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں اور ایسے مردوں پر بھی لعنت بھیجی ہے جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں۔ (سنن ابی داؤد کتاب اللباس، باب فی اللباس بالنساء)۔

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

Continental Fashions

گروس گیراؤ شہر کے عین وسط میں خواتین کی اپنی دوکان جس پر جدید طرز کے دیدہ زیب ملبوسات، ہر رنگ کے دوپٹے، چوڑیاں، بندیا، پازیب، بچوں کے جدید طرز کے گارمنٹس، فیشن جیولری اور کھلا کپڑا مناسب قیمت پر دستیاب ہے۔

آپ کی تشریف آوری کے منتظر

Continental Fashions
Walther rathenau Str. 6
64521 Gross Gerau
Germany
Tel: 06152-39832

خطبہ جمعہ

مذہب کے نام پر کسی دوسرے انسان کا حق سلب کرنے کی دنیا کا کوئی مذہب اجازت نہیں دے سکتا، اگر دیتا ہے تو جھوٹا ہے۔

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۳ مئی ۱۹۹۶ء مطابق ۳ ہجرت ۱۳۷۵ ھجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

[خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم* الحمد لله رب العٰلمين* الرحمٰن الرحيم* مٰلك يوم الدين* إياك نعبد وإياك نستعين* اهدنا الصراط المستقيم* صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين*﴾.

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ﴿۱۰﴾
سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۢ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ﴿۱۱﴾
لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا
مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۭ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْۗءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ﴿۱۲﴾

(سورۃ الرعد: ۱۰ تا ۱۲)

یہ وہ آیات کریمہ ہیں جن کی گزشتہ خطبے میں بھی میں نے تلاوت کی تھی اور انہی کے حوالے سے جھوٹ سے بچنے کی تلقین کرتے ہوئے جھوٹ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی تھی۔ آج کے جمعے کے لئے بھی میں نے انہی آیات کو عنوان کے طور پر چنا تھا تاکہ اس مضمون کے وہ پہلو جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات کے حوالوں سے میں نے پیش کرنے تھے اور گزشتہ جمعے پہ رہ گئے تھے ان کو انہی حوالوں سے دوبارہ بیان کروں یعنی مضمون تو وہی ہوگا مضمون دوبارہ ہوگا مگر وہ پہلو دوبارہ نہیں ہوں گے، وہ نئے پہلو ہیں جو آپ کے سامنے آئیں گے۔

اس دوران یعنی گذشتہ خطبے اور اس جمعے کے دوران مختلف جگہوں سے ایسے خطوط آنے شروع ہوئے کہ جو اگلا جمعہ ہے وہ FRIDAY THE 10TH ہے یعنی مئی کی دس تاریخ ہوگی اور جمعہ ہوگا اس لئے FRIDAY THE 10TH کے حوالے سے دیکھیں کیا ہوتا ہے۔ اور زیادہ تر رجحان اس طرف تھا کہ میں اسی کو اس جمعہ کا موضوع بناؤں اور جہاں تک گرد و پیش پر نظر ڈالنے کا تعلق ہے مجھے کوئی ایسی نئی بات دکھائی نہیں دے رہی تھی جس کو FRIDAY THE 10TH کی اہمیت کے ساتھ باندھ کر میں پیش کرسکوں۔ اس لئے کوئی ارادہ بھی نہیں تھا کہ اس پر گفتگو کروں گا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ مضمون پہلے بارہا روشن کیا ہے۔ بارہا ایسے جمعہ آئے ہیں جو دسویں جمعہ تھے اور خدا تعالیٰ نے کئی قسم کے نشان دکھائے اور انذار بھی جاری فرمائے۔ تو یہ ضروری نہیں کہ قیامت تک اب FRIDAY THE 10TH کا کشف جو ہے وہ ضرور اس جمعہ کو ہمیشہ اسی طرح پورا ہوتا رہے۔ بعض اوقات ایک خوشخبری آتی ہے یا ایک انذار جو ایک دفعہ، دو دفعہ، تین دفعہ پورا ہوا یا پھر وقفے کے بعد، لمبے انتظار کے بعد ایک دفعہ پھر بھی پورا ہو جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کئی ایسے الہامات ہیں جو یہ رنگ رکھتے ہیں۔ اس لئے اول تو جماعت کا یہ خیال کر لینا کہ گویا کیونکہ مجھے خدا تعالیٰ نے کشفاً FRIDAY THE 10TH کو دکھایا اور بار بار چمکتے ہوئے دکھایا اس لئے ضرور ہر FRIDAY THE 10TH کو کوئی نشان ہوگا یہ درست نہیں ہے۔

لیکن ایک اور پہلو بھی ہے کہ سب سے پہلا FRIDAY THE 10TH جو خدا تعالیٰ کی طرف سے دکھائے جانے والے اس کشف کے بعد آیا تھا اس میں دو بڑے نمایاں انذاری نشان تھے۔ اور بسا اوقات انذار کے ساتھ تبشیر بھی وابستہ ہوتی ہے، بشارتیں بھی وابستہ ہوتی ہیں اور اس وقت میں نے اس مضمون پر روشنی ڈالی تھی کہ انذار کی کوکھ سے بھی بسا اوقات بشارتیں جنم لیا کرتی ہیں اور اس پہلو سے انذار محض کوئی ڈرا کر جان نکالنے والا مضمون نہیں ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ اگر انذار سے فائدہ اٹھاؤ گے تو بہت سے نقصانات سے بچ سکو گے۔ اور اگر باز نہیں آؤ گے تو جن کے لئے یہ انذار کا نشان ہے وہ تو مٹا دیئے جائیں گے مگر جن کے حق میں یہ نشان ہے ان کو بشارتیں عطا ہوں گی۔ اب دیکھیں حضرت نوحؑ کا جو سیلاب کا واقعہ ہے یہ بھی تو ایک انذاری نشان تھا مگر ایک ایسا انذاری نشان جس نے ایک طرف تو ایک قوم کی صف لپیٹ دی۔ دوسری طرف آنے والی سب قوموں کا باپ نوحؑ کو بنا دیا اور دور دراز تک بہت وسیع علاقوں میں حضرت نوحؑ کے فیض کو جاری فرمایا یہاں تک کہ چین میں بھی حضرت نوحؑ کی طرح کے ایک بزرگ کا ذکر ملتا ہے جسے خدا تعالیٰ نے سیلاب کا نشان دیا تھا اور ہندوستان میں بھی ایسے ایک سیلاب کا ذکر ملتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ انذار جتنا بڑا ہو اس کے ساتھ تبشیر بھی اتنی ہی بڑی وابستہ ہوا کرتی ہے۔

آج میں نے کیوں یہ مضمون چھیڑا ہے جب کہ میں نے بیان کیا کہ میرا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ اس لئے کہ آج کی خبروں میں ہندوستان میں رونما ہونے والے بعض واقعات جب صبح میں نے دیکھے تو معاً میری توجہ اس پہلو پر گئی کہ یہ ایک بہت بڑا انذاری نشان ہے جو مسلمانوں کو ہوش دلانے کے لئے اور اپنے اعمال کو درست کرنے کے لئے دکھایا جا رہا ہے۔ ہندوستان میں ایک پارٹی جس کا نام بھارتیہ جنتا پارٹی ہے، ابھی حالیہ انتخاب جو ہوئے ہیں آج صبح اخبارات میں جو ان کے نتائج میں نے دیکھے تو اس وقت میری توجہ اچانک اس طرف مبذول ہوئی کہ آج کے دن یہ بھی ایک انذاری نشان کا رنگ رکھنے والا واقعہ ہے۔ کبھی بھی بھارت میں ایسے نہیں ہوا تھا کہ تشدد پرست، یعنی لوگوں کی نظر میں تشدد پرست اور اپنے آپ کو وہ کہتے ہیں تشدد سے پاک ہیں، ایک خالصتاً مذہبی جماعت جو ہندو مت کے نام پر ابھری ہو اسے اکیلی کو باقی سب جماعتوں پر اکیلے اکیلے اگر مقابلہ کیا جائے تو اکثریت حاصل ہو گئی ہے۔ یعنی ہندو جنتا پارٹی کو بحیثیت پارٹی ہندوستان میں سب سے زیادہ ووٹ ملے ہیں۔ اور کانگریس بھی پیچھے رہ گئی ہے اور نیشنل پارٹی بھی پیچھے رہ گئی ہے اور آزاد ممبران اور متفرق چھوٹی چھوٹی پارٹیاں بھی پیچھے رہ گئی ہیں۔

یہ ایک بہت اہم واقعہ ہے۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے اور اس کے اثرات ہندوستان تک محدود نہیں رہیں گے۔ لازماً اس کا اثر گرد و پیش کے ممالک پر بھی پڑے گا اور خصوصیت سے پاکستان اور کشمیر پر یہ بات اثر انداز ہوگی۔ اور کچھ تعلقات کے دائرے بدلیں گے، کچھ ایسے واقعات رونما ہوں گے جن کے نتیجہ میں ہو سکتا ہے دونوں طرف اللہ تعالیٰ عقل و فہم عطا کرے اور اپنے مذہبی جنون کو مناسب حد اعتدال تک لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ یہ وہ پہلو ہیں جو انذار کے اندر سے تبشیر کے نکل سکتے ہیں۔ مگر کیا ہوتا ہے؟ یہ اللہ بہتر جانتا ہے۔ جن آیات کی میں نے تلاوت کی ہے ان کا ان حالات پر بھی بعینہٖ اسی طرح اطلاق ہو رہا ہے جیسے دوسرے مضمون پر ہو رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **"عالم الغیب والشھادۃ الکبیر المتعال"** وہی ایک خدا ہے جو **عالم الغیب** بھی ہے اور **عالم الشھادہ** بھی ہے۔ وہ اس کو بھی جانتا ہے جو غیب میں ہے لیکن اس کو بھی جانتا ہے جو سامنے ہے۔ اور ہم اس کو بھی نہیں جانتے جو ہمارے سامنے ہے۔ جو نتائج ظاہر ہوئے ہیں ان کو پڑھنے والے سیاسی پنڈت بڑے بڑے مضامین لکھیں گے۔ لیکن امر واقعہ ہے کہ سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا کہ اس کے کیا اثرات رونما ہوں گے۔ لیکن اگر یہ استنباط درست ہے کہ FRIDAY THE 10TH کے ساتھ اس کا تعلق ہے تو میں جماعت کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ جو بھی اثرات رونما ہوں گے جماعت احمدیہ کے حق میں بہتر ثابت ہوں گے۔ اور جو ابتلا آئے گا ہمارا فرض ہے کہ اس ابتلا میں اپنے مسلمان بھائیوں کے لئے خصوصیت سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انکو عقل اور فہم عطا کرے اور اگر اس میں کوئی ان کے لئے آزمائش ہے تو اس آزمائش سے سربلندی کے ساتھ گزرنے کی توفیق بخشے۔

"الکبیر المتعال" کوئی بھی ایسی چیز نہیں ہے جو ظاہر ہو یا مخفی ہو جو خدا تعالیٰ کے کبر پر منفی رنگ میں اثر انداز ہو سکتی ہو۔ اس کے متعال ہونے پر منفی رنگ میں اثر انداز ہو سکتی ہو۔ ہر قسم کے حالات، ہر قسم کے انقلابات میں سے خدا کبیر اور اکبر کے طور پر ہی ابھرے گا اور اس کی سربلندی پر کوئی منفی اثر نہیں پڑ سکتا۔ وہ رفعتوں والا ہے وہ متعال ہے وہ رفعتوں والا ہی رہے گا اور متعال رہے گا۔ پس وہ جو اپنا تعلق ایسے خدا سے جوڑ لیں جیسا کہ ہم بھی جوڑے بیٹھے ہیں یعنی جو کچھ بھی ہے ہمارا خدا ہی ہے۔ اس کے سوا دنیا کی نہ کوئی طاقت ہمیں سہارا دینے والی ہے، نہ کسی طاقت کے سہارے کی ہم پرواہ کرتے ہیں۔ تو اس لئے ہمارے لئے تو ایک دوہری یقین دہانی ہے کہ کیسے بھی انقلاب برپا ہوں بالآخر وہ انقلاب ہمارے خدا کے غلبے پر ہی منتج ہوں گے اور ہم بھی اس غلبے سے خدا کی وجہ سے فیض پائیں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **"سواء منکم من اسر القولَ و من جَھَرَ بہٖ"**۔ اب یہ دونوں طرف پاکستان کی طرف سے بھی اور ہندوستان کی طرف سے بھی ایک **"اسرالقول"** کا مضمون ظاہر ہوگا اور ایک **"جھر القول"** کا مضمون بھی ظاہر ہوگا۔ **"اسرالقول"** کا مطلب ہے وہ اپنی بات کو بتائیں گے،

(5)

اونچی کرکے سناکر جتلائیں گے اور دونوں طرف سے یہ دعوے ہوں گے کہ ہم تو صداقت پر قائم ہیں، ہم تو انصاف کے قائل ہیں، ہماری طرف کسی قسم کی بدنیتی منسوب نہیں کی جاسکتی۔ اور اس پارٹی نے ابھی سے یہ اعلان کرنے شروع کردیئے ہیں کہ لوگ خواہ مخواہ ہمیں بدنام کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ مذہبی انتہا پسند جماعت ہے اس لئے مسلمانوں پر ظلم ہوں گے، اس لئے ہم اور بھی خونی انقلاب برپا کریں گے، کہتے ہیں بالکل غلط ہے۔ آپ دیکھنا کہ کانگرس سے بھی بڑھ کر ہم انصاف پسند ثابت ہوں گے۔ حالانکہ کل تک ان کے اعلانات یہ تھے کہ ہندوستان میں صرف ہندو کی جگہ ہے، مسلمان کی کوئی جگہ نہیں۔ وہ باہر سے آکر آباد ہونے والی قوم ہیں ان کو اپنے گھر واپس چلے جانا چاہیئے۔ یا رہنا ہے تو ہمارے سامنے گردنیں جھکا کر رہنا ہوگا، مجال نہیں کہ کوئی ہمارے سامنے گردن اٹھا کے یہاں پھرے۔ تو ویسا ہی اعلان ہے جیسا پاکستان میں جماعت احمدیہ کے متعلق پہلے کیا جاچکا ہے۔

”چلی ہے رسم کہ کوئی نہ سر اٹھا کے چلے“

مذہب کے نام پر ظلم اول تو بہت بڑی جہالت ہے مگر چونکہ خدا کے نام پر کیا جاتا ہے اس لئے خدا تعالیٰ کبھی ایسے لوگوں کو بےسزا نہیں چھوڑا کرتا۔

وہی رسم جو یہاں جاری تھی وہ ہندوستان میں بھی اب جاری کی جارہی ہے۔ مگر احمدی بطور خاص نشانہ نہیں، تمام مسلمان اس کا نشانہ بنائے جائیں گے۔ یہ ان کا ”**اسرالقول**“ ہے۔ یعنی ”**اسرالقول**“ سے تعلق رکھنے والی بات ہے۔ ”**اسر**“ تو ماضی کا صیغہ ہے، مطلب ہے جس نے اپنے قول کو چھپایا مگر آیت میں چونکہ ”**اسر**“ کا لفظ آیا ہے اس لئے میں اس کے اشارے سے آپ کو سمجھا رہا ہوں ”**سواء منكم من اسرالقول و من جهر به**“ تم میں سے جو بھی خواہ بات کو چھپائے خواہ اسے ظاہر کرے ”**سواء منكم**“ خدا کے نزدیک سب برابر ہیں۔ وہ یہ بھی جانتا ہے کہ کہہ کیا رہے ہو، اندر سے کیا نیتیں ہیں۔ تو دیکھیں اس عنوان کو بدلنے کی ضرورت ہی پیش نہیں آئی۔ اسی کے تابع یہ مضمون بھی بڑی وضاحت کے ساتھ اور قطعی رشتوں کے ساتھ بیان کیا جاسکتا ہے اور کیا جارہا ہے۔

جو انقلاب برپا ہو رہا ہے اس میں دعاوی تو کچھ وہ تھے جو پہلے تھے، فتح سے پہلے، وہ تو یہ تھے کہ ہم ہندوستان سے اسلام کا نام مٹادیں گے۔ مسلمان اگر ہماری تہذیب اختیار کرکے، ہمارے رنگ اختیار کرکے اپنی گردنیں ہمارے سامنے جھکا کر رہے گا تو رہے گا ورنہ اسے اس ملک سے باہر نکال دیا جائے گا۔ اور ہندو مذہب کے اوپر عمل ہوگا۔ اس بات میں اہل فکر و نظر کے لئے ایک بہت بڑی نصیحت ہے اور بہت بڑا عبرت کا سامان ہے۔ کیونکہ میرے نزدیک اس انتہا پرستی کا ذمہ دار پاکستان کا ملاں ہے۔ اگر پاکستان کا ملاں نہ ہوتا تو ناممکن تھا کہ ہندوستان میں مذہبی جاہلیت اس زور کے ساتھ سر اٹھاتی۔ امر واقعہ یہ ہے کہ ۱۹۵۳ء کے فسادات کی تحقیق کے دوران اس وقت جو تحقیقی کمیشن کے دو بڑے منصف تھے جن کا تعلق پاکستان کی سپریم کورٹ سے تھا یعنی جسٹس منیر اور جسٹس کیانی، یہ دونوں بہت بلند عالمی شہرت کے مالک اور ایسے جج تھے جن کے متعلق تمام دنیا میں ان کی قانون دانی ہی کو قدر کی نگاہ سے نہیں دیکھا گیا بلکہ ان کی ذات کی عظمت، ان کی شرافت، ان کی بلند اقدار کی بھی ہمیشہ عزت کی گئی ہے۔ کبھی ان کے اوپر کوئی طعن کا داغ آپ لگتا ہوا نہیں دیکھیں گے۔ بڑے صاحب فراست تھے اور عدلیہ کے مضمون کو خوب سمجھتے تھے۔ انہوں نے جو ۱۹۵۳ء کے فسادات کی تحقیق کا مطالعہ کیا تو یہ سمجھ گئے کہ ملاں بہت بڑے فساد کی طرف ہمیں ہی نہیں بلکہ ہندوستان کو بھی لے جا رہا ہے۔ چنانچہ معین طور پر ہر مولوی سے یہ سوال کیا گیا کہ دیکھو تم کہتے ہو اسلام کی بالا دستی کے نام پر تمہیں حق ہے کہ شریعت کو جیسا تم سمجھو، خواہ اس شریعت کو قبول کرنے والا اس سے اختلاف بھی رکھتا ہو اور قرآن ہی کے حوالے سے شریعت کو کچھ اور سمجھتا ہو، مگر تمہیں حق ہے کہ تم جیسا شریعت کو خود سمجھتے ہو دوسرے پر اسی شریعت کو ٹھونسو خواہ وہ انصاف کے تقاضوں کے خلاف بات ہو۔ انہوں نے کہا ہاں بالکل ہمیں حق حاصل ہے۔ ایک نے بھی نہیں کہا کہ نہیں ہمیں حق حاصل نہیں۔ ہر ایک کی شریعت کا تصور مختلف تھا۔ ہر ایک نے یہ اقرار کیا اور بڑے زور اور فخر کے ساتھ سر بلند کرکے کہا ہاں ہمیں اختیار ہے ہم شریعت کو زیادہ سمجھتے ہیں اور جو سمجھتے ہیں خدا کے نام پر اسے جاری کرنے کا ہمیں حق ہے اور یہ ہمارا دستوری اور جمہوری حق ہے، صرف مذہبی حق نہیں۔

اس کے جواب میں ہمیشہ ان سے یہ سوال کیا گیا کہ اگر یہ جمہوری اور بنیادی حق ہے، محض اسلام سے اس کا تعلق نہیں تو کیا آپ ہندوستان کے ہندوؤں کو یہ حق دیں گے کہ وہ اپنے مذہب میں خصوصیت سے منوسمرتی کے حوالے سے وہ قوانین مسلمانوں پر جاری کریں جو ہر غیر ہندو پر جاری کرنے کا ان کا مذہبی حق ہے۔ اور ان تمام بنیادی حقوق سے مسلمانوں کو محروم کردیں جو ہندو مذہب کی انتہا پسند کتابیں مسلمانوں کو دینے پر آمادہ نہیں ہیں یا کسی غیر ہندو کو دینے پر آمادہ نہیں ہیں۔ ہر مسلمان مولوی کا یہ جواب تھا ”ہاں یہ حق حاصل ہے“۔ اس پر انہوں نے کہا کہ تمہیں کوئی خدا کا خوف نہیں ہے، ذرا بھی حس نہیں کہ کروڑوں مسلمان تم ہندوستان میں پیچھے چھوڑ کے آئے ہو۔ یہاں تم ایسا ظالمانہ مؤقف اختیار کروگے تو کل ان پر کیا بنے گی۔ ان کے خون کی ہولی کھیلی جائے گی اور تم ذمہ دار ہوگے۔ کیونکہ تم نے جو اپنی ٹیڑھی سوچ کو شریعت کے نام پر پاکستان میں نافذ کرنے کی کوشش کی ہے یہی کوشش کل ان پر ایک مذہبی جنون طاری کردے گی اور تمہیں جو مذہبی آزادی کا تصور ہے کہ تم آزاد ہو اور ہر دوسرا غلام ہو یہی مذہبی آزادی کا تصور لے کر ہندو اٹھیں گے اور ہندوؤں کے سوا ہر دوسرا شہری ہندوستان کا ان کا غلام ہو جائے گا۔ اور ایسے ظلم کئے جائیں گے جو تمہاری شریعت میں تصور بھی نہیں کئے جاسکتے۔ مودودی صاحب نے، مجھے اچھی طرح یاد ہے، یہ جواب دیا ہاں میں خوب سمجھتا ہوں اور اس کے باوجود میں اس مؤقف پر قائم ہوں۔ بےشک کریں ان کا حق ہے۔ ہمارا بھی ایک حق ہے، ان کا بھی حق ہے۔

یہ باتیں ہیں جو ۱۹۵۳ء میں دانشور، چوٹی کے عدلیہ کو سمجھنے والے وہ جسٹس، وہ جج جن کا مرتبہ تمام ہندوستان میں مانا گیا انہوں نے اس وقت محسوس کرلیا تھا کہ یہ انتہا پسند ملاں صرف پاکستان ہی کو نہیں پورے ہندوستان کو کس سمت میں لے جا رہے ہیں اور آخر اس کا انجام کیا ہوگا۔ تو آج دسویں تاریخ کو جمعہ کو جو یہ اعلان ہو رہے ہیں یہ لازماً کوئی گہرا پیغام لے کر آئے ہیں۔ ان کو معمولی سمجھ کر ایک اتفاقی ہونے والا الیکشن سمجھ کر نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ جب میں نے یہ خبریں پڑھیں تو سارا پس منظر میری آنکھوں کے سامنے آگیا جس سے میں واقف تھا کہ اس طرح مولوی کی سازش سے اسلام کے نام پر ظلم کئے جانے تھے اور ان مظالم کی بازگشت کی صدا لازماً ہندوستان سے آنی تھی اور اس کے ذمہ دار یہ لوگ ہیں۔ اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے چوٹی کے ججوں نے اس زمانے میں اس بات کو بھانپ لیا اور گویا ایک پیشگوئی کردی کہ تم ایسا کروگے تو پھر اس کے لئے تیار رہو۔

آج وہ دن چڑھا ہے جس میں ہندوستان کے مسلمانوں کو یہ ظلم کا دور دیکھنے کی بدنصیبی بھی نصیب ہوئی ہے۔ پہلے ہی ہندوستان کے مسلمانوں پر بہت ظلم ہوتے رہے ہیں، ابھی بھی ہو رہے ہیں۔ لیکن جب یہ ظلم مذہب کے نام پر قانون بن کر کئے جائیں تو بظاہر انفرادی طور پر بھیانک نہ بھی دکھائی دیں قوموں کی روح کچلی جاتی ہے۔ ایک بڑے وسیع پیمانے پر قوم قتل کی جاتی ہے۔ اب یہ جو قومی قتل ہے یہ انفرادی قتل اور انفرادی ظلم سے بہت زیادہ سنگین بات ہے۔ ہندوستان میں مسلمان پہلے ہی اپنے حقوق کی جنگ لڑنے کی کوشش کر رہا ہے۔ لیکن جب ان کی تمام تہذیبی اقدار کو یکسر پامال کردیا جائے گا اور اس قانونی حق سے محروم کردیا جائے گا کہ اسلام ایک مذہب ہے جسے اختیار کرنے کی جیسا کہ مسلمان سمجھتے ہیں ان کو اجازت نہیں۔ تو پھر جو بھیانک نقشہ نمودار ہوگا اس کا آپ اس وقت تصور بھی نہیں کرسکتے۔ احمدی اس دور سے گزرے ہیں۔ احمدی جانتے ہیں کہ پھر ایسے دلوں پر کیا گزرتی ہے جن کے بنیادی مذہبی حقوق ان سے چھین لئے جائیں اس نام پر کہ ہم جو مذہب کا مطلب سمجھتے ہیں ہمیں حق ہے کہ اس کے مطابق عمل کریں۔ تم جو مذہب کا مطلب سمجھتے ہو تمہیں حق نہیں ہے کہ اس کے مطابق عمل کرو کیونکہ تم ایک اقلیت ہو۔

بالکل یہی دلیل ہے سو فیصد، جس کے نتیجے میں اس پارٹی نے بعض دوسری باتوں سے تو توبہ کی ہے مگر اس بات سے توبہ نہیں کی اور فتح کے بعد بھی قائم ہے اس بات پر۔ اور الیکشن میں قوم سے یہ وعدہ کیا تھا کہ مسلمانوں کو جو حقوق اپنے مذہب پر عملدرآمد کے دیئے گئے تھے ہم وہ سارے حقوق واپس لے لیں گے۔ کیونکہ ایک ملک میں دو مذہبی حکومتیں جاری نہیں ہوسکتیں۔ تو یہ تو ابھی آغاز ہے آگے آگے دیکھئے کہ ہوتا کیا ہے۔ پس بہت ہی تاریخ ساز دور میں ہم داخل ہوئے ہیں جو تاریخ ساز بھی ہے اور جس کا آغاز بہت ہی بھیانک ہے اور بہت ہی دل پر ایک لرزہ طاری کرنے والا آغاز ہے۔ لیکن جن کی آنکھیں ہیں وہ دیکھیں گے جن کی آنکھیں نہیں ہیں وہ اندھے مارے جائیں گے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ پاکستان کو اب بھی یہ ضرورت ہے کہ اپنے حالات پر نظر ثانی کرے۔ مذہب کے نام پر ظلم اول تو بہت بڑی جہالت ہے مگر چونکہ خدا کے نام پر کیا جاتا ہے اس لئے خدا تعالیٰ کبھی ایسے لوگوں کو بےسزا نہیں چھوڑا کرتا۔ لمبے عرصے تک ایسی قوموں کو سزائیں ملتی ہیں اور وہ ان سزاؤں میں پیسے جاتے ہیں۔

یورپ کی تاریخ میں سپین کا تجربہ ہمارے سامنے ہے۔ سپین میں عیسائیت کے نام پر اور عیسائیت کی سربلندی کے نام پر پہلے مسلمانوں پر ظلم کئے، پھر یہود پر ظلم کئے، پھر عیسائیت کے دوسرے فرقوں پر ظلم کئے۔ اور اس دن کے بعد سے یہ عظیم ملک جو پہلے بہت عظیم تھا ایسا تاریکی میں ڈوبا ہے کہ آج بھی یورپ کا سب سے پیچھے رہ جانے والا ملک ہے۔ یہ سوال اٹھتے رہے ہیں، دانشور اس پر گفتگو کرتے رہے ہیں کہ آخر کیا وجہ ہے کہ سپین کی قسمت میں ایک بدنصیبی گویا لکھ دی گئی ہے۔ سارا یورپ ترقی کر رہا ہے اور یہ سب سے پیچھے رہ گیا ہے۔ اور یہی نہیں بلکہ سپینش اثر جہاں جہاں پہنچے ہیں ان سب کو ہی یہ ملک لے ڈوبا ہے۔ LATIN AMERICA جس کو کہتے ہیں وہ دراصل سپینش امریکہ ہے۔ یعنی سپین کے نفوذ والا وہ جنوبی امریکہ جس پر شروع سے ہی سپین کا تسلط رہا اور اب بھی وہاں سپینش طرز فکر کی حکومت ہے۔ اور معدنیاتی ذرائع کا جہاں تک تعلق ہے وہ اللہ تعالیٰ نے جنوبی امریکہ کو شمالی امریکہ سے کم عطا نہیں فرمائے۔ بہت ہی غیر معمولی طور پر زرخیز بھی ہے اور معدنیاتی دولتیں بھی اس کو عطا فرمائی گئی ہیں لیکن دنیا کے غریب ترین ممالک میں شمار ہوتا ہے۔ اس پہلو سے کہ جتنا قرضہ سارے جنوبی امریکہ نے عالمی بینک اور دوسرے اداروں کا دینا ہے اگر ان کی ساری زمینیں بھی بک جائیں تو وہ قرض ادا نہیں ہو سکتا۔ اس کی RE-SERVICING میں ان کی ساری دولت خرچ ہو رہی ہے یعنی جو DEBT RE-SERVICING کہلاتی ہے، قرضہ اتارنے کے لئے توفیق نہیں ہوتی بالآخر سود دینے کی بھی توفیق نہیں رہتی۔ جنوبی امریکہ کی

BUYING GROUP FOR GROCERS
AND C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TELEPHONE
0181-478 6464 . 0181-553 3611

حکومتیں وہ قرضے کا سود اتارنے میں ہی اس وقت مصروف ہیں اور ان کو اصل زر اتارنے کی توفیق ہی کوئی نہیں، نہ ہوسکتی ہے، نہ کوئی نظر آتی ہے۔ لوگ جو دانشور اس سوال پر غور کرتے ہیں اپنی کتابوں میں لکھ چکے ہیں کہ بنیادی وجہ اس کی یہ ہے کہ سپین نے اس دور میں جو مظالم کئے تھے خصوصیت سے وہ مسلمانوں کے مظالم کو تو نظرانداز کر دیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں یہود پر جو مظالم کئے تھے وہ ان کو بہت مہنگے پڑے ہیں۔ لیکن ظلم خواہ یہود پر ہو یا ہنود پر ہو یا مسلمانوں پر ہو ظلم، ظلم ہی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ قانون ہے کہ وہ ظالم کو ضرور اس کے ظلم کی سزا دیتا ہے، جلد پکڑتا ہے یا بدیر پکڑتا ہے پکڑتا ضرور ہے۔ پس یہ جو تاریخی جرائم ہیں ان کا جرائم کا دور بھی لمبا ہوا کرتا ہے اور پکڑ کا دور بھی بعض دفعہ بہت دیر میں آتا ہے۔ بعض دفعہ قومیں ان واقعات کو بھول بھی جاتی ہیں مگر اللہ تعالیٰ نہیں بھولتا۔

"قرض ہے واپس ملے گا تجھ کو یہ سارا ادھار"

یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو اعلان ہے یہ قرآنی صداقتوں پر مبنی ہے۔

انقلاب جو بھی رونما ہوں گے ضرور ہے کہ دکھوں سے ہم گزریں اور ابتلاؤں میں گھیرے جائیں مگر جماعت احمدیہ کا جہاں تک تعلق ہے ہمارا خدا کبیر بھی ہے اور متعال بھی ہے اور انجامکار ہمارے لئے ہرگز نہ مایوسی ہے، نہ ناکامی ہے۔

پس جب تم نے ایک ظلم کا دور خدا کے نام پر ظلم شروع کیا اور خدا کے ان بندوں کو جن کو سب سے زیادہ اسلام سے محبت تھی سب سے زیادہ عشاق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم تھے اسلام کے دشمن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی گستاخی کرنے والوں کے طور پر مجرم بنا بنا کر عدالتوں میں پیش کیا تو کیسے تم خدا کی پکڑ سے اور اس کے غیظ سے بچ سکتے ہو۔ یہ قانون بن گیا ہے۔ انفرادی طور پر تو احمدیت کو عادت ہے ہمیشہ ہی مظالم دیکھتی رہی ہے اور کبھی کسی جگہ کوئی شکایت نہیں ہوئی۔ ہم جانتے ہیں کہ مذاہب کی تاریخ میں انفرادی طور پر مذہبی جماعتوں کو مظالم کا نشانہ بنایا جاتا ہے، قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔ شروع سے ہی ہم دیتے آئے ہیں۔ مگر جب حکومت قانون سازی کے ذریعے ظلم شروع کرتی ہے تو پھر قوموں کے قبضہ اختیار میں یہ بات نہیں رہتی۔ اس وقت ان کی قوم کی زندگی اور سلامتی پر حملہ ہوتا ہے۔ یہ وہ مضمون ہے جو فرعون کے حوالے سے قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے اور کسی اور حوالے سے اس طرح بیان نہیں فرمایا۔ فرعون نے قانون سازی کرکے بنی اسرائیل کو ہمیشہ کے لئے زندگی کے حقوق سے محروم کرنے کی کوشش کی تھی اور قانون سازی کے ذریعے ان کی قومی صلاحیتوں کو کچل کے رکھ دیا تھا۔ ان کے مردوں کو عورتیں بنا دیا تھا یعنی وہ مردانہ صفات جو مقابلہ کی طاقتیں ہیں ان کو کچل کے رکھ دیا، ان کے اندر کوئی دم خم باقی نہیں رہنے دیا۔ یہی وہ کوشش تھی جس کے جواب میں خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا اور موسیٰؑ کی کامیاب جد و جہد کے بعد بالآخر الٰہی تقدیر سے فرعونیت ناکام ہوئی ہے، نہ کہ انسانی تدبیر سے۔ حضرت موسیٰؑ اور آپ کے ماننے والوں میں تو کوئی طاقت نہیں تھی۔

پس اللہ تعالیٰ نے پاکستان میں جماعت کو جو سرخروئی عطا فرمائی ہے۔ بڑی کامیابی اور ہمت کے ساتھ ان حملوں کو پسپا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے، ان قوانین کو نامراد رکھنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ تمام تر حکومت کی کوششوں اور سخت مظالم کے باوجود احمدیت کا نام مٹانے کی بجائے احمدیت کو پاکستان میں پہلے سے زیادہ پیوستہ کر گئے ہیں۔ یہ وہ توفیقات ہیں جو خدا کی طرف سے اترا کرتی ہیں۔ بندوں کے بس کی بات نہیں ہے۔ ورنہ دنیاوی تاریخ میں تو جب بھی ممالک نے قانون سازی کے ذریعے بعض قوموں کو کچلنے کی کوشش کی ہمیشہ کچل دیا۔ نازی جرمنی کے سامنے ان یہود کی کیا حیثیت تھی جو ہٹلر کی قانون سازی سے پہلے تمام جرمنی پر ایک غیر معمولی طاقت اور رعب رکھتے تھے۔ تمام جرمنی کی اقتصادیات ان کے قبضے میں تھیں۔ تمام جرمنی کی سیاست سے وہ کھیل رہے تھے۔ اور لوگ یہ سمجھتے تھے کہ یہود کی آئندہ تاریخ جرمنی سے وابستہ ہوچکی ہے۔ جرمنی کے ذریعے یہ تمام دنیا پر قبضہ کریں گے۔ لیکن جب ایک حکومت اٹھی ہے اور قانون سازی کی ہے تو دیکھیں کچھ بھی باقی نہیں رہا۔ ساری طاقتیں انکی ٹوٹ گئیں۔ سائنس پر قبضہ تھا تو سائنس دانوں کو نکال کر باہر پھینکا اور کوئی پرواہ نہیں کی۔ آرٹ پر قبضہ تھا، میوزک پر قبضہ تھا، تصویر کشی، بت بنانے پر بھی انہی کا قبضہ تھا۔ اور بتوں کی تصویریں کھینچنے پر بھی انہی کا قبضہ تھا۔ وہ جو فائن آرٹس کہا جاتا ہے اس پر بھی یہی قوم قابض تھی۔ فلسفے پر یہ قوم قابض تھی۔ سیاست پر یہ قوم قابض تھی۔ تمام تعلیمی اداروں پر ان کا قبضہ تھا۔ تمام PROFESSIONS پر ان کا قبضہ تھا۔ ڈاکٹر بھی یہی چوٹی کے تھے۔ سرجن بھی یہی چوٹی کے تھے۔ سائنسدان بھی یہی تھے اور اقتصادیات کے ماہرین بھی یہی اور اقتصادی دولتوں پر قابض بھی یہی تھے۔ لیکن دیکھیں حکومت کے سامنے کچھ پیش نہیں گئی۔ تو قانون سازی ایک بہت بڑی طاقت ہے۔ اور جب قانون سازی کے ذریعے کسی قوم پر مظالم کئے جائیں تو پھر اس کا کوئی جواب اس قوم کے پاس نہیں رہتا سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو اور وہ ان کی حمایت میں کھڑا ہو جائے۔

پس ہندوستان میں اب یہ ہوا ہے۔ ایک ایسی حکومت کے آنے کا احتمال پیدا ہوگیا ہے جو حکومت قانون سازی کے ذریعے مسلمانوں کا عرصہ حیات تنگ کرنے پر تلی بیٹھی ہے۔ وہ قانون سازی کے ذریعے اسلام کے سارے تاریخی نشان مٹا دینے کا تہیہ کرکے آ رہی ہے۔ وہاں وہ سابقہ باتیں جو کسی زمانے میں بعض مسلمان بادشاہوں کی یادگاریں تھیں ابھی بھی ان کو نظرانداز کرکے فضائی پولوشن (Polution) کا نشانہ بننے دیا گیا ہے ان کے حلئے بگاڑ دیئے گئے ہیں۔ مگر یہ اتفاقی باتیں ہیں۔

جو میں دیکھ رہا ہوں آگے آنے والی باتیں اگر بی۔جے۔پی کو حکومت نصیب ہوگئی جو ابھی تک تو لٹکا ہوا معاملہ ہے یقینی طور پر نہیں کہا جاسکتا، تو پھر دیکھیں کہ وہاں کس تیزی سے کیسے گہرے اور دیرپا اثر کرنے والے واقعات رونما ہوں گے۔ اور اس پہلو سے مسلمانوں کو ہر جگہ اپنے کردار، اپنے اعمال، اپنے نظریات پر نظر ثانی کرنی چاہئے۔ مذہب کے نام پر کسی دوسرے انسان کا حق سلب کرنے کی دنیا کا کوئی مذہب اجازت نہیں دے سکتا۔ اگر دیتا ہے تو جھوٹا ہے۔ تو اسلام کو جھوٹے مذاہب کی صف میں کیوں لا کھڑا کیا ہے۔ اسلام تو انصاف کا ایسا علمبردار ہے کہ دنیا کی کسی مذہبی الٰہی کتاب میں انصاف کی حمایت میں ایسے عظیم الشان احکام موجود نہیں ہیں، ایسی واضح تعلیمات موجود نہیں ہیں جیسی قرآن کریم میں ہیں۔ مذہبی حکومت، مذہبی حکومت کا شور ڈالا ہوا ہے ان مولویوں نے اور قرآن کریم پڑھ کے دیکھیں وہاں کسی مذہبی حکومت کا ذکر ہی نہیں ملتا۔ صرف ایک مذہبی حکومت کا تصور ہے اس کے سوا سارے قرآن میں دوسری مذہبی حکومت کا کوئی تصور نہیں۔ "**و اذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل**" اے مسلمانو تمہارے لئے ایک ہی قانون ہے حکومت کا اس کے سوا اور کوئی نہیں۔ اگر تم حکومت میں آ جاؤ اگر حکومت کی باگ ڈور تمہارے سپرد کی جائے "**ان تحکموا بالعدل**"۔ عدل سے حکومت کرنا ہوگی۔ عدل کے تقاضوں کو چھوڑ نہیں سکتے۔ اب عدل تو توازن کو کہتے ہیں۔ عدل کے تصور کے ساتھ یہ تصور اکٹھا بیک وقت زندہ رہ ہی نہیں سکتا کہ عدل کے تقاضے ایک مذہب والے کو زیادہ سیاسی یا اقتصادی حقوق دیں اور دوسرے مذہب والے کو کم سیاسی یا اقتصادی حقوق دیں۔ CIVIL RIGHTS تو تمام شہریوں کا برابر کا حق ہے۔ اور عدل اور CIVIL RIGHTS یعنی شہری حقوق میں تفریق بیک وقت یہ دو چیزیں رہ ہی نہیں سکتیں۔ تو ایسے جاہل لوگ ہیں جو اس وقت ہمارے مذہب کی سیاست پر قابض ہیں کہ خدا کے نام پر ناانصافی کی تعلیم دیتے ہیں اور کہتے ہیں اسلام کی یہ تعلیم ہے، اسلام مسلمانوں کو حق دیتا ہے کہ اپنے لئے جتنے حقوق چاہے اسلام کے نام پر لے اور دوسرے کو جتنے حقوق سے چاہے محروم کرے مگر ہو اسلام کے نام پر، دنیا کے نام پر نہیں۔ یہ تو ناجائز بات ہے۔ خدا کے نام پر جتنے مظالم کرنے ہیں کرلو، جب وہ کھلی چھٹی دیتا ہے تو تمہیں کیا تکلیف ہے۔ قتل و غارت کرو، خون بہاؤ، گھر لوٹو، لوگوں کو اپنے وطن سے بےوطن کرو، جیلوں میں ٹھونسو، جھوٹے مقدمات بناؤ مگر دیکھو یاد رکھنا خدا کے مقدس نام پر بنانا ورنہ خطرناک بات ہے۔ تو اس تقدس کی حفاظت جس قوم کو نصیب ہو جائے جس کا تصور ہی تقدس سے خالی ہے تو ایسی جاہلانہ مذہبی حکومت ظاہر ہوتی ہے جس کے ساتھ ملک کا تمام امن و امان اٹھ جاتا ہے اور ملک کی گلی گلی سے ناانصافی کے واویلوں کی آوازیں سنائی دیں گی۔ یہ کر بیٹھے ہو اپنے ملک میں۔ اور تمہاری بدبختی ابھی تمہیں دکھائی نہیں دے رہی۔ یہ کچھ کر بیٹھے ہو یہاں اور اب اگلے ملک میں کروانے کے انتظام کروا رہے ہو۔ تم ذمہ دار ہو اور خدا کے حضور تم ذمہ دار ہو، تم نے خدا کے نام پر اور اسلام کے نام پر سب سے زیادہ اسلام پر، خدا پر ظلم کئے اور اس کے بندوں پر ظلم کئے۔ اب یہی طریق کار مظالم کے تمہاری ہمسایہ قوم نے سیکھ لئے ہیں جو تعداد میں تم سے زیادہ ہے اور وہاں ابھی بھی اتنی تعداد میں مسلمان موجود ہیں کہ تقریباً پاکستان کی آبادی کے برابر ہندوستان کے مسلمانوں کی تعداد ہے۔

تمہیں تو کچھ نصیب ہوگا یا نہیں اور میں جانتا ہوں کہ کچھ نصیب نہیں ہوگا مگر ان کے نصیب مارے گئے جو تمہارے ہم مذہب، اسی خدا کو ماننے والے، اسی رسول کے عشاق تو ضرور ہیں خواہ عشق کے تقاضے پورے کریں یا نہ کریں جس خدا کو تم مانتے ہو جس رسول کے عشق کا تم دم بھرتے ہو۔ ان کے ساتھ اگر کوئی ظلم ہوا تو تم ذمہ دار ہو۔ اور اس ذمہ داری میں مرنے کے بعد تو جو ہوگا وہ تو اللہ جانتا ہے کہ تم سے کیا سلوک ہوگا مگر تاریخ بھی تمہیں کبھی معاف نہیں کرے گی۔ ہمیشہ اگر ہندوستان پر لعنتیں ڈالی گئیں تو ہندوستان سے گزر کر تم پر پڑیں گی کہ تم وہ بدبخت لوگ ہو جنہوں نے ان مظالم کا آغاز کیا تھا۔ اس لئے کوئی معمولی واقعہ نہیں ہے جو آج ہوا ہے۔ یہ ایک بہت ہی خطرناک آئندہ رونما ہونے والی تبدیلیوں کا آغاز ہے۔ ایسی تبدیلیاں ہیں جن کی داغ بیل رکھی جاچکی ہے۔ اور اس وقت اس صورت حال میں جماعت احمدیہ پر سب سے زیادہ یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ محض اپنی برتری دکھانے کے لئے کہ دیکھو

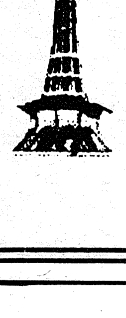
Earlsfield Properties
Landlords & Landladies
Guaranteed rent
Your properties are urgently required.
Ring : 0181-265-6000

خدا نے ہمیں سچا کر دکھایا ہرگز کمینگی کا مظاہرہ نہ کریں۔ ہماری قدر مشترک ہے۔ اسلام کی تہذیب، اسلام کے تمدن، اسلام کی طرز زندگی پر حملہ ہونے والا ہے۔ یہاں کسی مسلمان یا کسی مولوی کی بات نہیں ہو رہی۔ وہ حملہ ہے جو مجھے دکھائی دے رہا ہے اور اس میں جماعت احمدیہ کو قربانیوں کی صف میں آگے بڑھنا ہوگا۔ ہر قیمت پر اس کے خلاف آواز بلند کرنی ہوگی، اپنے ملک میں بھی اور اس دوسرے ملک میں بھی۔ دونوں جگہ اگر کوئی عقل اور نصیحت کی بات کے ذریعے انقلاب برپا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہے۔ اس لئے کہ سچی جماعت ہے۔ اس لئے کہ اخلاص کے ساتھ بات کرتی ہے۔ انصاف کے ساتھ بات کرتی ہے۔ اور اخلاص اور انصاف میں اگر آغاز میں طاقت نہ بھی ہو تو اس کی ذات میں یہ طاقت ہے کہ وہ بڑھتا جاتا ہے۔ اس کی ذات میں غلبے کی طاقت موجود ہے۔

سوائے بربادی کے مذہبی انتہا پسندوں نے کبھی دنیا کو کچھ نہیں دیا۔

پس اس پہلو سے جماعت احمدیہ کو سب سے پہلے دعاؤں کی طرف متوجہ ہونا چاہئے اور پھر یہ یقین ہمیشہ اپنے دل میں قائم رکھنا چاہئے کہ انقلاب جو بھی رونما ہونگے ضرور ہے کہ دکھوں سے ہم گزریں اور ابتلاؤں میں گھیرے جائیں۔ مگر جماعت احمدیہ کا جہاں تک تعلق ہے ہمارا خدا کبیر بھی ہے اور متعال بھی ہے اور انجام کام ہمارے لئے ہرگز نہ مایوسی ہے، نہ ناکامی ہے۔ مگر رستوں کی تکلیفیں تو بہرحال رستے میں آئیں گی۔ سربلندیوں کے دعوے کا یہ مطلب تو نہیں کہ تم چڑھائیاں چڑھو اور تمہیں کوئی تکلیف نہ اٹھانی پڑے۔ چڑھائیوں کے اپنے کچھ آزار ہوا کرتے ہیں ان آزار میں سے تو گزرنا پڑتا ہے۔ پس اس پہلو سے دعائیں کرتے ہوئے آگے بڑھیں اور نصیحت کے ذریعے قوم کو دکھانا شروع کریں کہ کیا ہو رہا ہے۔

ہندوستان کے احمدیوں کا فرض ہے کہ تمام سیاسی سطح پر خواہ وہ مقامی ہو یا وہ ملکی ہو، ضلعی ہو یا صوبائی ہو، ہر سطح پر دانش وروں سے ملاقاتیں کریں، ان کو بتائیں کہ کیا کیا ظلم ہونے والے ہیں۔ ہندوستان اور پاکستان کے جو اقتصادی حالات ہیں وہ اس قسم کے ظالمانہ دور کو برداشت ہی نہیں کرسکتے۔ سب کچھ مٹ جائے گا۔ نہ ہندو کو فتح ہوگی نہ مسلمان کو ہوگی۔ سوائے بربادی کے مذہبی انتہاء پسندی نے کبھی بھی دنیا کو کچھ نہیں دیا۔ ان کو سمجھائیں کہ پاکستان سے نصیحت پکڑو عبرت حاصل کرو دیکھتے نہیں وہاں کیا ہوا ہے اور کس حال میں قوم پہنچ گئی ہے۔ بھائی بھائی سے الگ ہوگیا، گھر گھر ڈاکے پڑنے لگے۔ نہ عورت کی عزت محفوظ، نہ بچیوں کی عزت محفوظ، نہ بیٹوں کی، نہ باپوں کی، گلی گلی ظلم کے ناچ ہونے لگے اور کسی گھر میں کوئی امن باقی نہیں رہا۔ پولیس کی وردیوں میں ڈاکو نکلتے ہیں اور جو پولیس کی وردیوں میں بیٹھے ہوئے ہیں وہ بھی ڈاکوؤں سے کم نہیں ان کا بس چلے تو سب کچھ لوٹ لیتے ہیں۔ ایسی خوفناک صورتحال ہے اخلاقی لحاظ سے کہ جو رپورٹیں بھی مجھے ملی ہیں قتل کے مقدمات کے تعلق میں وہ کہتے ہیں کہیں قتل ہو سہی پھر دیکھو تھانے داروں کی کیسی چاندی ہوتی ہے۔ سارا جو عملہ ہے تھانے کا اس میں ایک سنسنی سی ہو جاتی ہے گویا عید کی خبر آئی ہے۔ اور پھر وہ دونوں فریق سے زیادہ سے زیادہ لوٹنے کے لئے ہر قسم کے ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں۔ اور اگر کوئی غریب اس موقع پر جہاں بےچاروں پر پہلے ہی قتل پڑ چکا ہے، اگر جھوٹا قتل پڑا ہوا ہے پولیس کی پوری خدمت نہ کریں تو پھر وہ ان پر ایسا پکا قتل کا مقدمہ باندھتے ہیں کہ معصوم گردنیں پھانسیوں کے حوالے کردی جاتی ہیں اور کسی کو کوئی حس نہیں ہے۔ یہ ایک دفعہ نہیں، دو دفعہ نہیں، سینکڑوں مرتبہ پاکستان میں ہوچکا ہے کہ پولیس کو خوش نہ کرسکے تو ایک معصوم آدمی کی گردن پھانسی کے حوالے کردی گئی۔ اور جو ظالم ہے اس کو تو پیسے دینے کی عادت ہی ہے۔ اسے تو جو رشوت خور ہے بہت خوش رہتا ہے کیوں کہ جو جائیدادیں بیچ کر دیتے ہیں ان کو پتہ لگتا ہے کہ کیا تکلیف ہے رشوت دینے کی۔ جو جائدادیں غصب کرکے رشوت دیتے ہیں ان کو کیا تکلیف ہے۔ آج ایک جائداد لوٹی ہے کل پولیس کی مدد سے دوسری جائداد لوٹ لیں گے اور ان کے ہاں کمی نہیں آتی۔ سیاست میں بھی جب سیاست گندی ہو جائے یہی کچھ ہوتا ہے۔ وہ خرچ کرتے ہیں، بڑا بڑا خرچ کرتے ہیں، مگر جانتے ہیں کہ سارے خرچ ہم نے ایک دفعہ سیاست میں کامیاب ہو جائیں تو انہی لوگوں سے نکالنے ہیں۔ وہ جو انتخاب سے پہلے منتخب ہونے والے امیدواروں سے پیسے لیتے ہیں یہ تو چند دن کی بات ہوتی ہے۔ پھر عرصہ انتخاب پانچ سال ہے تو پانچ سال ان لوگوں کو منتخب کو پیسے دینے پڑتے ہیں اور کئی کئی گنا واپس کرنے پڑتے ہیں۔ ہر روز کوئی نہ کوئی کام کسی بےچارے کو نکل آتا ہے، کبھی پٹواری سے نکل آیا، کبھی تھانے دار سے نکل آیا، کبھی افسر مال سے نکل آیا، کبھی ڈپٹی کمشنر سے اور اس منتخب امیدوار کے گھر کے دروازے کھٹکتے ہیں اور ہر خدمت کی قیمت ہوتی ہے اور قیمت کے بغیر خدمت لی ہی نہیں جا سکتی۔ تو جہاں اقتدار کو دولت کا ذریعہ بنا لیا جائے، جہاں اقتدار کو ظلم کا ذریعہ بنا لیا جائے ایسے ملک میں امن کیسے ہو سکتا ہے اور اسلام وہاں کیسے گھس سکتا ہے۔ اسلام تو ایسے ملک میں جھانکتا تک نہیں اور نام اسلام کا لے رہے ہیں۔

اگر یہ نصیحتیں نہیں سننی، اگر ان پر عمل نہیں کرنا جو میں تمہیں دکھا رہا ہوں، تم جانتے ہو کہ سچ ہے، ایک ایک لفظ سچ ہے۔ اگر یہ دیکھنے کے باوجود اپنے اخلاق میں اور اپنے اعمال میں تبدیلی نہیں کرنی تو خدا کے واسطے خدا کا نام لینا تو چھوڑ دو۔ جھک مارنی ہے تو کسی اور نام پر مارو اسلام کے نام پر نہ مارو۔ محمدؐ رسول اللہ کے نام پر ظلم نہ کرو۔ یہ سب سے بڑا ظلم ہے جو میں نے کہا تھا کہ رسول پر بھی کر رہے ہیں اور خدا پر بھی کر رہے ہیں اور اس کی سزا ضرور ملے گی۔ کس طرح ملے گی اللہ بہتر جانتا ہے۔ کچھ تو مل رہی ہے وہی اتنی زیادہ ہے کہ جو جاتے ہیں وہ پر پھڑپھڑاتے ہوئے پاکستان سے نکلتے ہیں۔ کہتے ہیں ہم نے جو دیکھا تھا کچھ اور تھا یہ تو کچھ اور ہی بن چکا ہے۔ نہایت ہی بھیانک نقشے لے کر آتے ہیں جو ہمیں بتاتے ہیں اور تعجب ہوتا ہے کہ یہ قوم پھر کس طرح زندہ ہے۔ غربت کا حال یہ ہے کہ دن بدن دولت جو ہے چند نہیں بلکہ چند سو یا چند ہزار خاندانوں میں اکٹھی ہو رہی ہے۔ اور جو سڑکوں پر پلنے والا غریب ہے اس کا کوئی حال نہیں۔ کوئی پرسان حال نہیں۔ قیمتیں بڑھ رہی ہیں۔ اور غریب کو تو قیمتوں کے خلاف احتجاج کرنے کی بھی طاقت نہیں ہے۔ اگر طاقت ہے تو ان کو جن کے پاس اپنی غربت کو دور کرنے کے لئے دوسرے ذرائع بڑی کثرت سے موجود ہیں۔

یہ عجیب واقعہ ہوا ہے ابھی کہ پاکستان کے کلرکوں نے احتجاج کیا اور سڑکوں پر نکل آئے اور بھوک کے خلاف احتجاج تھا اس لئے قمیصیں اتار کر باہر نکلے۔ اور آپ حیران ہوں گے دیکھ کر اتنے موٹے موٹے پیٹ ہیں ان تصویروں میں کہ آدمی دنگ رہ جاتا ہے۔ بھوک کے خلاف ایسا احتجاج کبھی انسانی تاریخ میں نہیں کیا گیا ہوگا۔ بڑے بڑے موٹے پیٹ والے کلرک سڑکوں پہ نکلے ہوئے ہیں، پیٹ سے کپڑے اٹھائے ہوئے کہ دیکھو جی ہم بھوکے۔ وہ بھوکے نہیں بھوکا بنانے والے لوگ ہیں۔ ہر کام جو کرتے ہیں غریب کا پیسے لے کر کرتے ہیں۔ پیٹ کے کپڑے تو ان غریبوں کو اٹھانے چاہئیں جن کو گھروں سے نکلنے کی طاقت نہیں ہے۔ وہ گولیوں کا نشانہ بنائے جائیں تو کوئی ان کا حامی و ناصر نہیں، کوئی ان کے ظلموں کا حساب لینے والا نہیں ہے یعنی ان پر ظلم کرنے والوں کا حساب لینے والا نہیں ہے۔ یہ ملک اس حال کو پہنچا ہوا ہے اوپر سے لڑائی کی تیاریاں۔ اوپر سے ہندوستان میں آنے والے مذہب کے نام پر نئے انقلابات۔ اور مذہبی شریعت جو ان کی ہے اس کے تصور سے بھی آپ کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے۔ اگر اس شریعت پر صحیح عمل کروایا جائے تو اگر کہیں کوئی پنڈت وید پڑھ رہا ہو اور کوئی مسلمان شودر پاس سے گزرے کیوں کہ ہر غیر مذہب والا پھر شودر ہے اس سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت نہیں اور اس کے کان میں اس وید کی آواز آ جائے تو ویدک وفاداروں کا فرض ہے کہ پگھلا ہوا سیسہ اس کے کان میں ڈالیں کہ تم بدبخت ہوتے کون ہو اس مقدس کلام کو سن کر اس کو ناپاک کرنے والے۔ یہ آپ سمجھتے ہیں کہ ہندو گیتا اور ویدک تعلیم ہے تو یہ بھی ظلم ہے۔ یہ ویدک تعلیم حقیقت میں نہیں ہے۔ یہ پنڈت کی تعلیم ہے جو ہندو ملاں ہے۔ اور اس نے ویدوں پر پہلے ظلم کیا اور پھر بنی نوع انسان پر ظلم کیا اور یہ جو ویدک تعلیم ہے یہ تو پاکستان میں بھی مل رہی ہے۔

کوئی احمدی کلمہ لاآلہ الا اللہ پڑھ دے تو کہتے ہیں اس کی زبان نوچ لو اس نے کلمے کو ناپاک کردیا ہے۔ کسی کے گھر سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھی ہوئی نکلے تو اس کو جیلوں میں ٹھونسو اور جوتیاں مارتے ہوئے تھانوں میں لے کے جاؤ کہ اس کے گھر سے "بسم اللہ" دریافت ہوئی ہے۔ یہ بدبخت ہوتا کون ہے "بسم اللہ" کو اپنے گھر میں رکھ کر اس کو ناپاک کرنے والا۔ تو یہ ویدک تعلیم بھی خدا کی تعلیم نہیں تھی، نہ ویدک میں تھی۔ یہ تعلیم جو میں بیان کر رہا ہوں پاکستان کی یہ کب قرآن اور سنت میں ہے۔ اس لئے جیسا ظلم اپنے تاریک زمانوں میں وید کے پجاریوں نے اپنے مذہب پر کیا تھا وہ قرآن کے ماننے والے خود اپنے دین پر آج کل ہی کر رہے ہیں اور کر چکے ہیں۔ تو اگر مقابلہ ہوگا تو دو جہالتوں کا بڑا سخت مقابلہ ہوگا۔ اسلام بھی یہاں سے اپنے، جس طرح کہتے ہیں بوریا بستر لپیٹ کر اٹھ کھڑا ہوگا اور ویدک دھرم بھی ہندوستان سے نکل جائے گا۔ کیونکہ نہ وہاں وید کے نام پر جنگ ہو رہی ہوگی، نہ قرآن کے نام پر جنگ ہوگی۔ ملائیت یعنی مسلمان ملائیت، ہندو ملائیت سے ٹکرائے گی اور بہت ہی بھیانک مناظر ابھریں گے اور ان مظالم کا شکار تمام اعلیٰ انسانی اقدار ہو جائیں گی۔ مظلوم مارے جائیں گے اور ظالم، مظلوم پر پھبتیاں اڑاتے پھریں گے۔

پس ایسے ملک میں جہاں خدا کے نام پر مظالم ہوں، ایسے ملک میں جہاں رام کے نام پر مظالم ہوں، جہاں برہمو کے نام پر مظالم ہوں وہاں تو نہ خدا، نہ رام، نہ برہمو، کوئی بھی نہیں ملتا۔ سب ان ملکوں سے نکل چکے ہوتے ہیں تب یہ توفیق ہوتی ہے۔ ان کا حال تو ویسا ہی ہوچکا ہے جیسے کہتے ہیں کہ ایک ایسے چرچ میں جو سفید فاموں کا چرچ تھا ایک کوئی بڈھا سیاہ فام عیسائی اندر داخل ہوگیا۔ جب لوگوں کو پتہ چلا کہ یہ سیاہ فام ہوکر سفید فام لوگوں کے چرچ میں آگیا ہے تو انہوں نے مار کے دھکے دے کر باہر نکال دیا۔ انہوں نے کہا تمہاری یہاں کوئی جگہ نہیں ہے۔ عیسائیت جو بھی تھی وہ محبت ضرور رکھتا تھا عیسائیت سے۔ وہ باہر نکل کر ساری رات اس چرچ کی سیڑھیوں پر روتا رہا کہ اے یسوع! میں تو تیری محبت اور پیار میں یہاں آیا تھا۔ مجھے اس چرچ سے دھکے دے کے نکال دیا گیا ہے۔ اس کو اسی حالت میں اونگھ آگئی اور رؤیا میں حضرت یسوع دکھائی دیئے۔ اس نے کہا تجھے کیا ہوگیا ہے کیوں رو رہا ہے۔ اس نے جب بتایا۔ اس نے کہا دیکھو میں تو دو ہزار سال ہوگئے ہیں ایسے چرچوں میں میں نے گھس کر بھی نہیں دیکھا۔ تمہیں تو آج دیس نکالا ملا ہے چرچ سے، مجھے دو ہزار سال سے دیس نکالا ملا ہوا ہے۔ اگر میں رؤوں تو میری بقیہ ساری عمر روتے روتے کٹ جائے گی۔ تم میرے ساتھ ہو خوش نصیب ہو۔ پس ایسے ملکوں میں جہاں اسلام کے نام پر ظلم ہوں یا ہندو مت کے نام پر ظلم ہوں یا عیسائیت کے نام پر ظلم ہوں اگر کوئی نہیں ہوتا تو خدا نہیں ہوتا باقی سب چیزیں پھر چلتی ہیں اور پنپتی ہیں۔

دعا کریں کہ اللہ ان کو ہوش دے ان کو عقل اور ہوش کے ناخن دے مگر وہ ناخن لوگوں کو چھیلنے والے نہ ہوں۔ ظلم کے ناخن نہ ہوں۔ اللہ ان کو عقل دے، ایسی عقل نہ دے جو گھاس چرتی ہے۔ ایسی عقل دے جو جانوروں کو انسان بنانے والی عقل ہوا کرتی ہے نہ کہ انسانوں کو جانور بنانے والی۔ پس دعائیں سب سے بڑی طاقت ہیں۔ اپنی دعاؤں کو ان مقاصد کے لئے استعمال کرو اور نصیحت کو ان مقاصد کے لئے استعمال کرو۔ اپنے گرد و پیش درد کے ساتھ، دل کی گہرائی کے ساتھ، ان حق کی آوازوں کو بلند کرو اور پھر انتظار کرو۔ میں تمہیں ایک یقین ضرور دلاتا ہوں اور آج تک کبھی میرا یہ یقین متزلزل نہ ہوا ہے، نہ مرتے دم تک ہوگا کہ تم ضرور سرفراز ہوگے۔ تمہاری قسمت میں ناکامی کا خمیر نہیں ہے۔ تم خدا کے عاجز بندے ہو۔ کبیر اور متعال کے بندے ہو اسی کے بندے بنے رہو تو کبھی دنیا کے انقلابات تم پر کوئی منفی اثر پیدا نہیں کرسکیں گے۔ اللہ ہمارا حامی و ناصر ہو۔

بقیہ :۔ (حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ جرمنی کے دوران اہم دینی مصروفیات کا مختصر تذکرہ)

☆ افغانستان، فلسطین، ایران وغیرہ میں جو کچھ ہو رہا ہے کیا یہ اسلامی جہاد ہے یا نہیں؟، ☆ خلیفہ کا انتخاب کیسے ہوتا ہے؟، ☆ قرآن کریم میں حضرت عیسیٰؑ کے متعلق ذکر ہے کہ اللہ نے انہیں اپنی طرف اٹھا لیا۔ اس کی وضاحت۔ یہ مجلس قریباً دو گھنٹے تک جاری رہی۔

جرمن افراد کے ساتھ مجلس سوال و جواب

شام ۳۰۔۴ بجے سے پونے چھ بجے تک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے دور دراز سے آئے ہوئے مختلف افراد جماعت نے فیملی ملاقات کی سعادت حاصل کی اور شام پانچ بج کر پچاس منٹ پر جرمن افراد کے ساتھ ایک دلچسپ مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جس میں مکرم ہدایت اللہ صاحب ہبش کو ساتھ ساتھ جرمن ترجمہ پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور اس کے جرمن ترجمہ کے بعد بعض بچوں نے جرمن نظمیں پڑھیں۔ پھر سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ چند ایک اہم سوالات یہ تھے۔

☆ کوئی عورت نبی یا خلیفہ کیوں نہیں ہوتی؟، ☆ کیا وجہ ہے کہ آسمان سے صرف آدم ہی اترتا ہے عورت نہیں؟، ☆ خدا کو ہم کیسے پا سکتے ہیں؟، ☆ جب ہم کوئی خواب دیکھتے ہیں تو کیسے پتہ چلے گا کہ یہ خواب خدا کی طرف سے ہے اور اس میں نفس کا کوئی دخل نہیں؟ ☆ اسلام میں عورتوں کے حقوق اور مقام، ☆ بعض مسلمان کہتے ہیں کہ عیسیٰؑ آسمان پر زندہ چڑھ گئے، بعض اس کو نہیں مانتے، اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ وہ زندہ بجسد عنصری آسمان پر نہیں گئے؟۔

اس کا جواب دیتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ عام سنت اور مشاہدہ یہی ہے کہ لوگ زندہ آسمان پر نہیں جاتے۔ یہ ایک غیر فطری بات ہے اور جو شخص غیر فطری بات پر ایمان رکھے اس کا کام ہے کہ وہ ثبوت مہیا کرے۔ حضور نے میز پر پڑے ہوئے کاغذ کو ہاتھ میں لیتے ہوئے فرمایا مثلاً یہ کاغذ ہے لیکن اگر کوئی یہ کہے کہ دو گھنٹے پہلے یہ شیر تھا تو اس کا فرض ہے کہ وہ ثبوت مہیا کرے کیونکہ وہ ایک غیر فطری بات پیش کر رہا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ بجسد عنصری آسمان پر جانے کا عقیدہ اس دعویٰ سے بھی زیادہ عجیب و غریب ہے۔ حضور نے فرمایا کہ کائنات کی وسعت کا ابھی تک مکمل اندازہ نہیں ہو سکا۔ اب تک کی دریافت کے مطابق بیس بلین روشنی کے سالوں تک کی فضائی وسعتوں کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ یعنی اگر کوئی روشنی کی رفتار سے فضا میں سفر کرے تو اس وقت تک معلوم کائنات تک پہنچنے کے لئے اسے بیس بلین سال درکار ہونگے۔ اگر ان لوگوں کی بات کو تسلیم بھی کیا جائے اور وہ ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل فی سیکنڈ کی رفتار سے بھی اوپر گئے ہوں تو اب جبکہ حضرت عیسیٰؑ کو گزرے صرف دو ہزار سال ہو رہے ہیں اس کا مطلب ہے کہ وہ ابھی تک فضا میں رستے میں ہی کہیں ہونگے۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰؑ کے زندہ بجسد عنصری آسمان پر جانے کا عقیدہ نہایت ہی لغو اور بودا ہے اور اس کی کوئی نظیر تاریخ انسانی میں نہیں ملتی۔

ایک شخص نے کہا کہ وہ ایک عیسائی کے طور پر یہ یقین رکھتا ہے کہ مسیح خدا کے بیٹے تھے، کیا یہ درست ہے؟ حضور ایدہ اللہ نے اس عقیدہ کا بوداپن ظاہر کرتے ہوئے ایک سوال کے رنگ میں سائل سے پوچھا کہ کیا ایک ہاتھی اور کبوتری کی شادی سے انسان پیدا ہو سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ حضور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے ہاں کسی انسان بیٹے کا تصور اس سے بھی زیادہ ناممکن اور لغو اور بیہودہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اولاد کی حاجت سے پاک ہے۔ اولاد کی ضرورت تو اسے ہوتی ہے جو ابدی نہ ہو۔ خدا تعالیٰ واحد ہے اور لاشریک ہے۔ نہ اسے کسی نے جنا ہے اور نہ اس کی کوئی اولاد ہے۔

ایک صاحب نے پوچھا کہ یہودیت، عیسائیت اور اسلام کے درمیان انٹر ریلیجئس گفتگو کیسے ہو سکتی ہے؟ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ایسی انٹر فیتھ مجالس ہوتی رہتی ہیں لیکن ان کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصل یہ ہے کہ کسی مذہب کے پیروکار دوسرے مذہب کے پیروکاروں سے عام سطح پر رابطہ میں آکر خیالات کا تبادلہ کریں تب حقیقی تبدیلی ہوگی اور روحیں جیتی جائیں گی۔ عیسائیت کے ابتدائی تین سو سالوں میں ابتدائی عیسائیوں نے یہی کیا اور حضرت محمدؐ رسول اللہ کے صحابہ نے بھی یہی طریق اختیار فرمایا اس کے نتیجہ میں انقلاب آیا۔

ایک سوال یہ ہوا کہ کیا یہ درست ہے کہ انسان بندر سے بنا ہے؟ حضور نے فرمایا کہ قرآن مجید میں یہ کہیں ذکر نہیں کہ تم بندروں سے بنے ہو۔ لیکن یہ فرمایا کہ جب تم انسانیت کے معیار سے گر جاؤ تو ہم ایسے لوگوں کو بندر بنا دیتے ہیں۔

ایک شخص نے کہا کہ مجھے اسلام کیوں قبول کرنا چاہئے۔ حضور نے فرمایا کہ پہلا قدم تو یہ ہے کہ آپ خدا پر ایمان رکھیں۔ پھر اگلا قدم یہ ہوگا کہ کون سا مذہب مجھے جلد تر اور زیادہ پختہ اور یقینی طور پر اور کم ترین خطرات کے ساتھ خدا تک پہنچا سکتا ہے۔ اس پہلو سے جب آپ غور کریں گے تو اسلام کو مذاہب کی چوٹی پر پائیں گے اور اس کی امتیازی خصوصیات بڑی شان سے آپ کو دکھائی دیں گی۔ مثلاً آپ خدا کے متعلق غور کریں گے تو کسی مذہب میں آپ کو خدا کے عالمی ہونے کا تصور نہیں ملے گا سوائے اسلام کے۔ صرف اسلام ہے جس کی تعلیم عالمی ہے اور ایک رب العالمین کا تصور پیش کرتی ہے۔ دوسرا طریق یہ ہے کہ آپ خدا سے دعا کریں کہ وہ خود بتائے کہ اس تک پہنچنے کا قطعی و یقینی رستہ کون سا ہے اور پختہ عہد کے ساتھ دعا کریں کہ وہ جس رستہ کی طرف بھی رہنمائی کرے گا آپ اسے اختیار کریں گے۔

ایک اور سوال یہ بھی کیا گیا کہ کیا پاکستان کے علاوہ کسی اور ملک میں بھی احمدیوں پر مظالم ہوتے ہیں؟ حضور نے فرمایا کہ جہاں بھی جماعت تیزی سے ترقی کرے گی اسے مخالفتوں اور مظالم کا سامنا ہوگا۔ یہ مذاہب کی تاریخ کا حصہ ہے۔ یہ امر مشکل تو ہے لیکن انسانی تزکیہ اور ترقی کے لئے بہتر ہے۔

اس دلچسپ مجلس کے آخر پر بعض اساتذہ کے ایک وفد نے ایم ٹی اے کے پروگرام دیکھ کر ان کی افادیت پر اپنی نیک تمناؤں کے اظہار کے طور پر حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں ایک شیلڈ پیش کی۔

اس مجلس کے اختتام پر حضور ایدہ اللہ ازراہ شفقت خدام و اطفال کی حوصلہ افزائی کے لئے مختلف کھیلوں کے مقابلہ جات دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے اور کھلاڑیوں کو شرف مصافحہ سے نوازا اور والی بال، باسکٹ بال، اور فٹ بال کے میچز کچھ وقت کے لئے دیکھتے رہے۔ بعد ازاں پونے نو بجے پنڈال میں مجلس عرفان منعقد ہوئی۔

مجلس عرفان

اس مجلس عرفان میں کئی خدام و اطفال نے حضور ایدہ اللہ سے سوالات دریافت کئے۔ یہ مجلس اردو میں ہوئی۔ چند اہم سوالات یہ تھے۔

☆ کیا عورت نماز کی امامت کرا سکتی ہے؟، ☆ کیا اسلام میں ملکیت زمین کی کوئی حدود مقرر ہیں؟، ☆ حضور اکرمؐ نے اپنی زندگی میں حدیثیں جمع کرنے سے کیوں منع فرمایا۔، ☆ UFO کی اسلامی نقطہ نگاہ سے کیا حیثیت ہے۔؟، ☆ "فدیناہ بذبح عظیم" سے کیا مراد ہے؟، ☆ لوگ کانوں میں بالیاں کیوں پہنتے ہیں؟، ☆ امام مہدی علیہ السلام دنیا میں کیوں آئے؟

اس دلچسپ مجلس کے اختتام پر حضور ایدہ اللہ نے نماز مغرب و عشاء پڑھائیں اور پھر مسجد نور فرینکفورٹ واپس ہوئی۔ (رپورٹ : ابولبیب)

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

بقیہ :۔ خلاصہ خطبہ جمعہ

حضور نے روزمرہ پیش آمدہ مختلف واقعات کی مثالوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے امیر کے مقام، اس کے فرائض اور اخلاقی ذمہ داریوں کے تعلق میں نصائح کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کے لئے لازم ہے کہ سب کے لئے یکساں ہو اور چند لوگوں کو اپنے اوپر قبضہ نہ کرنے دے۔ حضور نے فرمایا کہ جو لوگ جماعت میں مصاحب بن کر رہیں وہ سارے جماعت کے تقویٰ کے نظام کو برباد کر دیتے ہیں۔ کسی امیر کو زیب نہیں دیتا کہ چند لوگوں کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بن جائے یا چند لوگوں کے گھیرے میں ایسے دکھائی دے کہ لوگوں پر یہ تاثر ہو کہ وہ صرف ان کی باتیں سنتا ہے۔ امیر کا فرض ہے کہ ایسے تاثرات کو اگر ان میں کچھ بھی جواز ہے تو اپنے سے زائل کرنے کی کوشش کرے اور اگر جواز نہیں ہے تو پھر اس کا فرض ہے کہ مستغنی ہو جائے۔ حضور ایدہ اللہ نے اس نہایت اہم مضمون کو اگلے خطبہ میں بھی جاری رکھنے کا ارشاد فرمایا اور فرمایا کہ میری یہ تمنا ہے کہ جماعت احمدیہ ان اعلیٰ اخلاقی اقدار پر مضبوطی سے قائم ہو جائے جو نظام کی حفاظت کے لئے لازم ہیں۔

جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ کا ۳۱ واں جلسہ سالانہ

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ کا ۳۱ واں جلسہ سالانہ انشاء اللہ ۲۶، ۲۷ اور ۲۸ جولائی ۱۹۹۶ء بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار اسلام آباد (سرے، انگلستان) میں منعقد ہوگا۔

جماعت احمدیہ برطانیہ کا یہ جلسہ سالانہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت شمولیت کی وجہ سے مرکزی اہمیت کا حامل جلسہ ہے جس میں اکناف عالم سے عشاق اسلام جوق در جوق تشریف لاتے ہیں۔ دراصل یہ جلسہ سالانہ اس مرکزی جلسہ سالانہ کی ایک شاخ ہے جو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۹۱ء میں جاری فرمایا تھا اور اس کے بارہ میں فرمایا تھا۔

"اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے .... اس کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے .... اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں"۔ (اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۱ء)

اس جلسہ سالانہ میں سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایمان افروز خطابات مرکزی حیثیت رکھتے ہیں علاوہ ازیں نماز تہجد اور پانچوں نمازیں با جماعت ادا کی جاتی ہیں۔ علماء سلسلہ کے خطابات ہوتے ہیں اور سارا وقت دعاؤں، عبادات اور ذکر الٰہی کے روح پرور ماحول میں بسر ہوتا ہے۔ الغرض یہ تین دن روحانی اور علمی ترقی کے لئے انمول ایام ہیں جن سے احباب جماعت کو بھرپور استفادہ کرنا چاہئے۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ سالانہ کو ہر پہلو سے بہت ہی کامیاب فرمائے اور اس میں شامل ہونے والوں کو اس کی عظیم نعمتوں سے بہرہ ور فرمائے آمین۔

عطاء المجیب راشد (افسر جلسہ سالانہ)

SATELLITES
OFFICIAL SKY AGENTS
MTV AHMADIYYA
SKY
TV ASIA
VIEW THE SERMON EVERY DAY ON EUTELSAT - SATELLITE SYSTEM AVAILABLE FOR ALL SATELLITES IN THE WORLD,
VIEWING CARDS IN STOCK. INSTALLATION AVAILABLE.
MAIL ORDER & INTERNATIONAL EXPORT SERVICE AVAILABLE
WE ACCEPT CREDIT CARDS. CALL FOR COMPETITIVE PRICES. ASK US FOR MORE DETAILS.
S.M SATELLITE SERVICES
15 BRIDGE END, CAMBERLEY, SURREY, GU15 2QX, ENGLAND
TEL: 01276-20916 FAX: 01276-678 740
RECEIVERS, DECODERS, DISHES, SMART CARDS

بقیہ: حیاء کے پردے سے بہتر اور کوئی پردہ نہیں

اب یہ وہ باتیں ہیں جو مجھے جہاں تک میں نے اس زمانے کی تاریخ کا مطالعہ کیا ہے اس زمانے کے معاشرے میں پڑھنے میں بھی نہیں ملتیں۔ لیکن آج کل کے زمانے میں یہ ایک عام بات ہے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ایسی احادیث واضح طور پر ثابت کرتی ہیں کہ حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے آئندہ زمانے کی بالکل واضح خبریں اللہ تعالیٰ سے پائیں اور انہیں اس طرح وضاحت کے ساتھ بیان کیا جیسے آج کل کی سوسائٹی کو دیکھ کر کوئی وہ باتیں پڑھ پڑھ کر سنا رہا ہو۔ چنانچہ آپؐ فرماتے ہیں کہ گویا کہ ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے جب عورتیں مردوں جیسے لباس پہنیں گی اور مردوں جیسی ادائیں اختیار کریں گی اور اسی میں وہ اپنی برتری سمجھیں گی کہ ہم زیادہ جدید خیالات کی عورتیں ہیں، ہمیں پرانے زمانے کی باتوں کی پرواہ نہیں رہی اور ان کی جدت پسندی مردوں میں بھی پائی جائے گی اور مرد، عورتوں کی طرح پھریں گے۔

اور یہ امر واقعہ ہے کہ بعض دفعہ دکانوں پر کوئی جا رہا ہو تو پیچھے سے دیکھ کر پتہ نہیں چلتا کہ یہ مرد ہے کہ عورت ہے اور مڑیں تو پھر بھی کچھ دیر کے بعد پتہ لگتا ہے۔ ابھی کچھ عرصہ پہلے ایک جگہ ہم سفر پر تھے تو ہمارے ساتھیوں میں یہ گفتگو چل پڑی کسی شخص کو دیکھا کہ یہ مرد ہے کہ عورت ہے۔ کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا۔ میں نے کہا چھوڑو اس جھگڑے کو، تمہیں کیا فرق پڑتا ہے، تم کون سے عدالت میں بیٹھے ہوئے یہ فیصلے دے رہے ہو اور تمہارے فیصلوں سے بھی کیا فرق پڑ جائے گا۔ لیکن یہ دراصل ایک قدرتی تعجب کی بات تھی اس لئے ان کو اس بات میں دلچسپی پیدا ہوئی ورنہ فی ذاتہ عورت یا مرد کے چہروں میں ان کو کوئی دلچسپی نہیں تھی لیکن تعجب ضرور تھا کہ ایک ایسا وجود دکھائی دے رہا ہے جس کے متعلق یہ فیصلہ کرنا ہی مشکل ہو گیا ہے کہ عورت ہے کہ مرد ہے۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جو لعنت بھیجی ہے اس لعنت کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اس کو اتنا ناپسند فرماتے تھے کہ اسلامی معاشرے سے اس کو دور رکھنا چاہتے تھے۔ لعنت کوئی گالی کے طور پر نہیں ہے بلکہ لعنت کا مطلب ہے دور ہٹی ہوئی چیز۔ کہ اے خدا اس بلا کو، اس بیماری کو ہم سے دور رکھ۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ بسا اوقات، اگر بسا اوقات نہیں تو کبھی کبھار ضرور احمدی بچیوں میں بھی مجھے یہ رجحان نظر آتا ہے اور جہاں تک آج کل کے زمانے کی مسلمان غیر احمدی بچیاں ہیں ان میں تو یہ رجحان نمایاں ہوتا جا رہا ہے۔ ابھی پچھلے دنوں کی بات ہے کہ ایک خاتون جو خود احمدی ہوئی تھیں ایک اچھے خاندان سے تعلق رکھتی ہیں، بہت مخلص ہیں، انہوں نے مجھ سے شکایت کی کہ میری بیٹی کو اتنا مرد بننے کی عادت پڑ چکی ہے کہ کسی طرح سمجھتی نہیں ہے۔ اس کو ہزار سمجھایا، سب نے منتیں کیں اور ہر قسم کے حوالے دیئے وہ کہتی ہے سوال ہی پیدا نہیں ہوتا میں لڑکا ہی بن کے رہوں گی، لڑکا کہلاؤں گی اور لڑکوں والے کام کروں گی اور کون ہے جو مجھے روک سکے۔ تو میں نے ان سے کہا کہ آپ اگلی دفعہ اس بچی کو ساتھ لے آئیں تو لڑکا لڑکی جب سامنے آیا تو کہہ نہیں سکتا تھا آیا کہ آئی۔ اس کی شکل بالکل لڑکوں والی اسی طرح کا لباس پہنے ہوئے، تنے ہوئے اور ٹائی لگائی ہوئی، ہیٹ رکھا ہوا سر کے اوپر۔ تو کچھ دیر کے بعد میں نے اسے آہستہ آہستہ پیار سے سمجھانا شروع کیا اور عجیب اللہ تعالیٰ کا تصرف تھا کہ دس پندرہ منٹ کے اندر اندر ہی وہ بات سمجھ گئی اور مجھے اس نے کہا کہ ہاں اب میں مانی ہوں اور میں وعدہ کرتی ہوں کہ آئندہ سے اب لڑکی بن کے رہوں گی۔

تو یہ بیماری ہے جو آج کل کے زمانے کی ہے۔ اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اسے دیکھا اور ان دونوں کے اندر، ان دونوں باتوں میں درحقیقت جنسی بے راہ روی کی رو ہے جو اندر اندر چل رہی ہے۔ **وہ لڑکیاں جو لڑکا بننے کے انداز اختیار کرتی ہیں ان کی نیتوں میں بھی کچھ فتور ضرور ہوتا ہے۔ وہ لڑکے جو لڑکیاں بن کے پھرتے ہیں ان کی نیتوں میں بھی کچھ فتور ضرور ہوتا ہے۔** اب اس کی تفصیل میں یہاں بیان نہیں کر سکتا مگر اس زمانے کی بعض بیماریاں ہیں، جنسی بیماریاں جن کے متعلق تفصیل میں جائے بغیر اتنا تو آپ یہاں رہتے ہوئے جان چکی ہونگی کہ ان دونوں اداؤں کا ان بیماریوں سے تعلق ہے۔

بعض دفعہ لوگ صرف نقالی میں ایسا کرتے ہیں یعنی یہاں کی بچیاں بھی بعض طرزیں اختیار کر لیتی ہیں محض اس لئے کہ اپنے کالج میں، اپنے سکول میں، یونیورسٹیز وغیرہ میں وہ ایسی باتیں دیکھتی ہیں۔

☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جو شخص کسی قوم کی نقالی کرے اور اس کی چال ڈھال رکھے وہ انہی میں سے ہو گا۔ (سنن ابی داؤد، کتاب اللباس، باب فی لبس الشهرة)۔

یہ جو لفظ ہے "انہی میں سے ہو گا" یہ سمجھنے والا ہے کیونکہ اس کا مطلب ایک تو یہ ہے کہ جو جیسا بننا چاہتا ہے اس کی فطرت بتا رہی ہے کہ درحقیقت اس کا دل ان میں ہے اور اس کا دماغ ان میں ہے۔ اس لئے وہ بظاہر کسی اور قوم کے ساتھ تعلق رکھتا ہے لیکن فی الحقیقت جہاں تک اس کی روح، اس کا دماغ، اس کا دل ہے وہ اپنی قوم کو چھوڑ کر دوسری قوم کا ہو چکا ہے۔ ایک تو یہ سیدھا سادا نفسیاتی پیغام ہے۔ دوسرا اس میں پیغام یہ ہے کہ اس کا انجام ان جیسا ہی ہو گا اگرچہ اس کا پس منظر اسلامی ہو، مسلمانوں میں پیدا ہوا ہو۔ لیکن اگر اسلام کے خلاف روایات اختیار کر لے اور ان غیر اسلامی روایات میں دوسری قوموں کی نقل کرے گا تو اس سے خدا تعالیٰ کا سلوک وہی ہو گا جیسا غیر مسلموں سے، جو عمداً بد ارادوں کے ساتھ بعض اعمال اختیار کرتے ہیں، اللہ کا سلوک ہو گا۔

☆ حضرت زید بن طلحہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے یہ روایت بیان کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا ہر دین و مذہب کا اپنے خاص خلق ہوتا ہے اور اسلام کا یہ خاص خلق حیاء ہے (موطا امام مالک جامع، ما جاء فی اھل القدر، باب ما جاء فی الحیاء)۔

ہر مذہب کی ایک بنیادی روح ہے اور وہ روح اسے دوسرے مذاہب سے ممتاز کرتی ہے۔ یہاں آپ نے تعلیم کی بات نہیں کی کیونکہ بنیادی طور پر تمام عالمی الٰہی مذاہب، جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والے مذاہب ہیں ان کی تعلیم بنیادی طور پر ایک ہی طرح کی ہے، تفاصیل میں فرق ہے۔ لیکن زور کس بات پر ہے، اس کی روح کیا ہے، جب اس کی بات کرتے ہیں تو ہر مذہب کی ایک روح نمایاں طور پر دکھائی دینے لگتی ہے مثلاً لوگ کہتے ہیں کہ یہودیت کی روح بدلہ لینا ہے، عیسائیت کی روح بخشنا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی روح حیاء ہے اور حیاء نہ رہے تو کچھ بھی نہیں رہتا۔

پس یاد رکھیں کہ حیاء کا جہاں تک تعلق ہے یہ صرف عورت کا زیور نہیں، یہ مردوں کا بھی زیور ہے اور مردوں اور عورتوں دونوں میں برابر کی چیز ہے۔ بعض دفعہ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ حیاء کرنا عورت کا کام ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ مرد اور عورت دونوں میں برابر کا خلق ہے۔ اگر یہ نہ ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم حیاء کو اسلام کا خلق قرار نہ دیتے بلکہ خواتین کے متعلق تعلیم کے طور پر اسے پیش کرتے۔ بعض صحابہ میں غیر معمولی حیاء پائی جاتی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسے ہر حال میں پسند فرماتے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعلق آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے جتنے صحابہ تھے ان سب سے زیادہ حیاء حضرت عثمانؓ میں پائی جاتی تھی یہاں تک کہ اگر مجلس میں آپ کی پنڈلی سے بھی کپڑا اٹھ جاتا تھا اور اچانک آپ کو معلوم ہوتا تھا کہ میری پنڈلی ننگی ہے تو شرما کر فوری طور پر چادر کھینچ کر اپنی پنڈلی چھپا لیا کرتے تھے۔

تو حیاء مردوں کا بھی زیور ہے اور عورتوں کا بھی۔ لیکن عورتوں کا ان معنوں میں بھی زیور ہے کہ عورت کے طبعی اور فطری حسن کا حیاء سے تعلق ہے۔ حسن کا دکھاوا، اس کی نمائش تو منع ہے لیکن حسن تو اللہ کو پسند ہے اور ہر عورت کی فطرت میں ہے کہ وہ حسین ہو اور حقیقت یہ ہے کہ حسن کا حیاء سے ایک بہت گہرا تعلق ہے۔ **جس عورت کی حیاء اڑنی شروع ہو جائے یاد رکھیں اس کا حسن اڑنا شروع ہو جاتا ہے۔** وہ پھول جس سے رنگت اڑ جائے، وہ پھول جس کی خوشبو اس سے باغی ہو جائے، اس پھول کا چہرہ بالکل بے رونق اور بے حقیقت سا دکھائی دینے لگتا ہے۔ پس حسن کا حیاء سے ایک بہت گہرا تعلق ہے خصوصاً عورت کے اندر جو اللہ تعالیٰ نے فطری طور پر حسن کی ادائیں رکھی ہیں یا حسن کی باتیں رکھی ہیں ان میں حیاء ایسے ہی ہے جیسے میں نے بیان کیا کہ پھول کی خوشبو اور پھول کی رنگت ہو۔

پس آپ گردوپیش میں نگاہ ڈال کر دیکھ لیں آپ میں سے ہر ایک کا دل گواہی دے گا کہ وہ عورت جس کی حیاء اٹھتی ہے خواہ دوسرے معنوں میں بے حیاء نہ بھی ہو مگر روزمرہ کی بعض باتوں کے نتیجے میں حیاء کچھ اٹھتی جاتی ہے اس کا حسن بھی اسی حد تک اٹھتا جاتا ہے اور اسی حد تک اس میں کشش کم ہوتی رہتی ہے۔ آپ نے نئی دلہن کا چہرہ بھی دیکھا ہوا ہے وہ لڑکی ہے جو پہلے اسی طرح آپ کے سامنے پھرتی تھی لیکن جب نئی دلہن بن کے آتی ہے تو اس کے حسن میں غیر معمولی اضافہ ہو جاتا ہے۔ وہ کیا وجہ ہے؟۔ اس لئے کہ نئی دلہن ہمارے معاشرے میں شرماتی ہے اور اگر نہ شرمائے اور دیدے پھاڑ پھاڑ کے ہر طرف دیکھے تو کسی کو بھی اس کا چہرہ پسند نہیں آتا۔ اس لئے حیاء کا اس سے بہت گہرا تعلق ہے۔

☆ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا "بے حیائی ہر مرتکب کو بدنما بنا دیتی ہے"۔ یہاں عورت کی بات نہیں ہے، ہر کرنے والے کو فرمایا ہے جو بھی وجود، جو بھی شخص مرد ہو یا عورت بے حیاء ہوتا چلا جائے وہ اسی حد تک بدنما ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس لئے آپ نے ایسے لوگ بھی دیکھے ہونگے جو بے ہودہ کاروبار میں پڑے ہوتے ہیں، گندے کاروبار میں، ان کا چہرہ دیکھیں اس سے شدید قسم کی انسان کو نفرت پیدا ہوتی ہے، وہ دھکے دیتا ہے۔ رشوت بری بات ہے لیکن کچھ لوگ شرما کر رشوت لیتے ہیں ابھی تازہ تازہ راشی بنے ہوتے ہیں، ان کے چہروں پہ وہ بھیانک پن نہیں آتا لیکن جو پکے رشوت کے عادی بن چکے ہیں ان کا چہرہ ایسا منحوس ہو جاتا ہے کہ وہ دیکھتے ہی انسان کو دھکے دیتا ہے، مسخ ہو چکا ہوتا ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے حیاء کے مضمون کو صرف عورت سے نہیں باندھا بلکہ مرد اور عورت دونوں سے برابر باندھا ہے۔ فرماتے ہیں بے حیائی اپنے ہر بے حیاء کو بدنما بنا دیتی ہے۔ اور شرم و حیاء ہر حیاء دار کو حسن سیرت بخشتا ہے اور اسے خوبصورت بنا دیتا ہے۔ (سنن ترمذی، کتاب البر والصلة باب فی الفحش)۔

پس ہر عورت کے دل کی جو فطری کمزوری یا طاقت ہے کہ وہ اپنے آپ کو حسین دیکھنا چاہتی ہے اور فی الحقیقت حسین بنانا چاہتی ہے اس کے حسن کا راز اس کی حیاء میں ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا یہ قول گہرائی تک سچا ہے، اپنے حیاء کو قائم رکھیں اللہ آپ کے حسن کو قائم رکھے گا۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

بقیہ:۔ مسیحیت

اختتام قرآن مجید کے اس انذار پر کرتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۝۵ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ ۭ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۭ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ۝۶

(الکہف: ۶،۵)

ترجمہ: "اور (نیز اس نے اس لئے اسے اتارا ہے کہ) تا وہ ان لوگوں کو (آنے والے عذاب سے) آگاہ کرے جو یہ کہتے ہیں کہ اللہ نے (فلاں شخص کو) بیٹا بنا لیا ہے۔ انہیں اس بارہ میں کچھ بھی تو علم (حاصل) نہیں اور نہ ان کے بڑوں کو (اس بارہ میں کوئی علم تھا)۔ یہ بہت بڑی خطرناک بات ہے جو ان کے مونہوں سے نکل رہی ہے (بلکہ) وہ محض جھوٹ بول رہے ہیں"۔

خریداران الفضل سے گذارش

کیا آپ نے نئے سال کا چندہ خریداری ادا کر دیا ہے؟

اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں اس کی ادائیگی فرما کر رسید حاصل کریں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع کریں۔ رسید کٹواتے وقت اپنا AFC نمبر ضرور درج کروائیں۔ شکریہ (مینیجر)

ہومیو پیتھی کلاس نمبر (۷۸)

سلیشیا (Silicea) کے خواص کا تذکرہ

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام "ملاقات" میں ۲۵ اپریل ۱۹۹۵ء کو سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بیان فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن (۲۵ اپریل ۱۹۹۵ء) سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام ملاقات میں ہومیو پیتھک ادویہ کی تیاری اور شیشیوں کی قیمت وغیرہ کے بارے میں دریافت فرمایا اور ان کی قیمتوں کے حوالے سے فرمایا کہ پاکستان سے منگوائی جائیں تو سستی مل جائیں گی اور اس بارہ میں دیگر تفاصیل بیان فرمائیں۔

سلیشیا (Silicea)

حضور نے فرمایا کہ سلیشیا کے متعلق ایک عمومی علامت یہ ہے کہ اس میں سردی بہت لگتی ہے، ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہوتے ہیں۔ یہ علامت ایسی ہے جو کئی دفعہ غلط علاج کی طرف بھی آدمی کو مائل کر دیتی ہے یا صحیح علاج سے محروم کر دیتی ہے کیونکہ وہ مریض جن کو انفیکشن کے بخار ہوں، ان کے ہاتھ، ہتھیلیاں اور پاؤں گرم ہوتے ہیں اس لئے عام پہچان یہ ہے کہ اگر بخار سے پہلے سردی ہو تو اس میں ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہونگے۔ لیکن جب بخار ہوگا تو اس میں پلسٹیلا کی علامتیں ظاہر ہو جاتی ہیں۔ اور سلیشیا، پلسٹیلا کی کرانک بھی ہے اس لئے پہچانی جاتی ہے۔ کئی لوگ بخار میں پھنک رہے ہوتے ہیں اور ہاتھ پاؤں گرم ہوتے ہیں اس لئے ان کو سلیشیا نہیں دیتے، پلسٹیلا کوئی فائدہ نہیں دیتی۔ یہ سلیشیا کا کیس ہوتا ہے۔

اگر السر پرانے دبے ہوئے رہ جائیں تو بعض دفعہ وہ مستقل ناسور بن جاتے ہیں۔ اگر سلیشیا کا کیس ہو اس کی علامتیں ملتی ہوں وہ ان کو نیم دبی حالت سے نکال کر ایکٹو (Active) حالت میں تبدیل کر دیتی ہے اور بظاہر مریض سمجھے گا کہ نقصان ہوا ہے حالانکہ وہ بخار کا مواد نکال کر اس کو بالکل ٹھیک کر دیتی ہے۔ اور بہت معمولی اس کا Scar آتا ہے۔ جبکہ السر کرانک ہو جائیں تو مستقل تکلیف دہ صورت حال پیدا کر دیتا ہے۔ وہ السر اگر اٹھ کھڑا ہو اور پھر ٹھیک ہو جائے تو یہ علامت ہوگی کہ مریض اندر سے ٹھیک ہونا شروع ہو گیا ہے۔ السرز کی اس پہلو سے بڑی اہمیت ہے۔ یہ بعض اندرونی تکلیفوں کو ٹھیک کرنے میں نشان بن جاتے ہیں، ایک ظاہری علامت بن جاتے ہیں۔

ساری عمومی تکلیفیں جو جلد کے اوپر ظاہر ہونے والی ہوں ان سب پر سلیشیا کا اچھا اثر ہے۔ اور چہرے کے کیل جن بچیوں کو زیادہ نکلتے ہیں بعض دفعہ تو نکل نکل کر سارا حلیہ بگڑ جاتا ہے۔ میں نے کئی بچیوں کو سلیشیا ۳۰ میں دی ہے تو اللہ کے فضل سے حیرت انگیز تبدیلی ہوئی ہے۔ کیل نکلتا ہے تو ساری جلد خراب ہو جاتی ہے اونچی نیچی پہاڑیاں بن جاتی ہیں۔ اس میں سلیشیا روزمرہ کے استعمال کے طور پر بہت اعلیٰ درجے کی دوا ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا بے شک مردوں کو بھی دے دیں عورتوں کی کوئی Monoply نہیں ہے۔ بعض کیس ایسے ہیں کہ کوئی اور ٹریٹ منٹ کرنی پڑتی ہے۔ کسی اور وجہ سے خرابی ہو مثلاً مزاج میں بہت اختلاف ہو تو سلفر، پائروجینم دینے کے بعد پھر سلیشیا دیتا ہوں۔ پھر اثر کر جاتی ہے اور عام طور پر پلسٹیلا دینے کو کہتے ہیں حالانکہ ضروری نہیں کہ پہلے پلسٹیلا دی جائے۔ پلسٹیلا کا کرانک ہے سلیشیا۔ اس لئے روٹین میں دینے والا پہلے پلسٹیلا دے گا پھر سلیشیا دے گا۔ ضروری نہیں ہے کہ اس لمبے چکر میں آپ پڑیں۔ اگر سلیشیا کی علامتیں موجود ہیں تو بغیر پلسٹیلا کے بھی یہ کام کرتی ہے۔ اگر پلسٹیلا کی علامتیں ہوں اور پلسٹیلا کام چھوڑ دے پھر سلیشیا دینی چاہئے۔ لیکن یہ روٹین کہ پہلے پلسٹیلا دیں اور پھر سلیشیا دیں یہ خواہ مخواہ کا وقت ضائع کرنے والی بات ہے۔ ہاں اگر بعض دفعہ گہری انفیکشن ہوتی ہے جیسے سلفر کی ضرورت پڑتی ہے، پائیروجینم کی ضرورت پڑتی ہے وہ دے کر اگر کمی رہ گئی تو پھر سلیشیا ٹھیک ہے۔

آنکھوں سے کسی جگہ سے لمبا عرصہ تک بہنے والے پیپ کی طرح ریشے والے ڈسچارج ہوں، ایک قسم کے دائمی بن چکے ہوں ان میں بھی سلیشیا بہت اچھا فائدہ دیتی ہے۔

پاؤں کے پسینے میں بھی یہ سلفر سے ملتی ہے۔ سلفر میں پاؤں کا پسینہ بہت پایا جاتا ہے۔ سلیشیا میں بھی ہے لیکن فرق بڑا واضح ہے۔ سلفر میں پاؤں گرم ہوتا ہے اور پسینہ آتا ہے اور گرمی کا احساس رہتا ہے۔ سلیشیا میں سردی کے احساس کے باوجود پاؤں میں پسینہ آتا ہے تو کرانک پسینے میں سلفر کی علامتیں ہوں اور سلفر ناکام ہو جائے تو پھر سلیشیا ضرور استعمال کر کے دیکھنی چاہئے۔ بعض کو ہاتھوں پر پسینہ آتا ہے۔ سلفر ان کے لئے اچھی ہے۔

اس کا سردرد عموماً گدی میں زیادہ ہوتا ہے اور گدی سے درد شروع ہوتی ہے۔ اور صبح کے وقت عام طور پر آنکھ کھلے تو گدی سے سردرد شروع ہوتی ہے۔ اس پہلو سے جیلسیمیم سے اس کی پہچان مشکل ہے کیونکہ دونوں ٹھنڈی دوائیں ہیں اور جیلسیمیم میں بھی عموماً صبح کے وقت گدی سے سردرد شروع ہوتی ہے۔ جیلسیمیم اور اس میں فرق بہت تھوڑا ہے مگر پہچانا جا سکتا ہے۔ ایک تو یہ کہ جیلسیمیم میں عموماً کوئی کام بے وقت ہو جائے تو سردرد شروع ہو جاتی ہے۔ چائے بے وقت ہو جائے، کھانے میں دیر ہو جائے، نیند کی عادت نہ ہو، دیر تک آدمی سو جائے یا نیند کی پکی عادت ہو اور وہ وقت گزر جائے اور نیند نہ آئے۔ یہ جیلسیمیم کی علامتیں ہیں یا نکس وامیکا۔ جب گرمی سے سرد ہو، اس کے لئے بھی جیلسیمیم علاج ہے۔ لیکن جیلسیمیم میں عموماً جو نچلے اعصاب ہیں گردن کے ایک طرف یا پیچھے کی طرف دونوں طرف، کسی طرف بھی، زیادہ تر بائیں طرف اور پیچھے یہ متاثر ہوتے ہیں۔ اور صرف گدی کی ٹھہری ہوئی درد نہیں۔ سلیشیا میں گدی سے آگے کی طرف آتی ہے اور ماتھا پکڑا جاتا ہے، آنکھوں پہ بھی اثر پڑ جاتا ہے۔ اگر یہ واضح علامت ہو تو پھر سلیشیا سے علاج شروع ہونا چاہئے۔ اگر غیر مؤثر ہو جائے تو جیلسیمیم بہتر ہے۔ اور جیلسیمیم ناکام ہو جائے تو پھر سلیشیا دینی چاہئے۔ سلیشیا کی سردرد رات تک بڑھتی رہتی ہے، سردرد صبح سے بڑھے گی رات تک بڑھتی جائے گی۔

پچیش کی علامت ایسی ہے جو کلکیریا سے بھی ملتی ہے۔ اوپر کے حصے میں پسینہ بہت نمایاں ہوتا ہے۔ اوپر کے دھڑ میں بھی ہوتا ہے لیکن اتنا نمایاں نہیں جتنا سلیشیا میں ہوتا ہے۔ نچلا دھڑ تقریباً خشک اور اوپر کے حصے میں پسینہ، خاص طور پر سر پہ۔ اور سردرد بہت نمایاں ہے۔ کلکیریا کارب میں عموماً چونکہ ایسے بچوں کو پسینہ ہوتا ہے لیکن سر بڑا ہوتا ہے اور اتنا بڑھتا ہے بعض اوقات پسینہ سے تکیہ بھیگ جاتا ہے۔ کلکیریا کارب میں اوپر کے جسم میں بھی ہو سکتا ہے رول آؤٹ نہیں کر سکتے مگر نمایاں علامت کی بات میں کر رہا ہوں۔ کلکیریا کارب میں سر بہت نمایاں ہے۔ اس میں اوپر کا دھڑ عموماً اس میں Periodicity پائی جاتی ہے۔ یعنی بعض وقفوں وقفوں کے بعد مرض عود کر آئے یا ایک خاص وقت پہ مرض شروع ہو اور خاص وقت پہ ختم ہو۔ اس کا تعلق چاند سے بھی ہے لیکن جو سات دن کا دور ہے وہ بھی سلیشیا سے ملتا ہے۔

سلیشیا کی سردرد پیچھے سے گدی کی طرف سے اٹھتی ہے، ماتھے کی طرف جاتی ہے لیکن زیادہ تر دائیں طرف اور اس پہلو سے میگنیشیا فاس سے یہ ملتی ہے۔ میگنیشیا فاس میں نیورلجک دردیں (Neuralgic pains) چہرے کے دائیں طرف ہوتی ہیں۔ سلیشیا اور میگنیشیا فاس دونوں گرمی سے فائدہ اٹھاتی ہیں۔

اس میں چونکہ گدی سے سردرد شروع ہوتی ہے۔ جب بڑھتی ہے تو پیچھے کی طرف تناؤ ہو جاتا ہے اور سر پیچھے کی طرف کھنچتا ہے۔ اور چہرے پر ٹھنڈ کا احساس ہوتا ہے۔ سر گرم ہوتا ہے۔ کاربوویج میں بھی یہ علامت ہے اور سیپیا میں بھی۔ اس لحاظ سے اس کی درد مشابہ ہے۔ دونوں میں گدی کے پیچھے تناؤ اور سردی بھی دونوں کی مشترک ہے اور سر کی طرف دوران خون بھی۔

کرانک ایگزیما

سر کے اوپر Skin Eruption Moist اس میں نکلتی ہیں اکثر۔ اور بعض جو کرانک ایگزیمے ہیں جو بہت تنگ کرنے والے ہیں جو ٹھیک ہی نہیں ہوتے بچوں کے۔ ان میں پھر میں دوائیں بار بار دیتا ہوں، بدلا بدلا کے، ان میں سورائینم ہے، سلیشیا ہے، گریفائٹس ہے۔ بدل بدل کے دی جائیں۔ اللہ کے فضل سے کئی کرانک کیسز جو ٹھیک نہ ہوئے کئی مہینے زور مارا آخر سپیشلسٹ کے پاس بھیج دیا۔ یا چائنیز علاج کرنے والوں کے پاس بھیج دیا۔ پھر وہ چھ مہینے بعد اسی طرح واپس آ گئے، کوئی ٹھیک نہیں ہوا۔ ان کو میں نے کہا کہ یہ دوائیں ۱۰۰۰ طاقت میں بار بار استعمال کریں اور خود کنٹرول کریں۔ ہر وقت مجھ سے رابطہ ہونا مشکل ہے۔ بہت سے ایسے بچے ہیں جن کی حالت زار ہو گئی تھی بچاروں کی۔ اور بعض ایسے کیسز ہیں جو بالکل انیمک ہو گئے تھے۔ ان کو پھر انیمیا ٹھیک کرنے کے لئے Build up کرنا پڑا کالی فاس، کلکیریا فاس ساتھ دیا۔ اللہ کے فضل سے بہت بہتر حالت ہے۔ یہ تینوں دوائیں بہت گہرا اثر کرنے والی ہیں۔ سلیشیا، گریفائٹس۔ گریفائٹس کے متعلق میں نے آپ کو بتایا تھا کہ کینسر کی گروتھ (Growth) کو روکنے والی چوٹی کی دوا ہے۔ سورائینم دی جائے ہزار میں وہ بھی ابھارتی ہے۔ اور اس سے بعض دفعہ لوگ گھبرا جاتے ہیں سب کچھ باہر نکال لاتی ہے۔ سلیشیا بھی بعض دفعہ ابھارتی ہے مگر سورائینم کے ابھارے ہوئے کو سلیشیا ٹھیک کرتی ہے کیونکہ یہ زخم سے بناتی ہے اس لئے سلیشیا اچھا کام کرتی ہے۔ تو ہر جو فیصلہ ہے وہ ڈاکٹر سے پوچھے بغیر زیادہ تر ماں باپ کو گھر میں کرنا چاہئے کیونکہ روزمرہ حالت بدلتی ہے۔ تین چار دواؤں کی حالتوں کا اچھی طرح مشاہدہ کر لیا جائے اور پھر خود ان کو بدلا جائے تو اللہ کے فضل سے آرام آ جاتا ہے۔

بلڈ ٹیومرز ہوتے ہیں بعض بچوں کے اور وہ کچے ہوتے ہیں، بہت ہی بدمنظر ہے کچا خون ابلا ہوا۔ چھالے خون کے بنے ہوئے یہ اللہ کے فضل سے سلیشیا سے بہت جلد ٹھیک ہوتے ہیں۔ اور سورائینم اور گریفائٹس اس کا بدل بدل کر دینا بہت مفید ہے۔

گردن کے اردگرد گلینڈز جو سخت ہو جاتے ہیں اس میں جو چوٹی کی دوائیں ہیں ان میں سے ایک سلیشیا ہے، ایک کلکیریا فلور اور کاسٹیکم بھی۔ (کاسٹیکم میں آہستہ آہستہ ایک لمبے عرصے میں گلینڈز سخت ہوتے ہیں) اور برائیٹا کارب بھی اور فائیٹولا کا بھی۔ یہ سب دوائیں ہیں جن کو یاد رکھنا چاہئے۔ علامتیں دیکھ لیں۔ اگر کسی اور دوا سے زیادہ مشابہ ہوں تو اس سے شروع کریں ورنہ پھر باری باری استعمال کی جا سکتی ہیں۔ سلیشیا زیادہ خطرناک گلینڈز کی بیماریوں میں زیادہ کام آتی ہے اور برائیٹا کارب عام طور پر گلے کی خرابی کے رجحان سے جو گلینڈز بڑھتے ہیں اور سخت ہو جاتے ہیں۔ اور فائیٹولا کا بھی کافی خطرناک بیماریوں میں کام آ سکتی ہے کیونکہ بریسٹ (Breast) کے کینسر کی بھی چوٹی کی دوا ہے، اگر علامتیں ملتی ہوں۔ گلے کا کرانک مرض جو کسی دوا سے قابو میں نہ آئے اس میں سوجنے کا زیادہ رجحان ہو زیادہ تو فائیٹولا کا اس میں بہت اچھی ہے۔ کلکیریا سلف بھی گلینڈز میں اچھی ہے۔

آنکھوں کی جو اچھی دوائیں ہیں ان میں سلیشیا کو ضرور یاد رکھنا چاہئے۔ کارنیا (Carnea) کے السر میں یہ بہت مفید ہے اور یہ مشکل مرض ہے جس کا علاج غالباً لیزر (Laser) وغیرہ سے کرتے ہیں۔ سلیشیا اس میں مفید ہے۔ سورج کو دیکھنے سے جو لوگ بے احتیاطی کرتے ہیں یا جو ویلڈنگ ہو رہی ہو وہاں نظر ڈال کے دیکھیں تو وہاں آہستہ آہستہ پھر جو مادہ سیمنٹ کا ہے وہ خراب ہو جاتا ہے پھر اکھڑنا شروع ہو جاتا ہے۔ اس میں مرک کور سب سے اچھی ہے ہومیو پیتھک میں۔ لیکن اونچی طاقت میں .C.M یا ایک لاکھ میں، بعض دفعہ کام نہیں کرتی مگر اکثر کام

کرتی ہے یا Cure کرے گی یا Palliate کرے گی۔ اس کے علاوہ کچھ دوائیں تلاش کرنی چاہئیں۔ مرک کور کے بعد میرا خیال ہے ہیپر سلف دے کر سلیشیا ٹرائی کی جائے تو ہو سکتا ہے کہ جو کام مرک کور نہ کر سکے وہ سلیشیا کر جائے۔ کلکیریا فلور کے بارے میں میں نے پہلے بھی بتایا تھا کہ بہت سی علامتیں ملتی ہیں اس کی اور اس لئے کئی دفعہ سلیشیا کی بجائے کلکیریا فلور انہیں امراض میں کام آتی ہے جن میں سلیشیا کام آتی ہے، ان کی علامتیں بہت ملتی ہیں۔

کلکیریا فلور کا ایک اپنا مزاج ہے وہ روزمرہ استعمال ہونے والی دوا ہے۔ مگر سلیشیا کے ساتھ اس کی پہچان غالباً غیر معمولی سردی کا مثلاً ایک مزاج ہے اس سے فرق پڑتا ہے اور سلیشیا زیادہ وسیع اثر کرنے والی ہے کلکیریا فلور کے مقابل پر۔

کانوں میں Roaring کی آواز کی کئی لوگ شکایت کرتے ہیں۔ یہ کئی دواؤں میں ہے لیکن سلیشیا میں تب مفید ہوگی اگر نزلاتی مادے کان کی طرف چلے جائیں اور جم جائیں اور کرانک State بن جائے اس میں سلیشیا مفید ہو سکتی ہے۔

کرانک نزلہ سلیشیا کا زرد رنگ کا گاڑھا جو بچے کا ٹھیک ہی نہ ہوتا ہو، پنجاب میں "نلی چوچو" کہتے ہیں ایسے بچوں کو "نلی چوچو" قطرہ ہر وقت ٹپکتا رہتا ہے اس کا علاج یہ ہے کہ سلیشیا اس کو ٹھیک کر دے گی۔ ضروری نہیں ہے کہ "نلی چوچو" بنے۔ سلیشیا میں بعض دفعہ ناک میں پرانے سخت چوہے بنتے چلے جاتے ہیں۔ ان کو اکھیڑو گے تو بلیڈنگ بھی ہو جاتی ہے۔ ایسے بچے ناک میں انگلی رکھ کر کھرچتے ہیں۔ ان کو سلیشیا دینی چاہئے اس سے کافی فرق پڑ جائے گا۔ رات کے وقت ان کو وٹامن ای (Vitamine E) کریم ضرور لگانی چاہئے اگر رات کے وقت وٹامن ای کریم لگا دی جائے تو ہفتہ دس دن کے اندر ہی سارا علاقہ اندر کا صاف ہو جاتا ہے، نرم پڑ جاتا ہے۔

کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ سلیشیا گلے کی خرابی میں Acute فارم میں کام نہیں آتی بلکہ مستقل اور کرانک کیسز میں کام آتی ہے۔ یہ درست نہیں ہے۔ گلے کا بخار اگر ہو اور سلیشیا نہ دیں تو شاید ہی کسی دوا سے وہ قابو میں آئے۔ سب سے ضدی بخار گلے کا بخار ہوتا ہے۔ جن لوگوں کو عادت پڑ جائے پنسلین کی، ان کو پنسلین کے بغیر آرام ہی نہیں آتا۔ حملے جلدی جلدی ہونے لگ جاتے ہیں۔ میرا تجربہ ہے کہ اس میں سلیشیا، کالی میور، فیرم فاس ۶x میں ملا کر، بعض دفعہ کلکیریا فلور ساتھ شامل کرنی پڑتی ہے۔ یہ دیں تو بخار اللہ کے فضل سے بہت جلدی ٹوٹ جاتا ہے۔

سلیشیا کی ایک ایسی علامت ہے جو ماؤں کو بہت تنگ کرتی ہے۔ چونکہ باوجود اس کے کہ بچوں کو سردی لگتی ہے اور بخار بھی سردی کی وجہ سے بڑھتا ہے اس کو پانی کی پیاس ٹھنڈے پانی کی ہوتی ہے، اور برف کھانا چاہے گا، کوک وغیرہ میں خوب برف ڈال کر پئے گا۔ یہ علامت بعض دفعہ ہومیو پیتھ کو گمراہ کرتی ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ Warm Blooded بچہ ہے۔ حالانکہ سلیشیا کی خاص علامت ہے جس کے تحت بخاروں میں ٹھنڈا پانی بچہ مانگتا ہے بعض دفعہ برف چوسنے کی ضد کرتا ہے۔ چونکہ اس کے اندر پلسٹیلا کا مادہ بھی ہے ایک۔ میں نے بتایا تھا نا کہ اس کی مشابہتیں پلسٹیلا سے اتنی ہیں کہ بعض دفعہ بخار کے دوران صرف پلسٹیلا کی علامتیں رہ جاتی ہیں۔ جلنا، پانی کی پیاس، پلسٹیلا میں پیاس نہیں ہے اس میں پیاس ہے۔ پلسٹیلا میں ٹھنڈے پانی کی طلب ہے۔ اگر ہے کچھ تو ٹھنڈے کی ہوگی۔ اس میں ٹھنڈے کی بھی ہے تو مکس ہو کر ایک نئی شکل بن جاتی ہے۔

یاد رکھیں کہ سلیشیا کے بخاروں میں بچے کا، مرد تو علامتیں بتا دیتا ہے اگر وہ ٹھنڈے پانی کی زیادہ طلب کرے تو اس وجہ سے سلیشیا چھوڑ نہیں دینی بلکہ ضرور دینی ہے۔

عام طور پر لکھا ہوا ہے کہ سلیشیا میں گوشت سے نفرت ہو جاتی ہے مجھے تو کبھی نظر نہیں آیا کہ جب سلیشیا کی ضرورت ہو تو یہ علامت ہو۔ لیکن یہاں کے جو ڈاکٹرز ہیں یورپ کے یہ لکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ عام گوشت سے نفرت ہوتی ہے۔

کرانک اسہال (Diarrohea) میں بھی سلیشیا مفید ہے۔ جتنے اسہال کرانک ہوں ان میں بعض دفعہ ٹوبر کولر اثرات بھی ہوتے ہیں لیکن بعض دفعہ کیمپ میں جیسے مہاجر کیمپ میں حالات خراب ہوں تو کرانک ڈائیریا بن جاتے ہیں یا پیچش کرانک ہو جاتی ہے ان میں سلفر چوٹی کی دوا ہے۔ کروٹن بہت اچھا اثر دکھاتی ہے اور سلیشیا بھی کرانک دواؤں میں غالباً کیمپ وغیرہ کے ڈائریا سے زیادہ تعلق رکھتی ہے۔ کیونکہ ایک ورلڈ وار میں مریضوں کو کثرت سے ڈائیریا ہوا اور کرانک بن گیا تو سلیشیا ایک ہومیو پیتھ نے شروع کی اور اللہ کے فضل سے بہت زیادہ پاپولر ہو گئی، ہر جگہ سلیشیا فائدہ مند رہی۔ لیکن جب ایک اور موقع آیا تو سلیشیا سے کوئی فائدہ نہ ہوا۔ بعض ڈاکٹر اس پر حیران ہوتے ہیں۔ حالانکہ خاص موسم خاص وباء اس تعلق سے علامتیں بھی بدل جاتی ہیں۔

ایک خاتون کے سوال پر حضور نے فرمایا انڈیا کے ڈائیریا میں تو غالباً سلفر سے علاج بہتر ہوگا۔ وہاں ایسے جراثیم کئی قسم کے پائے جاتے ہیں تو سلفر سے علاج شروع کرائیں۔ اگر نہ ٹھیک ہوا تو پھر جو دوائیں میں آپ کو لکھواتا ہوں ان سے ٹرائی کریں۔ سلیشیا اور پیٹیشیا اور اگر زیادہ ایک دم زور سے نکلتا ہو اور پیٹ میں درد کی شکایت ہو تو اس صورت میں کروٹن اچھی ہے۔ پیٹیشیا میں عموماً درد نہیں ہوتی یا کم ہوتی ہے مگر اس میں بو بہت ہوتی ہے۔

سلیشیا کی بعض علامتیں کالی کارب سے بھی ملتی ہیں۔ جو جنسی بیماریاں ہیں ان میں یہ کالی کارب سے ملتی ہے۔ اور ٹھنڈی بھی ہوتی ہے کالی کارب، اس لئے اس میں پہچان آپس میں مشکل ہے۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ دونوں میں ملتی جلتی علامتیں ہیں۔

رات کو بستر پر پیشاب میں بھی سلیشیا کام آتی ہے خاص طور پر اگر زیادہ سردی سے ہوتا ہو۔ اگر خشک سردی سے ہو تو پھر کاسٹیکم۔ اگر بے چینی کی علامتیں پائی جائیں بچوں میں یا آرسنک مزاج رکھتا ہو تو آرسنک بہت مؤثر ہے۔ اپوسائینم کی بھی تعریف لکھی ہوتی ہے لیکن اپوسائینم کے کیسز خاص شکل کے ہیں۔ وہ اگر اسی صورت میں آئیں تو فائدہ ہوگا۔ زیادہ تر یہ دوائیں بہت اچھی ہیں۔ آرسینک، کاسٹیکم، سلیشیا، اپوسائینم، نیٹرم میور (کالی فاس کے ساتھ) کالی فاس نیٹرم میور ملا کر دی جائے تو بعض کیسز میں اس سے بھی فائدہ پہنچتا ہے۔

بعض عورتوں کے مینسز رک جاتے ہیں۔ چند مہینے نہیں آتے تو بعض بچیاں ایسی شکایت کرتی ہیں خاص طور پر Puberty کا جو Age ہے اس کا زمانہ اس میں سلیشیا بہت اچھی ہے۔

اگر مینسٹرول خرابی سے مرگی کے دورے پڑتے ہیں۔ کسی زمانے میں کوئی شاک پہنچا ہو اس میں سلیشیا بہت مفید ہے۔ اور وہ مرگی جو پہلے چاند کے وقت زیادہ بڑھتی ہو، نئے چاند کے وقت، اس میں بھی سلیشیا مفید ہے اور یہ جو ہوتا ہے لیکوریا وغیرہ، پانی پڑنا جسے کہتے ہیں۔ یوٹرس کی خرابیوں میں سلیشیا عورتوں کا بہت اچھا دوست ہے اس کو مدنظر رکھنا چاہئے۔

کھانسی میں صرف کرانک کھانسی میں احتیاط کرنی چاہئے۔ بعض دفعہ وہ سل کے مادے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ دمے کے لئے مفید ہے زیادہ تر کرانک Tendency کو دور کرنے کے لئے۔ بعض دفعہ دمے کے دوران بھی اگر بخار ہو تو سلیشیا دینی پڑتی ہے لیکن اگر دمہ کا اٹیک ٹھیک ہو جائے پھر سلیشیا دیں تو زیادہ گہرا اور لمبا اثر دکھاتی ہے۔ کرانک رجحان کو ٹھیک کرتی ہے۔

بقیہ:۔ مختصرات

سوموار و منگل، ۱۰ اور ۱۱ جون ۱۹۹۶ء.

ہر سوموار اور منگل کو حضور اقدس ترجمۃ القرآن کی کلاسز لیتے ہیں۔ ان دو دنوں میں آپ نے کلاسز نمبر ۱۳۶ اور ۱۳۷ لیں جن میں علی الترتیب سورہ النحل کی آیت نمبر ۱۸ تا ۳۸ اور آیت ۳۹ تا ۶۱ کا ترجمہ اور ضروری مقامات کی تفسیر بیان فرمائی۔

بدھ اور جمعرات، ۱۲ اور ۱۳ جون ۱۹۹۶ء.

ان دو دنوں میں حضور انور ایدہ اللہ نے ہومیو پیتھی کی کلاسز نمبر ۱۶۴ اور ۱۶۵ لیں جن میں مختلف ادویہ کے خواص کے بارہ میں بتایا۔

جمعۃ المبارک ۱۴ جون ۱۹۹۶ء.

اردو بولنے والے احباب کے ساتھ حضور انور کی مجلس سوال و جواب ہوئی۔ حضور انور نے احباب کے درج ذیل سوالات کے جوابات عطا فرمائے۔

☆ قرآن مجید ایک عالمگیر کتاب شریعت ہے۔ اس کی دلیل کے طور پر یہ آیت کریمہ پیش کی جا سکتی ہے جس میں "ھدی للناس" کے الفاظ آئے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ "ھدی للناس" کے الفاظ تو تورات اور انجیل کے بارہ میں بھی قرآن مجید میں آئے ہیں۔ اس اشکال کی کیا وضاحت ہے؟

☆ خوابوں کی تعبیر کو کس حد تک Persue کرنا چاہئے۔ خوابوں کی تعبیر بتانے والی کتابوں پر کس حد تک اعتبار کیا جا سکتا ہے؟

☆ سائنس دان اپنی تحقیقات کے نتیجہ میں نئی سے نئی Anti—biotic ادویات دریافت کرتے رہتے ہیں جو تیسری دنیا کے ممالک میں بھی دستیاب تو ہو جاتی ہیں لیکن بہت مہنگی۔ کیا ہومیو پیتھک نظام میں ان ادویات کو منتقل کرنا مناسب ہوگا تاکہ غرباء بھی ان سے استفادہ کر سکیں۔

☆ کیا لاہوری جماعت (غیر مبایعین) کے کسی فرد کے پیچھے کسی احمدی کا نماز پڑھنا درست اور جائز ہے؟

☆ یہ بات ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فلسطین سے ہجرت کر کے کشمیر آئے تھے وہیں پر ان کی وفات اور تدفین ہوئی۔ سوال یہ ہے کہ اگر یہ بات صحیح ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ کشمیر میں ان کو ماننے والی کوئی قوم نظر نہیں آتی؟

☆ حدیث میں حضرت علیؓ کے بارہ میں خاتم الاولیاء کے الفاظ آتے ہیں اور اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ نے خود اپنے بارہ میں خاتم الاولیاء کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں (خطبہ الہامیہ صہ ۶۹، ۷۰)۔ سوال یہ ہے کہ کیا بیک وقت دو مختلف افراد کو ایک جیسا مقام عطا ہو سکتا ہے؟

☆ اسلام میں کھیلوں اور صحت جسمانی کو کیا اہمیت حاصل ہے۔ اور کیا قرآن کریم میں اس بارہ میں کوئی ہدایت موجود ہے؟

☆ حضور نے مختلف ممالک میں ریسرچ ٹیمیں بنائی ہوئی ہیں اور وہ لٹریچر اور دوسری چیزوں کے بارہ میں ریسرچ کرتی ہیں۔ کیا جماعت کا فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی طرز پر پریکٹیکل قسم کا کوئی ادارہ بنانے کا بھی ارادہ ہے؟

☆ قرآن مجید میں حضرت عیسیٰؑ اور ان کی والدہ کو پہاڑی مقام پر پناہ دئے جانے کا ذکر ملتا ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کی قبر تو کشمیر میں مل گئی ہے کیا حضرت مریمؑ کی قبر کا بھی کچھ علم ہے کہ وہ کہاں ہے؟

☆ سورہ الاعراف میں آیت نمبر ۱۴۸ میں قیامت کے آسمانوں اور زمین پر بھاری ہونے کا ذکر ہے۔ یہاں بھاری ہونے سے کیا مراد ہے؟

☆ زمانہ ماضی میں افریقہ کے لوگوں کو غلام بنا کر امریکہ اور انگلینڈ لایا گیا۔ آجکل ہم دیکھتے ہیں کہ انہی لوگوں کی نسل جرائم میں زیادہ ملوث ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے اور ان کی اصلاح کیسے کی جا سکتی ہے؟

☆ کہا جاتا ہے کہ ستاروں کا انسانوں کے مزاج پر اثر پڑتا ہے۔ اسلامی نقطہ نگاہ سے یہ کہاں تک درست ہے؟

☆ قرآن کریم میں ہے کہ جب رسول سے ملنے جاؤ تو صدقہ لے کر جایا کرو۔ صدقہ سے کیا مراد ہے؟

(ع۔ م۔ ر)

"خدا تعالیٰ اپنی طرف سے بندہ پر کوئی مصیبت نہیں ڈالتا بلکہ وہ انسان کے اپنے ہی برے کام اس کے آگے رکھ دیتا ہے"

(مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

وہی نکاح بابرکت ہو سکتا ہے
جو خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے احکام و قواعد کے ماتحت ہو

حضرت خلیفة المسیح الثانیؓ نے فرمایا:-

"ہماری جماعت کے بہت لوگ چاہتے ہیں کہ ان کے نکاح قادیان میں ہوں اور اس زمانہ میں حضرت خلیفة المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد وہ خواہش کرتے ہیں کہ ان کے نکاح میں پڑھوں لیکن سب دوستوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ بے شک بعض مقامات خاص طور پر بابرکت ہوتے ہیں اور ان میں جو کام کیا جائے اس میں خدا تعالیٰ برکت ڈالتا ہے۔ اور یہ بھی ٹھیک ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل اور رحم سے بعض بندوں کے متعلق چشم پوشی، غریب نوازی اور رحم اور شفقت کو کام میں لا کر ان کے پڑھے ہوئے نکاح میں بھی برکت رکھ دیتا ہے لیکن ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اصل برکت قرآن کریم کی اتباع میں ہوتی ہے۔ قرآن کریم کے احکام کے خلاف کیا ہوا کام خواہ کسی مقام پر ہو اور کسی انسان کے ذریعہ کروایا جائے کبھی بابرکت نہیں ہو سکتا۔ ....

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:

"تم میں سے دو شخص میرے پاس جھگڑا لائیں اور ان میں سے ایک لسان اور طرار ہو اور میرے سامنے اپنی بات ایسے رنگ میں پیش کرے کہ میں دھوکہ میں آکر اس کے حق میں فیصلہ دے دوں حالانکہ اس کا حق لینے کا نہ ہو تو وہ سمجھے کہ میں اپنے گھر جہنم کا حصہ لے آیا ہوں" (صحیح بخاری کتاب الاحکام باب موعظة الامام للخصوم)

پس جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی ایسے فیصلہ کے متعلق جو آپ کو دھوکہ دے کر کرایا جائے یہ فرماتے ہیں تو اور کون انسان ہے جس سے قرآن کریم کی ہدایات کے خلاف دھوکہ دے کر کوئی کام کرایا جائے اور وہ بابرکت ہو۔ اس لئے وہی نکاح بابرکت ہو سکتا ہے جو خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے احکام اور قواعد کے ماتحت ہو۔ میں تو ایک کمزور انسان ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کی فہرست میں اپنا نام آنا نجات کا باعث سمجھتا ہوں۔ مگر وہ جو خدا تعالیٰ کے پیارے اور محبوب تھے اور تمام نبیوں کے سردار تھے جن کی ایک نظر ہمارے لئے دو جہانوں کا بھلا کرنے کا باعث ہو سکتی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی قرآن کریم کے احکام کے خلاف دھوکہ دے کر مجھ سے کام کرا لے تو اس میں بھی برکت نہیں ہوگی بلکہ وہ جہنم کا ٹکڑا ہوگا جو اس کے لئے مصیبت اور دکھ کا باعث ہوگا۔ پس ہمارے دوست جہاں اس بات پر زور دیتے ہیں کہ ان کے نکاح قادیان میں پڑھے جائیں اور میں ان کے نکاح پڑھوں وہاں ان کو یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ ان کے نکاح قرآن کریم کے بتائے ہوئے احکام کے ماتحت ہوں جب وہ ایسا کریں گے تو ان کے نکاحوں میں خدا کے فضل اور رحم کے ماتحت زیادہ برکت ہوگی"۔

(خطبات محمود جلد سوم صہ ۲۴، ۲۵)

دنیائے مذاہب

جنسی بے راہروی کی یلغار کے سامنے عیسائیت کی پسپائی
ہم جنس پرستوں کے لئے دعاؤں کی نئی کتاب

مئی ۱۹۹۶ء میں عیسائی ہم جنس پرستوں کے لئے ایک نئی دعاؤں کی کتاب شائع ہوئی ہے جس کا نام ہے، We were baptised too (ہم نے بھی بپتسمہ لیا تھا) یہ کتاب دو امریکی میتھوڈسٹ پادریوں نے لکھی ہے اور اس کا دیباچہ ڈاکٹر ڈسمنڈ ٹوٹو (Dismund Tutu) آرچ بشپ آف کیپ ٹاؤن ساؤتھ افریقہ نے لکھا ہے۔ ٹوٹو صاحب ہم جنس پرستوں پر بڑے مہربان ہیں اور فروری ۱۹۹۶ء میں انہوں نے ہم جنس پرست افراد کو پادری مقرر کئے جانے کے حق میں آواز بلند کی تھی اور وہ ایسا کرنے والے سب سے اونچے درجے کے پادری تھے۔

دیباچہ میں ڈاکٹر ٹوٹو لکھتے ہیں:

Rejecting the gays is nearly the ultimate blasphemy

یعنی ہم جنس پرستوں کو رد کرنا تقریباً انتہائی درجہ کی گستاخی، بے حرمتی اور کفر ہے۔

اس کتاب میں ہم جنس پرستوں کے لئے بھی دعائیں شامل کی گئی ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے کہ یہ دعائیں Lesbian, Gays, Bisexual, and Trans sexuals کے لئے ہیں۔ یعنی مرد و عورت دونوں اصناف سے تعلق رکھنے والے افراد کے لئے ہیں خواہ ان کا جنسی تعلق اپنے ہم جنسوں سے ہو یا دونوں جنسوں سے یا معمول سے باہر کسی اور قسم کا ہو۔

ایک دعا میں سوال کی صورت میں یہ اقرار لیا جاتا ہے کہ تم ایسے تمام سماجی نظریات میں شمولیت سے دستبردار ہو جاؤ جن کا تعلق ہم جنس پرست افراد کے خلاف تعصب، نفرت اور ان کو صحیح عیسائی سمجھنے سے ہو۔

ایک دوسری دعا میں ہے:

We are no longer a people of the closet but a people of parades rainbows and quilts called to lead your church in a march of liberalisation

یعنی اب ہم راہبوں کی کوٹھڑیوں میں رہنے والے لوگ نہیں رہے بلکہ وہ ہیں جو زیب و نمائش، قوس و قزح اور نرم رضائیوں میں زندگی بسر کرنے والے ہیں اور ہمیں چرچ کو آزاد کرانے والے قافلہ کی قیادت کے لئے پکارا گیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ بشپ ٹوٹو کے دیباچہ سے چرچ آف انگلینڈ میں جو پہلے ہی ہم جنس پرستوں کے معاملہ میں پھوٹ کا شکار ہے مزید پھوٹ پڑے گی۔

سیدنا حضرت خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مجلس سوال و جواب

(لندن) ۱۵ جون ۱۹۹۶ء کو محمود ہال (مسجد فضل لندن) میں مجلس انصاراللہ برطانیہ کے زیر اہتمام سیدنا حضرت خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ اردو زبان میں ایک مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جس میں کثرت سے غیر از جماعت خواتین و احباب نے شرکت کی۔

مکرم آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ کی صدارت میں تعارفی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم چودھری فضل احمد صاحب نے کی۔ اس کے بعد مکرم نصیر احمد صاحب قمر (مدیر اعلیٰ اخبار الفضل انٹرنیشنل لندن) نے مختصراً جماعت احمدیہ کا تعارف پیش کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ کی تشریف آوری سے قبل مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کے پاکیزہ اردو منظوم کلام سے چند نمونے خوش الحانی سے سنائے۔

پانچ بجے حضور ایدہ اللہ کی تشریف آوری پر سلسلہ سوال و جواب شروع ہوا۔ مختلف سوالات کے جواب ارشاد فرماتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے خاص طور پر امت محمدیہؐ میں اختلافات کے اس حصے پر روشنی ڈالی جس کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ ہے کہ امت میں ایسے علماء اور فقہی اختلافات جو ہر قسم کے شر سے پاک ہوں وہ رحمت کا موجب ہیں۔ ایک اور سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ نے قرآن مجید سے حضرت امام مہدیؑ کی بعثت کا تفصیل کے ساتھ ذکر فرمایا۔ اور مسلمانوں کو توجہ دلائی کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اعلیٰ و ارفع شان کو پہچانیں اور ان پر ایمان لائیں۔

دو گھنٹہ کی اس مجلس کے اختتام پر کچھ دوستوں نے حضور ایدہ اللہ کے دست مبارک پر بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ بعد میں سب مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

(رپورٹ: بشیرالدین سامی۔ نمائندہ الفضل برطانیہ)

مختصر عالمی خبریں

(مرتبہ ابوالمسرور چوہدری)

پاکستان میں پانچ برسوں میں ایڈز سے ۴۱ مریض ہلاک ہوئے

(پاکستان) وزارت صحت پاکستان کی جانب سے حال ہی میں قومی اسمبلی کو بتایا گیا کہ پانچ برسوں میں ایڈز سے مرنے والوں کی تعداد ۴۱ ہے۔ اس پر قابو پانے کے لئے حکومت نے کئی اقدامات کئے ہیں۔ وفاقی اور صوبائی سطحوں پر سرکاری و نجی شعبہ میں قائم ہسپتالوں، کلینکوں میں خون کی سکریننگ کے لئے قانون سازی کی جا رہی ہے۔

بنگلہ دیش طوفان میں ڈیڑھ ہزار افراد ہلاک ہوئے

(بنگلہ دیش) بنگلہ دیش میں ریڈکراس کے فراہم کردہ اعداد و شمار کے مطابق حالیہ طوفان میں ڈیڑھ ہزار افراد ہلاک ہوئے اور چالیس ہزار سے زائد زخمی ہوئے اور سینکڑوں افراد ابھی تک لاپتہ ہیں۔ بنگلہ دیش ریڈکراس کے سربراہ نے بی بی سی کو بتایا کہ بادوباراں کے طوفان کے تین دن بعد بھی لاشیں برآمد کی جا رہی ہیں۔

اقوام متحدہ کے ساتھ عراق کا تیل کی فروخت کا معاہدہ

(عراق) عراق نے محدود مقدار میں تیل فروخت کرنے کی سلامتی کونسل کی پیشکش قبول کر لی ہے۔ اقوام متحدہ میں عراق کے سفیر نے اعلان کی اکہ عراق معاہدے پر دستخط کردے گا۔ اس پیشکش کے تحت عراق کو سخت نگرانی کے تحت ہر تین ماہ کے اندر ایک ارب ڈالر مالیت کا تیل فروخت کرنے کی اجازت ہوگی تاہم تیل کی فروخت سے حاصل ہونے والی رقم صرف دواؤں اور اشیائے خوراک کی خریداری پر صرف کی جاسکے گی۔

مشتہرین توجہ فرمائیں

جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقعہ پر جولائی ۹۶ء کے آخری ہفتہ میں حسب سابق الفضل انٹرنیشنل کا خصوصی نمبر شائع ہو رہا ہے۔ جو حضرات اس میں اشتہارات دینا چاہتے ہیں وہ فوری رابطہ کریں۔ الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

(مینجر)

محمد صادق جیولرز

MOHAMMAD SADIQ JUWELIER

آپ کے شہر ہمبرگ میں عرب امارات کی دوسری شاخ۔ ہمارے ہاں جدید ترین ڈیزائینوں میں خالص سونے کے زیورات دستیاب ہیں۔ عرب امارات کے بنے ہوئے ۲۲ قیراط سونے کے زیورات گارنٹی کے ساتھ دستیاب ہیں۔ نیز زیورات کی مرمت کے علاوہ ہر قسم کے زیورات آرڈر پر بھی بنوائیں۔ پرانے زیورات کو نئے میں بھی تبدیل کروا سکتے ہیں۔

ہمارے پتہ جات:

Hamburg:
Hinter der Markthalle 2
Near, Thalia Theater Karstedt,
20095 Hamburg,
Tel: 040/30399820

Frankfurt:
S. Gilani,
Tel: 069/685893

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

حضرت منشی محمد اسماعیل صاحب سیالکوٹی ۱۸۶۶ء یا ۱۸۶۷ء میں پیدا ہوئے۔ ۱۸۹۳ء میں حضرت اقدسؑ کی زیارت سے فیضیاب ہوئے اور ۱۹۰۰ء میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔ آپ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ خلافت اولیٰ کے دور میں آپکو قادیان بلالیا گیا جہاں آپ قرآن کریم پڑھانے اور دعوت الی اللہ میں مصروف رہتے۔ ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ ارتداد ملکانہ کے دوران دو بار علاقہ اجمیر کے علاقہ میں بھی بھیجے گئے۔ وفات ۱۰ دسمبر ۴۹ء کو ہوئی۔ حضرت مصلح موعودؓ نے آپکا ذکر کرتے ہوئے فرمایا "تہجد میں اتنے باقاعدہ تھے کہ کبھی بیماری میں بھی نہیں چھوڑی۔ دعوت الی اللہ میں اس طرح منہمک رہتے کہ ایسا انہماک بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتا ہے"۔ آپکا مختصر ذکر خیر روزنامہ "الفضل" ۱۸ اپریل کی اشاعت میں تاریخ احمدیت سے منقول ہے۔

★★محترم سید عباس علی شاہ صاحب ۲۴ مارچ ۱۹۹۶ء کو ۸۷ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ آپ نے شیعہ مسلک چھوڑ کر ۲۸ء میں احمدیت قبول کی اور اپنے خاندان اور عمرکوٹ ضلع ڈیرہ غازیخان کے پہلے احمدی بنے۔ صاحب رؤیا کشوف تھے جن میں سے تقریباً ایک سو کا ذکر کتاب "فیوض ربانی" میں ذاتی حالات کے بیان میں کیا ہے۔ ۶۹ء میں ربوہ منتقل ہوئے۔ تحصیل علم کا اس قدر شوق تھا کہ جب آپ نے عربی اور اسلامیات میں ایم اے کی ڈگری حاصل کی تو آپکی عمر ۶۰ سال سے متجاوز تھی۔ نصرت گرلز سکول کے مینجر بھی رہے اور انصاراللہ کے انسپکٹر بھی۔ آپکے مختصر کوائف محترم محمد یوسف بقاپوری صاحب کے قلم سے روزنامہ "الفضل" ۲۱ اپریل میں شائع ہوئے ہیں۔

★ ★ ★

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ بغرض تبلیغ ہندوستان بھر میں دورے فرمایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ جھنگ تشریف لائے تو محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب اس وقت کمسن تھے اور آپ نے بولنا شروع نہیں کیا تھا جس پر آپکی والدہ قدرے پریشان تھیں چنانچہ انہوں نے حضرت مولوی صاحبؓ کی خدمت میں بچے کو پیش کرکے دعا کی درخواست کی۔ حضرت مولوی صاحبؓ نے ننھے عبدالسلام کو گود میں اٹھایا اور پیار سے کہا "اوئے گونگلو توں بولدا کیوں نئیں"۔ اس کے بعد انہوں نے دعا کی اور فرمایا "یہ اتنا بولے گا کہ دنیا سنے گی"۔ چنانچہ اب ایک عالم گواہ ہے کہ یہ دعائیہ کلمات کس شان سے پورے ہوئے۔ محترم عبدالحمید چودھری صاحب کے قلم سے یہ واقعہ روزنامہ "الفضل" ۲۳ اپریل کی زینت ہے۔

★★روزنامہ "الفضل" ۲۴ اپریل میں محترم حمید احمد لائلپوری مرحوم کا ذکر خیر کرتے ہوئے محترم بشیر الدین سامی صاحب بیان کرتے ہیں کہ محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو جب نوبل انعام ملنے والا تھا تو ایک ہفتہ قبل محترم حمید صاحب نے خواب میں دیکھا کہ ٹیلی ویژن پر اعلان ہو رہا ہے کہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو نوبل انعام دیا گیا ہے۔ انہوں نے فی الفور ڈاکٹر صاحب کی بیگم کو اطلاع کی اور بعد ازاں محترم ڈاکٹر صاحب کی دعوت پر مرحوم سویڈن میں منعقدہ اس شاہی تقریب میں شامل ہوئے جس میں محترم ڈاکٹر صاحب کو نوبل انعام دیا گیا۔

★ ★ ★

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۵ اپریل کے شمارے کی زینت محترم نسیم سیفی صاحب کی ایک نظم کے دو اشعار ملاحظہ فرمائیں۔

وہ خوش نصیب جو شب زندہ دار ہوتے ہیں
نشانِ رحمت پروردگار ہوتے ہیں
انہی کو ملتی ہے تسکینِ قلب کی دولت
وفورِ شوق سے جو بے قرار ہوتے ہیں

★ ★ ★

اسی شمارہ میں مکرم سید منیر احمد نے مکرم سید اعجاز احمد شاہ صاحب کا ذکرخیر کیا ہے جنہوں نے ۱۹۴۳ء سے باقاعدہ خدمت سلسلہ کا آغاز کیا اور ۸۳ء میں ریٹائرمنٹ کے بعد بھی چھ برس تک خدمت بجا لاتے رہے۔ آپ ۲۳ ستمبر ۲۳ء میں محترم پیر جی سید علی احمد صاحب کے ہاں پیدا ہوئے جو ایک خانقاہ کے سجادہ نشین تھے مگر ۱۹۰۷ء میں حضرت مسیح موعودؑ کے دست مبارک پر بیعت کرکے سجادہ نشینی سے دستبردار ہوگئے۔
محترم اعجاز شاہ صاحب ۹۰ء میں جرمنی آگئے اور وہاں تا دم آخر خدمت سلسلہ میں مصروف رہے۔

★ ★ ★

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کی رخصتی کے موقع پر حضرت اماں جانؓ نے آپکو جو بیش قدر نصائح فرمائیں وہ ماہنامہ "مصباح" اپریل ۹۶ء کی زینت ہیں۔ آپؓ نے فرمایا:
"اپنے شوہر سے پوشیدہ یا وہ کام جس کو ان سے چھپانے کی ضرورت سمجھو ہرگز کبھی نہ کرنا۔ شوہر نہ دیکھے مگر خدا دیکھتا ہے اور بات آخر ظاہر ہوکر عورت کی وقعت کو کھو دیتی ہے۔
اگر کوئی کام ان کی مرضی کے خلاف سرزد ہو جائے تو ہرگز کبھی نہ چھپانا۔ صاف کہہ دینا کیونکہ اس میں عزت ہے اور چھپانے میں آخر بےعزتی اور بےوقری کا سامنا ہے۔
کبھی ان کے غصہ کے وقت نہ بولنا، تم پر یا کسی نوکر یا بچہ پر خفا ہوں اور تم کو علم ہو کہ اس وقت یہ حق پر نہیں ہیں جب بھی اس وقت نہ بولنا، غصہ تھم جانے پر پھر آہستگی سے حق بات اور ان کا غلطی پر ہونا اس کو سمجھا دینا۔ غصہ میں مرد سے بحث کرنے والی عورت کی عزت باقی نہیں رہتی۔ اگر غصہ میں کچھ سخت کہہ دیں تو کتنی ہتک کا موجب ہو۔
ان کے عزیزوں کو عزیزوں کی اولادوں کو اپنا جاننا۔ کسی کی برائی تم نہ سوچنا خواہ تم سے کوئی برائی کرے۔ تم دل میں بھی سب کا بھلا ہی چاہنا اور عمل سے بھی بدی کا بدلہ نہ کرنا۔ دیکھنا پھر ہمیشہ خدا تمہارا بھلا ہی کرے گا"۔

★ ★ ★

محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ مرحومہ کے والد بہت متعصب غیراحمدی تھے لیکن مرحومہ کی شادی ایک احمدی محترم محمد ابراہیم صاحب سے ہوئی اور دونوں خاندانوں کے مذہبی فرق کو دیکھ کر آپ بہت پریشان رہنے لگیں۔ آخر آپ نے ایک خواب دیکھا اور اپنے سسر سے ذکر کیا تو وہ آپکو قادیان لے گئے اور آپ نے پہچان لیا کہ یہی جگہ خواب میں دیکھی تھی۔ پھر حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو احمدیت کا عشق لے کر واپس لوٹیں۔ آپکا مختصر ذکر خیر محترمہ شمیم سرور صاحبہ کے قلم سے مذکورہ شمارہ میں شائع ہوا ہے۔

★ ★ ★

اس کالم کے لئے موصول شدہ اپریل ۹۶ء کے دیگر رسائل میں ماہنامہ "خالد" ربوہ اور ماہنامہ "النصیر" میامی (امریکہ) بھی شامل ہیں۔

مکتوب آسٹریلیا

(مرتبہ: چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل، آسٹریلیا)

کیا زمین پر زندگی مریخ سے آئی تھی؟

سائنسدان عموماً یہ خیال کرتے ہیں کہ زندگی کا آغاز جن جراثیم سے ہوا وہ زمین میں ہی کہیں گرم پانی کے جوہڑوں کے کیچڑ میں پیدا ہوئے تھے کیونکہ بھوکے جراثیم کے لئے ان میں وافر خوراک موجود تھی لیکن ایک چونکا دینے والا نظریہ حال ہی میں یہ پیش کیا گیا ہے کہ گرم کیچڑ سے بھی پہلے یہ جراثیم نظام شمسی کے سیاروں جیسے زمین۔ مریخ، زہرہ (وینس)۔ عطارد (مرکری) وغیرہ کی چٹانوں کے اندر جنم لے چکے تھے اور شہب ثاقبہ کے اندر شدید گرمی اور دباؤ میں محفوظ رہتے ہوئے بچتے بچاتے زمین کی سطح پر پانی کے جوہڑوں تک پہنچے تھے۔ آج سے تقریباً ۳ء۸ تا ۴ ارب سال پہلے بڑے بڑے حجم کے سیاروں کے ٹکڑے کثرت سے زمین پر گرا کرتے تھے اس وقت تک نظام شمسی کو کروں کی شکل اختیار کئے ہوئے تقریباً ایک ارب سال گزر چکے تھے یہ نظریہ ایڈلیڈ (آسٹریلیا) یونیورسٹی کے بین الاقوامی شہرت کے حامل ماہر فلکیات پروفیسر پال ڈیویز نے حال ہی میں پیش کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ نظام شمسی کے مختلف کروں کے درمیان زندگی کا تبادلہ کثرت سے ہوتا رہا ہے اور غالباً اس وقت بھی ہو رہا ہے۔ پرانے ڈی این اے (DNA) جو زمین سے مٹ چکے ہیں وہ ایک دفعہ پھر یہاں پر سر اٹھا سکتے ہیں جن سے زندگی ایک دفعہ پھر نئے سرے سے شروع ہوسکتی ہے یا کئی قسم کے حیران کن اور عظیم نتائج ظہور میں آسکتے ہیں۔ زمین کے اندر گہرائی میں ایسے سخت جان بیکٹیریا ملے ہیں جو سو درجہ سینٹی گریڈ کے پانی میں بھی خوب نشو و نما پاتے ہیں ان کو ARCHAEA کہا جاتا ہے اور یہ گرمی اور دباؤ میں خوش رہتے ہیں اور ہزاروں بلکہ کروڑوں سال تک خوابیدہ حالت (FROZEN AND DORMANT) میں زندہ رہ سکتے ہیں۔ ان جراثیم میں یہ صلاحیت ہے کہ یہ پتھروں کے اندر چھپ کر ہزاروں سال کا سفر کرکے شدید گرمی اور دباؤ کے باوجود زندہ سلامت ایک کرہ سے دوسرے کرہ تک پہنچ جائیں اور یہی بیکٹیریا غالباً ان بیکٹیریا کے آباء و اجداد ہونگے جن سے زمین کے گرم جوہڑوں میں زندگی کا آغاز ہوا تھا (ماخوذ ہیرلڈ ۱۱ مارچ ۹۶ء)

سوچ اور تجربہ کے نتیجہ میں مختلف نظریات وجود میں آتے رہتے ہیں اس لئے اصل حقیقت کو خدا ہی جانتا ہے۔ پروفیسر پال ڈیویز (PAUL DAVIES) کے نظریہ کے دو حصے ہیں ایک تو یہ کہ زمین پر انسان سے پہلے ایک ایسی آنکھوں سے اوجھل مخلوق بستی تھی جو گرم ابلتے پانی میں بھی نہ صرف زندہ رہتی تھی بلکہ خوب نشو و نما پاتی تھی۔ دوسرا حصہ یہ ہے کہ زندگی کا تبادلہ ایک کرہ سے دوسرے کرہ میں کثرت سے ہوتا رہا ہے اور غالباً اب بھی ہو رہا ہے اور اس حقیقت سے عظیم نتائج ظہور میں آسکتے ہیں۔ قرآن کریم اس سلسلہ میں غور و فکر کرنے والوں کی یوں راہنمائی فرماتا ہے: "اور انسان کو ہم نے آواز دینے والی مٹی سے یعنی سیاہ گارے سے جس کی ہیئت تبدیل ہوگئی تھی پیدا کیا ہے اور اس سے پہلے جنوں کو ہم نے سخت گرم ہوا کی (قسم کی) آگ سے پیدا کیا تھا" (۱۵:۲۷-۲۸)۔ پھر فرمایا: "اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان جانداروں کی قسم سے اس نے پھیلا دیا ہے اس کے نشانوں میں سے ہے اور جب وہ چاہے گا ان سب کے جمع کرنے پر قادر ہوگا"۔ (۴۲:۳۰)

آسٹریلیا میں ۳۰ ہزار سالہ پرانی چکی کی دریافت

آسٹریلیا میں کڈی سپرنگز (CUDDIE SPRINGS) کے مقام پر کھدائی کے دوران کوئی چار ہزار پرانی اشیاء کے ٹکڑے دستیاب ہوئے ہیں جو تقریباً تیس ہزار سال قبل آسٹریلیا کے باسی استعمال کیا کرتے تھے۔ عام اندازہ ہے کہ یہاں کے اصلی باشندے (ABORIGINES) کم از کم چالیس ہزار سال سے آسٹریلیا میں رہ رہے ہیں۔
جو ٹکڑے دستیاب ہوئے ہیں ان میں ایسے پتھر بھی ملے ہیں جن پر دانے کوٹے یا پیسے جاتے تھے۔ ان ٹکڑوں پر کنگرو اور خرگوشوں وغیرہ کے بال اور خون کے دھبے بھی ملے ہیں جن کو وہ شکار کیا کرتے تھے۔ یہ تحقیق اس لحاظ سے اہم ہے کہ اب تک اس سے زیادہ پرانے پتھر کے آلات و اوزار کسی اور جگہ سے دستیاب نہیں ہوئے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ پتھر کا زمانہ اس سے بہت پہلے شروع ہوچکا تھا جو اب تک سمجھا جاتا تھا۔ نیز اس زمانہ میں بھی لوگ کاشتکاری کرتے تھے، دانے کوٹ کر روٹی پکاتے اور شکار پتھروں کے ہتھیاروں سے کیا کرتے تھے۔
اس سے قبل سب سے پرانے پتھر کے آلات مصر سے دریافت ہوئے تھے جو انیس ہزار سال پرانے تھے۔

خریداران الفضل سے گذارش

کیا آپ نے نئے سال کا چندہ خریداری ادا کردیا ہے؟
اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں اس کی ادائیگی فرماکر رسید حاصل کریں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع کریں۔ رسید کٹواتے وقت اپنا AFC نمبر ضرور درج کروائیں۔ شکریہ (مینجر)

Muslim Television Ahmadiyya Programme Schedule for Transmission

01/07/1996 - 10/07/1996

Monday 1st July 1996

00.00 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner- Tarteel-ul-Quran No 15(R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab 27.6.96 (R)
02.00 Around The Globe - Documentary: Bait-ul-Hamd ii) Waqfe Nau Ki Masjid Aqsa Ki Sair (Rabwah)
03.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 1 (R)
04.00 Learning Norwegian Lesson No 23 (R)
05.00 Mulaqat -with Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends 27.4.96
06.00 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No 15 (R)
07.00 A Letter From London
08.00 Siraiky Programme -F/S 18.8.95
09.00 Liqaa Ma'al Arab 27.6.96 (R)
10.00 Urdu Programme - Speech on Seerat-un-Nabi bayan Karnay kay 8 Tareeq by Mir Mahmood A.Nasir - Part 1
11.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 1 (R)
12.00 Tilawat, Hadith, News
12.30 Children's Corner -Bait Bazi - Nasirat-ul-Ahmadiyya - Rabwah
13.00 Indonesian Programme
14.00 Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV Lesson No 42 (N)
15.00 M.T.A. Sports - Annual Sports Day - Ansar-ul-Ahmadiyya Rabwah 23.3.96
16.00 Liqaa Ma'al Arab No. 51 (New)
17.00 Turkish Programme-
18.00 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib - No 7 (N)
19.00 German Programme: 1)Begegnung mit Hadhrat Khalifatul Masih IV 2) Cooking Program
20.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 2 (N)
21.00 Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30 Various Programme
22.00 Tarjumatul Quran Class with Hadhrat Khalifatul Masih IV Lesson No 42 (R)
23.00 Learning French
23.30 Various Programme

Tuesday 2nd July 1996

00.00 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib - No 7 (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab No. 51 (R)
02.00 M.T.A. Sports - Annual Sports Day - Ansar-ul-Ahmadiyya Rabwah 23.3.96 (R)
03.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 2 (R)
04.00 Learning French
04.30 Various Programme
05.00 Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV Lesson No 42 (R)
06.00 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib - Lesson No 7 (R)
07.00 Islamic Teachings - Rohani Khazaine
07.30 Various Programme
08.00 Pushto Programme - F/S 24.6.94
09.00 Liqaa Ma'al Arab No. 51 (R)
10.00 Bangla Programme / Urdu Programme
11.00 Learning Languages with Huzur Lesson No 2 (R)
12.00 Tilawat, Hadith, News
12.30 Children's Corner - Children's Eid Milan Function
13.00 From The Archives -F/S on Tarbiyyat 17.2.89
14.00 Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - Lesson No 43 (N)
15.00 Medical Matters - Health of Mother and Child - Part 1
15.30 A Talk with a New Convert - Imdad Hussain
16.00 Liqaa Ma'al Arab No. 52 (New)
17.00 Norwegian Programme - Islami Usul Ki Philosophy No 10
18.00 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No. 16 (N)
19.00 German Programme -1) Kinderquiz 2) Lajna Discussion
20.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 3 (N)
21.00 Around The Globe - Hamari Kaenat
21.30 Various Programme
22.00 Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV Lesson No 43 (R)
23.00 Learning Chinese Lesson No 20
23.30 Hikayat-e-Shereen No 9 (N)

Wednesday 3rd July 1996

00.00 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No. 16 (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab No. 52 (R)
02.00 Medical Matters - Health of Mother and Child- Part 1
02.30 Talk with a New Convert - Imdad Hussain (R)
03.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 3 (R)
04.00 Learning Chinese Lesson No 20 (R)
04.30 Hikayat-e-Shereen No 9 (R)
05.00 Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV Lesson No 43 (R)
06.00 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Tarteel - ul - Quran Lesson No. 16 (R)
07.00 Around The Globe - Hamari Kaenat (R)
07.00 Various Programme
08.00 Russian Programme
09.00 Liqaa Ma'al Arab No. 52 (R)
10.00 Bangla Programme / Urdu Programme
11.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 3 (R)
12.00 Tilawat, Hadith, News
12.30 Children's Corner - Quiz Programme - From Rabwah
13.00 Indonesian Programme
14.00 Natural Cure - Homeopathy - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - Lesson No 34 (N)
15.00 M.T.A. Variety - Celebration of 24hr Transmission of MTA
16.00 Liqaa Ma'al Arab No. 53 (New)
17.00 French Programme
18.00 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sb Lesson No 8 (N)
19.00 German Programme 1) Tic Tac 2) A Visit of Hadhrat Khalifatul Masih IV
20.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 4 (New)
21.00 M.T.A. Life Style - Al Maidah
22.00 Natural Cure - Homeopathy - With Hadhrat Khalifatul Masih Lesson No 34 (R)
23.00 Learning Arabic Lesson No 6 (R)
23.30 Arabic Programme - Qaseedah/Nazm

Thursday 4th July 1996

00.00 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib- Lesson No 8 (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab No 53 (R)
02.00 MTA Variety - Celebration of 24hr Transmission of MTA (R)
03.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 4 (R)
04.00 Learning Arabic Lesson no 6 (R)
04.30 Arabic Programme - Qaseedah/Nazm
05.00 Natural Cure - Homeopathy - With Hadhrat Khalifatul Masih IV Lesson No 34 (R)
06.00 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib- Lesson No 8 (R)
07.00 MTA Lifestyle - Al Maidah (R)
08.00 Sindhi Programme - Friday/Sermon 15.7.94
09.00 Liqaa Ma'al Arab No 53 (R)
10.00 Urdu Programme - on Seerat Hadhrat Masih Maud (as) by Mirza Bashir Ahmad - 'Durr-i-Manthur' - Part 2
11.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 4 (R)
12.00 Tilawat, Hadith, News
12.30 Various Programme
13.00 Chinese Programme: Book Reading with Love to Chinese Brothers
14.00 Natural Cure - Homeopathy - With Hadhrat Khalifatul Masih Lesson No 35 (N)
15.00 Quiz Prog - on Jashn-e-Azaadi
15.30 An Introduction of First 14 Members of Lajna Imaillah - About Hadhrat Sayeda Nawab Mubarika Begum Sahiba
16.00 Liqaa Ma'al Arab - No 54 (N)
17.00 Bosnian Programme - Part 2- Question & Answer Session With Hadhrat Khalifatul Masih IV - with Bosnians - in Stuttgart-Germany
18.00 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No 17
19.00 German Programme 1) Sports Program 2) Children Program (Zoo)
20.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 5 (R)
21.00 M.T.A. Entertainment - Mehfil-e-Naat
22.00 Natural Cure - Homeopathy - With Hadhrat Khalifatul Masih Lesson No 35
23.00 Learning Norwegian Lesson No 24
23.30 Various Programme

Friday 5th July 1996

00.00 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner- Tarteel-ul-Quran Lesson No 17
01.00 Liqaa Ma'al Arab No 54 (R)
02.00 Quiz Programme - on Jashn-e-Azaadi (R)
02.30 An Introduction of First 14 Members of Lajna Imaillah - about Hadhrat Sayeda Nawab Mubarika Begum Sahiba (R)
03.00 Learning Languages with Huzur Lesson No 5 (R)
04.00 Learning Norwegian Lesson No 24 (R)
04.30 Various Programme
05.00 Natural Cure - Homeopathy - With Hadhrat Khalifatul Masih IV -Lesson No 35 (R)
06.00 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No 17 (R)
07.00 M.T.A Entertainment - Mehfil-e-Naat
08.00 Pushto Programme - Friday Sermon 20.5.94
09.00 Liqaa Ma'al Arab - No 54 (R)
10.00 Bangla Programme - Urdu Programme
11.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 5 (R)
12.00 Tilawat, Hadith, News
12.30 Darood Shareef and Nazm
13.00 Friday Sermon - By Hadhrat Khalifatul Masih IV - Live - 5.7.96
14.15 Speech - Islami Usul ki Philosophy - by Hafiz Muzaffar Ahmad
15.00 Mulaqat - with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends - 5.7.96
16.00 Liqaa Ma'al Arab - Rec 2.7.96 (N)
17.00 Turkish Programme -
18.00 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib - Lesson No 9
19.00 German Programme - 1) Ihre Fragen 2)Willkommen in Deutschland
20.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 6 (N)
21.00 Medical Matters - with Dr. Mujeeb-ul-Haq Sb
21.30 Friday Sermon - By Hadhrat Khalifatul Masih IV - 5.7.96
22.30 Learning French
23.00 Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu Speaking Friends - 5.7.96(R)

Saturday 6th July 1996

00.00 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib - Lesson No 9
01.00 Liqaa Ma'al Arab - 2.7.96 (R)
02.00 MTA Variety -
02.30 Various Programme
03.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 6 (R)
04.00 Learning French (R)
04.30 Various Programme
05.00 Mulaqat - with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends- 5.7.96 (R)
06.00 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib- Lesson No 9 (R)
07.00 Medical Matters - with Dr Mujeeb-ul-Haq Sb
07.30 Various Programme
08.00 Friday Sermon - By Hadhrat Khalifatul Masih IV - 5.7.96 (R)
09.00 Liqaa Ma'al Arab - 2.7.96(R)
10.00 Bangla Programme - Urdu Programme
11.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 6 (R)
12.00 Tilawat, Hadith, News
12.30 Children's Corner - Waqfeene Nau Ki Khailain - Rabwah
13.00 Question Time : with Hadhrat Khalifatul Masih IV - Kinder Drossa - Hamburg - Germany
14.00 Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.00 Meet Our Friends - Michael Di Biase - Regional Councillor- City of Vaughan - Canada
16.00 Liqaa Ma'al Arab Rec. 3.7.96
17.00 Arabic Programme - Tafseer-ul-Quran
18.00 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Tarteel-ul-Quran - Lesson no 18 (N)
19.00 German Programme 1) Kindersendung 2) Rede v. Herrn Hadayatullah Hubsch
20.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 7 (N)
21.00 Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30 A Page from the History of Ahmadiyyat by B.A. Rafiq Sahib
22.00 Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
23.00 Learning Chinese Lesson No 21
23.30 Hikayat-e-Shereen No 10 (N)

Sunday 7th July 1996

00.00 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Tarteel-ul-Quran - Lesson no 18(R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab No 3.7.96(R)
02.00 Meet Our Friends - Michael Di Biase- Regional Councillor- City of Vaughan - Canada
03.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 7 (R)
04.00 Learning Chinese Lesson No 21 (R)
04.30 Hikayat-e-Shereen No 10 (R)
05.00 Children's Mulaqat with Khalifatul Masih IV (R)
06.00 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No 18(R)
07.00 Islamic Teachings - Rohani Khazaine
07.30 A Page From the History of Ahmadiyyat by B.A Rafiq
08.00 Sindhi Programme -Friday/Sermon 22.7.94
09.00 Liqaa Ma'al Arab - 3.7.96 (R)
10.00 Bangla Programme - Urdu Programme
11.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 7 (R)
12.00 Tilawat, Hadith, News
12.30 Question Time - with Hadhrat Khalifatul Masih IV - Southfields School - 13.4.96
14.00 Mulaqat -with Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends 7.7.96
15.00 Around The Globe - Documentary : 'Eurotunnel'
16.00 Liqaa Ma'al Arab- 4.7.96 (New)
17.00 Albanian Programme
18.00 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib - Lesson No 10
19.00 German Programme 1) Quiz Show Lajna 2) Zeit Zum diskutieren
20.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 8 (N)
21.00 A Letter from London
21.30 Address by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Opening Speech - J/S UK 1993
23.30 Learning Norwegian Lesson No 25

Monday 8th July 1996

00.00 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner -Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib- Lesson No 10 (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab - 4.7.96 (R)
02.00 Around the Globe- Documentary : 'Eurotunnel'
03.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 8 (R)
04.00 Learning Norwegian Lesson No 25 (R)
05.00 Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends. 7.7.96(R)
06.00 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib Lesson No 10(R)
07.00 A Letter From London
08.00 Siraiky Programme - F/S - 25.8.95
09.00 Liqaa Ma'al Arab- 4.7.96 (R)
10.00 Urdu Programme - Speech on 'Seerat-un-Nabi bayan karney kay 8 Tareeq - Part 2
11.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 8 (R)
12.00 Tilawat, Hadith, News
12.30 Children's Corner - Bait Bazi - From Rabwah
13.00 Indonesian Programme.
14.00 Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - Lesson No 44 (N)
15.00 MTA Sports - Marathon Walk - Bournemouth - April 1996 - UK
16.30 Liqaa Ma'al Arab - No 55 (N)
17.30 Turkish Programme -
18.00 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No 19
19.00 German Programme - 1) Begegnung mit Hadhrat Khalifatul Masih IV 2) Cooking Program
20.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 9 (New)
21.00 Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30 Various Programme
22.00 Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV- Lesson No 44 (R)
23.00 Learning French
23:30 Various Programme

Tuesday 9th July 1996

00.00 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No 19(R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab - No 55 (R)
02.00 MTA Sports - Marathon Walk - Bournemouth, UK- April'96 (R)
03.30 Learning Languages With Huzur Lesson No 9(R)
04.30 Learning French (R)
05.00 Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV- Lesson No 44 (R)
06.00 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No 19(R)
07.00 Islamic Teachings - Rohani Khazaine
07.30 Various Programme
08.00 Pushto Programme - F/S 3.6.94
09.00 Liqaa Ma'al Arab - No 55 (R)
10.00 Bangla Programme / Urdu Programme
11.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 9 (R)
12.00 Tilawat, Hadith, News
12.30 Various Programme
13.00 From The Archives - F/S -on Tarbiyyat 24.02.89
14.00 Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - Lesson No 45 (N)
15.00 Medical Matters : Health of Mother and Child - Part 2
15:30 Conversation with a New Convert - Mohammed Sadiq Sahib
16.00 Liqaa Ma'al Arab - No 56 (N)
17.00 Norwegian Programme - Islami Usul Ki Philosophy No. 11
18.00 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib - Lesson No 11 (N)
19.00 German Programme - 1) Kinderquiz 2) Lajna Discussion
20.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 10 (N)
21.00 Around The Globe - Hamari Kaenat
21.30 Various Programme
22.00 Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV - Lesson No 45 (R)
23.00 Learning Chinese Lesson No 22
23.30 Hikayat-e-Shereen No 11 (N)

Wednesday 10th July 1996

00.00 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib -Lesson No 11(R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab -No 56 (R)
02.00 Medical Matters - Health of Mother and Child - Part 2 (R)
02.30 Conversation with a New Convert - Mohammed Sadiq Sahib (R)
03.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 10 (R)
04.00 Learning Chinese - Lesson No.22 (R)
04.30 Hikayat-e-Shereen No 11. (R).
05.00 Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV - Lesson No 45 (R)
06.00 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib- Lesson No 11
07.00 Around The Globe - Hamari Kaenat
07.30 Various Programme
08.00 Russian Programme
09.00 Liqaa Ma'al Arab No 56 (R)
10.00 Bangla Programme / Urdu Programme
11.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 10 (R)
12.00 Tilawat, Hadith, News
12.30 Children's Corner - Quiz Programme - from Rabwah
13.00 Indonesian Programme
14.00 Natural Cure - Homeopathy With Hadhrat Khalifatul Masih IV - Lesson No 36 (N)
15.00 MTA Variety -
16.00 Liqaa Ma'al Arab No. 57 (N)
17.00 French Programme
18.00 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No 20
19.00 German Programme - 1) Tic Tac 2) A Visit of Hadhrat Khalifatul Masih IV
20.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 11(N)
21.00 MTA Life Style - Al Maidah -
22.00 Natural Cure - Homeopathy With Hadhrat Khalifatul Masih IV - Lesson No 36
23.00 Learning Arabic Lesson No. 7
23.30 Arabic Programme: Qaseedah/Nazm

Please note:
Programmes and Timings may change without prior notice.
All times are given in British time.
For more information please phone or fax.
+ 44 .181 .874 .8344

Al Fazl International Weekly, London
16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K)
ISSN: 1352 9587
☎ (0) 181 870 8517
Fax: (0) 181 870 1095
Vol. 3 Friday, June 28, 1996 No. 26

حاصل مطالعہ

داستان تین درباری ملاؤں کی

(دوست محمد شاہد)

پشاور کے ایک اہل قلم جناب اکبر خان شیدائی ان دنوں شکاگو میں مقیم ہیں۔ آپ کا درج ذیل نوٹ رسالہ "حکایت" لاہور مارچ ۱۹۹۶ء کے شمارہ کے صفحہ ۹۱ تا ۹۵ میں سپرد اشاعت ہوا ہے جو امید ہے قارئین الفضل کی دلچسپی اور معلومات میں اضافہ کا موجب ہوگا۔ جناب شیدائی کو سرحد کے تین درباری ملاؤں یعنی اشرف قریشی صاحب اور مفتی محمود صاحب اور فضل الرحمٰن صاحب کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ چنانچہ وہ اپنے چشم دید مشاہدات کی بناء پر ان فتنہ پرور ملاؤں کے "کارناموں" پر روشنی ڈالتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"وقت کے ساتھ ساتھ ہر چیز ترقی کر گئی ہے۔ اب علماء دین سیاسی قائدین بھی بن گئے ہیں اور ارباب اقتدار کے درباروں میں آنے جانے سے ترقی اور مراعات بھی ملنے لگی ہیں۔ اوپر کے طبقے سے ملنے ملانے اور گپ شپ لگانے کا ایک بڑا فائدہ یہ پہنچا کہ اب مساجد میں بیٹھنے والے علماء دین کا معیار بلند ہو گیا ہے۔ مسجدوں کے ساتھ جدید ساز و سامان سے آراستہ و پیراستہ مکان، بجلی، پانی، فلش سسٹم لگا دیا گیا ہے اور بعض مساجد میں ٹیلی فون بھی لگ گئے ہیں۔ مسجدوں میں آرائش و زیبائش کا سامان لگ جانے سے سیکیورٹی بھی بٹھانی پڑی ہے جو اضافی خرچے کا باعث بنی ہے مگر ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک حاکم وقت اور ان کے ایک مراعات یافتہ درباری ملا میں ٹھن گئی۔ بات عجیب لگتی ہے مگر ایسا یقیناً ہوا اگرچہ بادشاہ اور ملا کا یارانہ بہت پرانا ہے۔ ملاؤں کے چشمہ فیض سے ہر حاکم مستفیض ہوتا رہا۔ جہاں عنان حکومت میں کوئی گڑبڑ ہوئی یا زیر و بم پیدا ہوا یا کاروبار سلطنت میں اتار چڑھاؤ پیدا ہوا وہیں عوام الناس کو ٹھنڈا کرنے کے لئے کسی ملا سیانے نے فتویٰ مار کر اس ناؤ کو ڈوبنے سے بچایا۔

بہر حال حاکم تھے صوبہ سرحد کے مرحوم گورنر اور وزیر اعلیٰ ریٹائرڈ لیفٹیننٹ جنرل فضل حق اور ان کے مدمقابل تھے جامعہ اشرفیہ کے مہتمم اور پشاور کی مشہور تاریخی جامعہ مسجد مہابت خان کے خطیب حضرت مولانا محمد اشرف قریشی صاحب۔ لیفٹیننٹ جنرل فضل حق سرحد کے ڈپٹی مارشل لاء ایڈ منسٹریٹر بھی رہے۔ وہ چارسدہ کے ایک مشہور گاؤں روگ کے رہنے والے ریٹائرڈ میجر جنرل اور واپڈا کے سابق چیئرمین فضل رزاق کے بھائی اور ایک بزرگ اور مقتدر ہستی پیر فضل خالق کے فرزند تھے۔ وہ فوج کی ملازمت کے دوران چونڈہ سیکٹر میں تھے اور صوبہ سرحد کے ایک گورنر بریگیڈیئر ریٹائرڈ گلستان جنجوعہ (گائیڈ کیولری) کے ساتھ مل کر دشمن کے خلاف سینہ سپر رہے۔ بعد میں ایک سول حکومت کی طرف سے کئے گئے فوجی اقدامات کے سلسلے میں بلوچستان میں تعینات رہے اور آپریشن "جھلاواں" میں نام پیدا کیا۔

مرحوم صدر جنرل ضیاء الحق کے دور میں صوبہ سرحد کے مارشل لاء ایڈ منسٹریٹر بنے۔ بعد میں گورنر اور پھر وزیر اعلیٰ بنائے گئے۔ صوبہ سرحد یونیورسٹی کے بانی عبدالقیوم خان کے بعد یہ واحد حاکم تھے جنہوں نے پبلک کے دلوں پر حکومت کی۔ مرحوم بے پناہ صلاحیتوں کے مالک اور سخت گیر آفیسر اور سول حاکم ثابت ہوئے۔ ان کے دور میں فلاح و بہبود عامہ کے جتنے کام ہوئے وہ ان کی زبردست فکری شخصیت اور معاملات پر مضبوط گرفت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ انہوں نے سول اداروں کو سختی سے کنٹرول کئے رکھا اور کسی کو من مانی نہیں کرنے دی۔ بلدیہ پشاور، پی ڈبلیو ڈی، واپڈا، قبائلی علاقہ جات، حکومتی امور، ہسپتال کوئی جگہ ایسی نہ تھی جہاں سے انہوں نے پیداگیروں، ٹھگوں اور کرپشن پیدا کرنے والے افسروں سے پاک نہیں کیا۔ انہوں نے خود کام کیا اور دوسروں سے کروایا۔ روس افغان جنگ سے پیدا ہونے والے اثرات کو کم کیا اور معاملات کو نہایت اچھے طریقے سے قابو کئے رکھا۔

گورنر شپ سے الگ ہونے کے بعد انہیں قتل کے ایک جھوٹے مقدمہ میں پھنسایا گیا اور وہ زیر حراست بھی رہے جس پر صوبہ سرحد کے عام لوگوں نے جس ردعمل کا اظہار کیا اس نے جدید ترکی کے بانی کمال اتاترک کی یاد تازہ کر دی۔ جب ایک فوجی انقلاب کے بعد انہیں جیل میں رکھا گیا تھا اور لوگوں نے جیل توڑ کر انہیں باہر کر لیا تھا لیکن یہاں نوبت اس حد تک نہ پہنچی اور فضل حق رہا کر دئے گئے۔ انہوں نے صوبہ سرحد کی تعمیر و ترقی میں اپنا کردار جاری رکھا۔ آخر ایک تخریبی کاروائی میں قتل کر دئے گئے۔ ان کا انمول کردار ہمیشہ یادگار رہے گا۔ لوگ اب بھی ان کا نام عزت سے لیتے ہیں۔

حضرت مولانا اشرف علی قریشی نے گورنر کے مخالف چھ سیاسی عناصر کے اکسانے پر ایک جمعہ کے خطبے میں گورنر فضل حق کے خلاف نازیبا الفاظ استعمال کئے۔ اسی کے نتیجہ میں ملازمت سے برطرف اور مسجد سے نکال باہر کر دئے گئے۔ انہوں نے گورنر سے مقابلے کی ٹھانی اور پشاور کے مشہور چوک یادگار پر کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ وہ بطور احتجاج مسجد کے سامنے پکوڑے بیچا کریں گے جب تک کہ گورنر ان کی دوبارہ تعیناتی کے احکامات صادر نہیں کرتے۔ ہر چند کہ لوگوں نے سمجھایا کہ یہ کام نہ تو آسان ہے اور نہ مناسب اور نہ ہی وہ اس کا تجربہ رکھتے ہیں۔ مگر مولانا نہ مانے۔ ایک خر کار کو اضافی پیسے دے کر مٹی کا بورہ منگوایا اور کچھ ہمدردوں، بہی خواہوں کی اعانت سے اسے گوندھ کر چولہے کی شکل و صورت بنائی، پکوڑوں کے لئے تیل کڑاہی اور کڑچھا نزدیکی بازار سے لوگوں نے آسان قسطوں پر فراہم کیا اور ایک روز حضرت مولانا پکوڑوں کے بھرتے کا پیالہ بھر کر چوکی پر چڑھ بیٹھے۔ موسم گرمی کا تھا اور مقابلہ چونکہ اعلان شدہ تھا لہٰذا موقعہ پر لوگوں کی بھاری جمعیت حاضر تھی۔

کاروائی شروع ہونے سے پہلے لوگوں نے ان کی توجہ ان کی بہت پھیلی ہوئی اور بڑھی ہوئی توند کی طرف دلائی جو ایک طویل عرصہ سے بسیار خوری کی بدولت مولانا کو ادھر ادھر نقل و حرکت کرنے سے روک رہی تھی۔ بہر حال تیل ابل گیا اور اس میں پکوڑے پھینکنے کا وقت آ گیا۔ مولانا چونکہ اس کام میں اناڑی تھے لہٰذا کچے پکوڑوں کے دو چار گولے تیل میں زور سے گرتے ہی ابلتے تیل کی کئی بوندیں ان کی توند پر آ گریں اور توند کا چمڑہ جل گیا۔ انگلیاں الگ جلیں۔ تماشائی آگے ہو کر انہیں سنبھالا دینے اور تسلیاں دینے لگے۔

یہ تماشا تین دن جاری رہا آخر مولانا ہمت ہار بیٹھے اور ہسپتال سے پیٹ پر لیپا تھوپی کروا کر گھر کو سدھارے۔ ان کی یہ حالت دیکھی نہ گئی۔ عمائدین شہر کے ایک وفد نے پشاور کے ایک ممتاز صنعت کار اور خاندان بنی ہاشم کے ایک سرخیل کے ہمراہ گورنر صاحب سے ملاقات کی اور مولانا کے لئے معافی کا پروانہ حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ ملازمت کی بحالی اور محکمہ اوقاف سے جملہ مراعات دوبارہ جاری ہونے کی گارنٹی بھی حاصل کی اس طرح مولانا کا حال اور مستقبل محفوظ و مامون بنایا گیا۔

ایسے ہی صوبہ سرحد کے ایک وزیر اعلیٰ مولانا مفتی محمود صاحب تھے جو سول حکومتوں کے خلاف عوام کے بڑے بڑے جلوسوں کی قیادت کرتے رہے تھے۔ ایک بڑی مذہبی جماعت کے بانی مبانی بھی تھے۔ فرماتے ہیں کہ پاکستان کا قیام ایک گناہ تھا، شکر ہے میں اس گناہ میں شامل نہ تھا۔ اس بیان کے فوراً بعد وزیر اعلیٰ بنا دئے گئے۔ انہوں نے شراب پر حکومتی پابندی لگائی ردعمل کے طور پر ہر گلی محلے میں شراب بکنے لگی۔ شہر کے باہر کھیت کھلیان شراب کے اڈے بن گئے۔ ان کے پاس ایک پرانی جیپ تھی اور اعلان کرتے تھے کہ وہ ہمیشہ یہی جیپ استعمال کریں گے۔ وزارت ملنے کے بعد امپورٹڈ مرسڈیز میں گھومتے پھرتے دیکھے گئے۔ صبح صبح ان کی کار میں بہت بھاری بھر کم اور قیمتی خوشبو کا سپرے کیا جاتا اور کہا جاتا کہ یہ سنت رسولؐ ہے۔

ان کے دور حکومت میں پشاور کے مشہور قصہ خوانی بازار کے ایک حلوائی کا لڑکا اغوا ہو گیا۔ مخبروں نے بتایا کہ لڑکا ایک قبائلی علاقے میں ہے اور اغوا کنندگان سات لاکھ بطور تاوان مانگتے ہیں۔ لڑکے کے ورثاء نے وزیر اعلیٰ حضرت مفتی محمود سے جا فریاد کی۔ مفتی صاحب نے پولیٹیکل ایجنٹ کے ذریعے اغوا کنندگان سے بات کی مگر لڑکے کی بازیابی مشروط تھی پیسہ اکٹھا کرنے کے لئے دس دنوں کا وقت لیا گیا۔ حلوائی کی طرف سے دس دن کے لئے ایک باقاعدہ پروگرام ترتیب دیا گیا۔ حلوے کے سپیشل کڑاہ اور باوردی ملازم چیف منسٹر ہاؤس پہنچائے گئے اور صبح تا شام چیف منسٹر ہاؤس میں رہنے اور آنے جانے والوں کی تالیف قلب کا سامان کیا گیا۔ صبح حلوہ پوری سے رات کے کھانے تک کا پورا بندوبست موجود تھا۔ اس دوران قبائلی عمائدین اور انتظامیہ نے مل ملا کر اغوا شدہ لڑکا بر آمد کیا اور اپنی "پتی" نکال کر بقیہ رقم اغوا کنندگان کے حوالے کی۔

یہی حضرت بعد میں نو ستاروں کی انجمن کے سرپرست بھی رہے مگر ضیاء الحق مرحوم نے اپنے اقتدار کی کرسی ان کے درمیان رکھ دی تو یہ نو ستارے کرسی کی ہوس کی خاطر مختلف سمتوں کو ٹوٹ کر بکھر گئے اور شریعت محمدیؐ پاکستان کا مطلب کیا اور اسلامی قوانین کے نفاذ کا ذکر پھر کہیں نہ سنا گیا۔

یہی حال بھٹو دور کے سابقہ مشرقی پاکستان کا تھا۔ تمام اسلام پسند جماعتیں شیخ مجیب الرحمٰن کی عوامی لیگ کے آگے سرنگوں ہو گئیں۔ باقی آدھے پاکستان میں آج پھر مذہبی جماعتوں کی بھرمار ہے اور ان جماعتوں میں تفرقہ عداوت کی شکل میں موجود ہے۔ ایک جماعت مختلف ناموں سے کئی کئی قسم کے گروپوں میں تقسیم ہے۔ وزارتوں کی تقسیم کے بارے میں ہر جماعت کی سوچ مختلف ہے اور سربراہوں کا آپس میں خدا واسطے کا بیر اور عناد ہے۔ سب کا نعرہ اسلام ہے مگر ہر کسی کا ذہن کسی اور طرف کی سوچتا ہے۔

ایک مولانا فضل الرحمٰن صاحب ہیں۔ یہ حضرت مفتی محمود کے فرزند ہیں۔ اب اپنی پارٹی خود چلا رہے ہیں جو اس وقت دو گروہوں میں تقسیم ہے۔ یہ بھی ملک میں شریعت کے نفاذ کا اعلان کرتے رہتے ہیں۔ سول حکومتیں ان کا منہ بند کرنے کے لئے انہیں اکثر و بیشتر روپیہ پیسہ اور وزارت بخشتی رہتی ہیں۔ انہوں نے کچھ عرصہ ہوا سعودی عرب کے دورے کے دوران جبکہ یہ مدینۃ النبیؐ میں موجود تھے پاکستان کے قیام کو ایک "فراڈ" کہا۔ فوراً بعد انہیں وزارت خارجہ کی کمیٹی کا رکن بنا دیا گیا۔ تنخواہ کے ساتھ ساتھ نوکر چاکر، سرکاری گاڑی اور بنگلہ بھی مل گیا۔ یہ مسئلہ اپنی جگہ مسلمہ ہے کہ وزارت خارجہ جیسے حساس شعبے میں حضرت مولانا کی موجودگی کس قدر مفید اور مددگار ہوگی۔ وہ اس کے لئے تربیت یافتہ بھی ہیں یا نہیں اور وہ ملکوں میں چلنے والے اس سیاسی آمدورفت کو کنٹرول کرنے والے اتنے بڑے ادارے کے ساتھ چلنے کی ہمت سکت رکھتے بھی ہیں یا نہیں مگر کیا کیا جائے۔ ان کا منہ بند کرنا بھی تو ضروری ہے ورنہ پھر کہیں بازار مارکیٹ میں لوگوں کو اکٹھا کر لیں گے اور اسلام اسلام کر کے حکومت کو پریشان کرتے پھریں گے اور پھر یہ بھی تو بے چارے بال بچہ دار ہیں۔ پیٹ بھرنا ہے، تن ڈھانپنا ہے، دو وقت کی روٹی کا سوال ہے بابا..... اور پھر اس درجے تک پہنچنے کے لئے آخر انہوں نے محنت بھی تو کی روکھی سوکھی کھا کر گزارہ کیا، مسجد مسجد دھکے کھائے اور پھر ان کا نعرہ کون بھول سکے گا "وظیفہ لیاؤ ایماندارو!"۔

(رسالہ "حکایت" لاہور۔ مارچ ۱۹۹۶ء صہ ۹۱ تا ۹۵)

سیٹنگ و ڈیزائننگ:۔ خلیفہ رواح الدین احمد